۱۳۸۶

کرامات الاولیاء حق

سبحانہ ما اعظم شانہ دریں زمان بہجت التیام ہنگام میمنت التیام

کتاب کرامت نصاب سعادت اقتران یعنی

برکات عبیدیہ فی خوارق ہادویہ

معہ

اضافات جدیدہ

بتصحیح احقر الانام سراپا عصیان بندۂ نسیان خاکسار شبیہ احمد طیب بنت بل مجھول
المسمی باسم تاریخی مفتاح الخزائن من تصنیفات عارف رموز یزدانی واقف
اسرار پنہانی حضرت سیدنا و مولانا استاد علی بخاری بیمن ہمت والا نہمت
امنی سیاح صحاری تجرید سیاح بحور تفرید صاعد معارج طریقت احمدی سالک مسالک حقیقت
... فانی غواص محیط بحار العرفان ... حضرت حافظ محمد زاہد رحمۃ الرحمٰن
... برکاتہم ... و ابقاہم

بصحت شائع گردید

طبع و منظور نظر تھا کہ مدت العمر مجھے مطالعہ کا موقعہ بھی نہ مل سکا۔ لیکن بمصداق جو یندہ یابندہ۔ چونکہ میرے دل میں سچی طلب اور خواہش تھی جس پر یقین واثق تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی دن ضرور اپنے ارادہ میں کامیاب ہو کر شاہد مقصود سے ہمکنار ہونگا۔ اور وہ قادر ذوالجلال میری اس نیک خواہش کو پورا فرما کر دیرینہ آرزو بر لائیگا۔ چنانچہ بحمد اللہ میری کوشش بار آور ہوئی۔ اور یہ کتاب نایاب حاصل کر کے فوراً طباعت کا انتظام شروع کر دیا۔ میں اس کتاب کی قیمت کچھ نہیں لینا چاہتا۔ البتہ اسقدر التماس کرنے پر مجبور ہوں کہ ناظرین میرے والدین اور اعزا اور میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور بس۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ؁

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

سراپا عصیاں
حافظ ممتاز الرحمن

حافظ ممتاز الرحمن عرف عبید اللہ شاہ
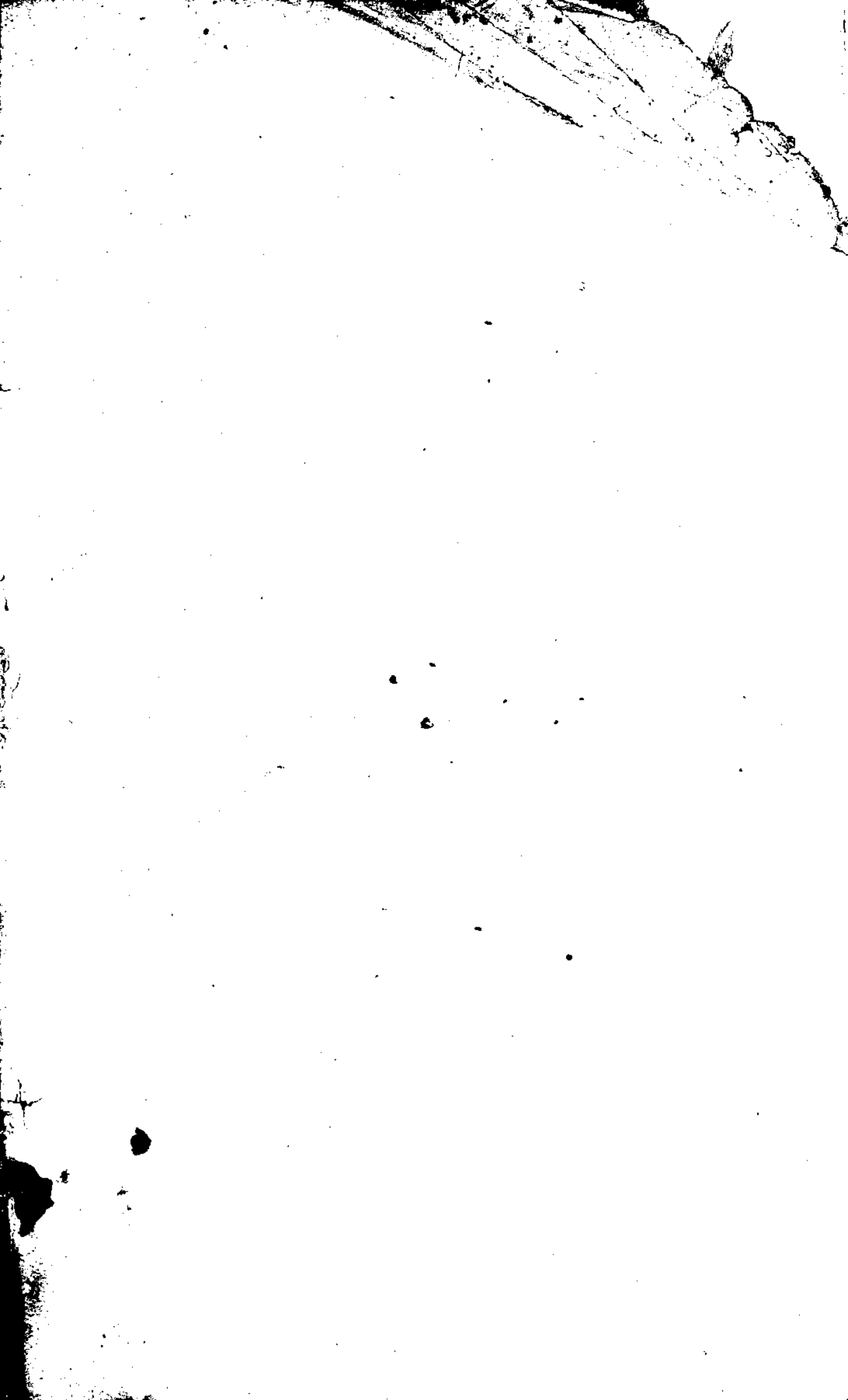
ہوالہادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

128278

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

حضرات! یہ کتاب نایاب جو آپکے پیش نظر ہے مدتوں سے اسکی زیارت کے ہزارہا معتقدین و داخلین سلسلہ اور اعزاء و احباب مشتاق و آرزومند تھے۔ بارہا ارادہ ہوا کہ کسیطرح یہ نایاب کتاب طبع ہو کر شایع ہوسکے لیکن بفحوائے کلُّ امرٍ مرہُونٌ باوقاتہا۔

آج تک اوسکی اشاعت کی نوبت نہ آئی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ سعادت ابدی ہمارے مخدوم و محترم اغنی مہر منیر سمائے عرفان، غواص محیط زخار ایقان مولینا مولوی حافظ ممتاز الرحمٰن صاحب قبلہ مدظلہم الاقدس کے نامۂ اعمال میں مقدر تھی جو مدت سے کوشاں تھے کہ جس طرح بھی ممکن ہو کتاب مذکور کو طبع کراکر بالکل مفت شائع فرمائیں۔ اور ایک پیسہ اس کی قیمت کا کسی شخص سے وصول نہ فرمائیں۔ مدت کے بعد بحمد للہ آن محترم کی سعی بارآور ہوئی۔ اور آپ اس نیک

مقصد میں کامیاب ہوئے۔ ممدوح کی عالی ہمتی و بلند حوصلگی بیحد قابل تحسین و تبریک ہے۔

(مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں مختصراً آپ کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی جائے)

آپکی ولادت باسعادت ۱۲۸۴ھ میں عید الفطر یوم جمعہ صبح صادق کے وقت ہوئی۔ ابتدائے عمر سے اپنے جد محترم و پیرو مرشد قدس سرہٗ کی صحبت میں رہے۔ فارسی و اُردو کتب کی تعلیم حاصل کی۔ عربی تعلیم آپکی باقاعدہ نہیں ہوئی تھی لیکن ذکاوت خداداد کی بدولت اچھی مہارت ہے۔ صغرسنی میں ہی آپ نے کلام پاک حضرت مولانا قاری حافظ محمد حسین صاحبؒ صدیقی امروہوی سے حفظ کر لیا تھا اور جب سے آپ ہر سال رمضان المبارک میں کلام پاک سناتے اور سنتے ہیں۔ اور الحمد للہ نہایت صحیح یاد ہے۔ قدرت نے آپ کو ایسی طبع سلیم و ذہن رسا مرحمت فرمایا ہے کہ بیساختہ تحریر و تقریر میں ملکہ حاصل ہے۔ آپ کی تقریر نہایت سنجیدہ اور احکام خدا اور رسول سے لبریز ہوتی ہے ذکاوت و ذہانت خداداد کی بدولت آیات قرآن شریف اور احادیث کے بہترین نکات ظاہر فرماتے ہیں۔

علیٰ ہذا مضمون نویسی میں آپ کو خاص مہارت ہے۔ بلیساختہ ہر عنوان پر آپ اہم مضامین قلمبند فرماتے ہیں۔ نظم و نثر لکھتے وقت آپکو کبھی قلم ٹھیراتے نہیں دیکھا گیا آپ کے اعلیٰ مضامین نثر و نظم ہندوستان کے اکثر معزز اخبارات میں شایع ہو چکے ہیں۔ بزرگان دین کی عظمت و وقعت انتہا سے زاید فرماتے ہیں۔ یہانتک کہ ہر رنگین پوش کی خواہ وہ صوفی اور فقیر ہو یا مکار و دنیا دار محض اسکے لباس فقر پر نظر فرماکر آپ عزت اور خدمت کرتے ہیں۔ اور داد و دہش کا بازار خوب گرم رہتا ہے بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنا ذریعہ سعادت و نجات تصور فرماتے ہیں اور اس پر نہایت سختی سے عامل ہیں۔ آپ کے اخلاق کی یہ حالت ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ نہایت نرمی اور دلگیری و ہمدردی سے گفتگو فرماتے ہیں اور ہر شخص کی مصیبت میں کسی قسم کی امداد سے دریغ نہیں فرماتے۔ نہایت متواضع سخی منکسر مزاج واقع ہوے ہیں۔ سچ ہے۔ رباعی

اخلاق سے سب کو کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے ｜ سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے
خاک آپکو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے ｜ نزدیک عاقلوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

حضرت ابو سعید ابوالخیر رحؒ فرماتے ہیں۔ رباعی

از ہستی خویش تا پشیماں نشوی ｜ سر حلقۂ عارفان و مستاں نشوی

تا در نظر خلق نگردی کافر   در مذہب عاشقاں مسلماں نشوی

غرضکہ ابتدائے عمر سے قدرتاً آپکو فقراء سے محبت، حاضری مزارات سے الفت، شب خیزی وصوم وصلوٰۃ ورد وظائف سے خاص رغبت رہی۔ ۱۹ سالہ ملازمت میں ہی ہر جگہ اعراس میں شرکت فرماتے رہے۔ ایک مرتبہ رخصت منظور نہ ہوئی تو آپ مستعفی ہو گئے اور اب ۲۲ سال سے بالکل آزادانہ بسر فرماتے ہیں اور نہایت فارغ البالی سے رہتے اور فرماتے ہیں ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ چنانچہ آپکے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کو ایام شباب میں غیر معمولی طور پر بزرگاں ومزارات بزرگاں کی طرف متوجہ پایا تو آپ کو نصیحت فرمائی کہ اولیاء اللہ کی محبت اور ادب دل میں پیدا کرنا۔ اور خود کبھی ولی بننے کا خیال دل میں نہ لانا۔ خدا پر توکل رکھنا۔ احکام خدا ورسول کی بجاآوری میں ہمہ وقت سرگرم اور دل سے کوشاں رہنا مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ہ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ہ ہر کام میں نیت درست رکھنا۔ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اگر نیت درست

نہیں کوئی عمل لائق شمار نہیں۔ یہی قرآن و حدیث کا خلاصہ ہے۔ چنانچہ آپ نے والد بزرگوارؒ کی تمام نصائح بدل و جاں قبول کر کے ہمیشہ اُن پر کاربند رہنے کا عزم صمیم کیا اور بحمد اللہ اسپر کاربند ہیں آپ کو اپنے جدّ عم حضرت شاہ غلام مصطفےٰ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کا مدت تک موقعہ ملا اور آنحضرتؒ کے فیض صحبت کا ہی اثر تھا کہ آپ کو بچپن سے فقیری کی طرف طبعی میلان پیدا ہوگیا تھا۔ چنانچہ رفتہ رفتہ آپکے دلی جذبات روبترقی ہوتے رہے اور آخر آپ کو یہ خیال دامنگیر ہوا کہ کسی شیخ کامل سے بیعت کر کے حسب ہدایت پیر و مرشد کاربند ہوں۔ کچھ دنوں آپنے تلاش مرشد میں سعی و فکر کی۔ آپکے جدّ بزرگوار حضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب قدس سرہ فرید عصر۔ وحید دہر بے مثل بزرگ تھے۔ آپ کو آنحضرت سے بہتر کوئی مرشد نظر نہ آیا۔

اسی عرصہ میں حضرت مرض الموت میں علیل ہوگئے آپ نے ایک دن بیعت کی استدعا کی آنحضرت نے بکمال محبت آپکی بیعت قبول فرمائی اور واصل بحق ہوگئے۔ مگر آپکے دل پر والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا نقش تھا۔ تمام اعزا و احباب و اہل و عیال آرام آسایش اور ۱۹ سالہ ملازمت کو خیرباد کہکر آزاد محض ہوکر ادھر اُدھر سفر کرنا شروع کیا اور تمام جوانی وراحت

طلبی کا وقت بزرگان دین کی خدمت و تلاش و حاضری مزارات کے لئے وقف فرما دیا۔ جہاں کہیں کسی بزرگ کی تعریف سنی فوراً زیارت کا شوق پیدا ہوگیا مدت تک آپنے اسی تلاش و جستجو میں بسر کی لیکن کہیں اطمینان قلبی جسکی آپ کو خواہش تھی میسر نہ آیا۔ بالآخر آپ اپنے جدامجد حضرت شہسوار میدان آزادی خواجہ شاہ عبدالہادی قدس سرہ کے دربار میں ملتجی ہوئے۔ آنحضرت نے فطری شفقت کی بنا پر حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رضی کے دربار میں حاضر ہونے کا ایما فرمایا۔ چنانچہ آپ حسب ایمائے گرامی مسلسل ایک سال دربار حضرت داتا صاحب رح میں مصروف اوراد و اشغال رہے۔ جہاں آپ کو کافی اطمینان میسر آیا اور دلی مرادات بر آئیں۔ بعد ازاں سکھر میں حضرت شاہ خیر الدین صاحب رح کی خدمت میں پندرہ سال حاضری رہی اور اسی سلسلہ سفر میں آپ حضرت کبیر الاولیا سید علی ہمدانی قدس سرہ کے مزار پر انوار کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آنحضرت نے خاص الطاف مبذول فرمائے۔ اس کے بعد کشمیر کے ایک دوسرے اولوالعزم بزرگ حضرت شاہ محمد قاسم موروی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بندگی خواجہ شاہ عبدالہادی قدس سرہ کا عطیۂ خاص اور اجازت نامہ عنایت فرمایا۔

المختصر آپنے مسلسل پچیس سال بزرگان دین کی خدمت گزاری اور مجاہدات

شاقہ میں بسر فرمائے۔ افغانستان، بلوچستان و سندھ و ہندوستان کے دیگر
حصص کے بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کی اور شیخ احمد سرہندی مجدد
الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار فیض آثار میں چالیس روز بحالت
گوشہ نشینی و عزلت گزینی قیام فرمایا اور فیوض و برکات حاصل کئے۔ بعدہٗ
آپ بغرض زیارت حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز اجمیر شریف
حاضر ہوئے اور اصلاح حال کی التجا کی حضور نے وہ الطاف و اکرام مبذول
فرمائے جو آپ کی شایان شان تھے۔ ہزار ہا رموز و اسرار حل فرمائے۔
جنکا احاطہ دشوار و اظہار محال ہے۔ آپ نے بوجہ عالی ظرفی کبھی اُن
واقعات کا اظہار نہیں فرمایا اور ہمیشہ یہی فرماتے ہیں کہ

گر تو سربازی چہ حاجت فرقۂ رنگیں بدوش
شیر را در حملہ نے برگستوان نے مغفر است

دہلی و مہرولی شریف عرصہ سے آپ کا معمول ہے سال میں پانچ چھ
مرتبہ اجمیر شریف حاضری ہوتی ہے اور پیران کلیر شریف پاک پٹن شریف
لاہور ملتان شریف سکھر وغیرہ میں خاص طور پر سال میں ایک دو مرتبہ
ضروری حاضری ہوتی ہے اور وہاں ہزار دں روپیہ خرچ فرماتے ہیں

درحقیقت یہ محض فضل الٰہی اور بزرگان دین کی محبت کا اثر ہے کہ آپ کو دینی و دنیوی تمام آسائیشیں حاصل ہیں۔ ابتدائے سن شعور سے آپ کے اوقات حسب فارغ البالی اور حقیقی مسرت کے ساتھ گذرے اور گذرتے ہیں اُسکی نظیر باوجود تلاش و تجسس نہیں ملتی۔ آپ خود بھی فرمایا کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ۴۴ سالہ سفر میں لاکھوں بندگان خدا سے ملاقات کی لیکن ایک متنفس بھی مجھے ایسا نظر نہیں آیا جو میری طرح بے غم۔ آزاد و فارغ البال ہو۔

فی زمانہ ایسی مقدس ہستیاں کہاں نظر آتی ہیں جو نمائیش و آرائیش سے متنفر۔ مرید و خدام سے فارغ۔ دنیاداری و طلب زر سے دور۔ کسی قسم کا رنگ روپ صوفیانہ نہ رکھتے ہوں اور حقیقی مسرت و واقعی آزادی سے بہرہ مند ہوں۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ

اکثر مدعیان طریقت کیمیا کے دلدادہ و متلاشی نظر آتے ہیں۔ بعض تسخیر کے طالب اور حب جاہ کے متوالے طرح طرح کے نقش و نگار دنیا طلبی مخلوق کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کوئی جنگل یا پہاڑوں میں

شعر
عنقا نے گم کیا ہے نشاں نام کے لئے
گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

کا مصداق بنا ہے۔ کسی نے صرف نباتات کو غذا بنا لیا ہے کوئی جو کے آٹے کی روٹی کھاتا ہے کسی نے ترک حیوانات پر کمر ہمت باندھ لی ہے کہیں آیۂ کریمہ کا ورد جاری ہے۔ کسی نے ہزاروں کی تعداد میں سورۂ مزمل پڑھی ہے۔ لیکن مقصود ان تمام عبادات و ریاضات سے دنیا طلبی اور تحصیل زر کے علاوہ کچھ نہیں۔ افسوس! تمام قرآن پڑھتا ہے اور سمجھتا ہے مگر اس پر دل سے یقین نہیں اور احکام الٰہی پر آمادۂ عمل نہیں۔ اگر ہے تو ان لیس للانسان الا ما سعیٰ پر۔ کاش کسی وقت کارساز حقیقی کو دل سے قدیر سمجھتا اور اسکی قدرت و کارسازی پر دل سے ایمان لے آتا اور بموجب آیہ شریفہ وَمَن یَتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَل لَّهُ مَخۡرَجًا وَیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ۔ اور وَمَن یَتَوَکَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهُ ۔ پر عمل پیرا اور دل سے قائل ہوتا تو کوئی وظیفہ دنیا طلبی کے لئے نہ پڑھتا نہ کوئی عبادت مخلوق کے لئے کرتا، نہ کسی ریاضت کا منشا نمود و نمایش قرار دیا جاتا۔ ارشاد باریتعالیٰ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ پیش نظر اور خوف خدا دل میں

ہوتا۔ شب و روز عبادت و ریاضت اور خیال دنیا طلبی میں خسر الدنیا والآخرہ کے سوا کیا رکھا ہے۔

جو توکل میں ثابت قدم اور خدائے برتر کی قدرت و کارسازی پر دل سے ایمان لے آتے ہیں اور اپنا دین و دنیا اہل و عیال آرام و راحت اُسکی راہ پر قربان کر دیتے ہیں اُن کا کوئی سانس غیر اللہ کے واسطے نہیں ہوتا نہ ایک لحہ غفلت میں گزرتا ہے۔ ہمہ وقت اپنے پروردگار و کارساز حقیقی کے سامنے سر بسجود۔ اور اُن کا دل ہر آن معبود حقیقی کی بارگاہ مصروف عجز و نیاز رہتا ہے۔ اور ہمیشہ بے غم ہو کر رہتے ہیں۔ نہ اُن کو کیمیا سازی کی ضرورت۔ نہ تسخیر کی حاجت۔ نہ مرید و خدام کی احتیاج۔ نہ شہرت و اشتہار و نام و نمود کی تمنا آزاد رندانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ لالچ و طمع۔ ریاکاری و دنیا طلبی کا ان کے دل میں شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ مال و زر کی ہوس و محبت۔ جاہ و جلال کی خواہش میں اپنی عبادت و ریاضت کو ضائع نہیں کرتے۔ دین کو دنیا کے عوض نہیں فروخت کرتے۔ ہزار و روپیہ بیدریغ خرچ کرتے ہیں ذرہ برابر احساس نہیں۔ ہزاروں روپیہ آتا ہے خوشی نہیں ہزاروں خرچ ہوتا ہے

آزردہ نہیں۔ یہ کیوں؛ اس لئے کہ اللہ قدیر و قادر پر اعتماد و یقین کامل ہے۔ بجز طلب حق اُن کا اور کوئی مقصود نہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ مرحمت فرماتا ہے اُسی کے بندوں پر تقسیم کر دیتے ہیں اور پھر بھی دل میں نادم ہوتے ہیں کہ شعر

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا

خدا کے برگزیدہ بندوں کی یہی شان۔ وہ اپنی کسی چیز کو اپنا نہیں سمجھتے۔ روپیہ پیسے سے دل نہیں لگاتے۔ فکر فردا و انتظام آئندہ میں مصروف نہیں رہتے۔ اسی کارساز حقیقی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اپنے ہر کام کو اُس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

تصوف رنگین لباس پہننے کا نام نہیں۔ تصوف حضور سرور عالم کے اخلاق و عادات کے مجموعہ کا نام ہے۔ صوفی کی شان یہ ہونی چاہئے کہ مجسم شریعت ہو۔ دل بغض وحسد۔ کینہ و حرص و ہوا خیالات ماسوا اللہ سے پاک ہو۔ مخلوق خدا کا سچا خادم و دردمند ہو۔ الخلق عیال اللہ فا

حب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ ہمہ وقت مخلوق کی نفع رسانی اور حاجت روائی میں سرگرم ہو۔ کسی کو ہاتھ پاؤں آنکھ ناک بلکہ خیال وگمان سے بھی نقصان پہنچانا برا جانتا ہے۔ غیر خدا کسی کو ضار نافع ممدو معاون و کارساز نہ سمجھے۔ تسلیم و رضا پر مضبوط و ثابت قدم ہو مستغنی القلب۔ مستقل مزاج ہو مخلوق کو نیک راہ بتلائے اور بری باتوں سے بچائے۔ نفسانیت و حب جاہ سے کوسوں دور ہو۔

مگر آہ! آج قحط الرجال ہے جسمیں ہادی کمیاب بلکہ نایاب۔ ہوا و ہوس نے ہر گروہ پر تسلط کر لیا ہے۔ صوفیائے کرام کی یہ شان تھی کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔ آج ہزاروں مدعیان ولایت موجود ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے اپنی شہرت اور اظہار تقدس و تفاخر کرتے ہیں سچ ہے رباعی

آتش بدو دست خویش در دامن خویش | خود بر زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش | اے وائے من و دست من و دامن خویش

قلب پر کبھی نظر نہیں جاتی۔ اسکی صفائی کا کبھی خیال نہیں آتا۔ نہ اسکو یاد خدا میں مصروف رکھا جاتا ہے تمام زور اعداد عبادات و مجاہدات کا

قلب ہے۔ کیا خوب کہا ہے۔ قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ اور سے

کعبہ تبگاہ خلیل آذر است

دل گزرگاہ جلیل اکبر است

مگر اسمیں ہزاروں مکائد اور حب جاہ کی خواہشیں بھری ہوئی ہیں اسپر ارشاد ہوتا ہے۔ شریعت ظاہر پر نظر کرتی ہے۔ باطن سے شریعت میں بحث نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گرامی ارشاد ہے۔ لاصلوۃ الا بحضور القلب۔ بلا حضور قلب نماز مقبول نہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ لا ینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم جبتک قلب و نیت درست نہو کوئی عبادت کوئی وظیفہ کوئی عمل لایق مقبول نہیں۔ حضرت شاہ ابوسعید ابوالخیرؒ فرماتے ہیں۔

دریاد خدا چو دل بغیر است ترا   طاعت عصیاں و کعبہ دیر است ترا

در دل بحق است و ساکن میکدہ   خوش باش کہ خاتمہ بخیر است ترا

ریا نے دلوں کو گھیر لیا مخلوق کے خوش کرنے اور اپنی نمائش شہرت کے لئے عبادت کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے وہ فرماتا ہے، فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون الذین ھم یراؤن۔ شان

درویش۔ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا ۰ اگر نہیں۔ تو درویش کہلانا عبث ہے۔

غرض جو دل سے اللہ تعالیٰ کو اللہ جانتا ہو اور ہر کام اوسکے واسطے کرتا ہو وہ درویش اور خدا رسیدہ ہے۔ جبہ و دستار یا رنگین لباس کا نام درویشی نہیں ہے۔

من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً ۰

حاشا و کلا میری غرض صوفیائے کرام کی توہین و تذلیل نہیں اور میرا روئے سخن معترضانہ و معاندانہ ہرگز نہیں بلکہ مخلصانہ ہے اور صرف امر حق کا اظہار مقصود ہے۔ بعض ظاہربین اور کوتاہ نظر بزرگان دین پر طرح طرح کے الزامات عاید کرتے اور اعتراضات وارد کرتے ہیں لیکن یہ سب کچھ اپنے لئے ہے۔ ان کا جو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے وہ کسی کے شور و غل سے کب کم ہوتا ہے۔

اگر صر صر ہزاراں باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

پنجاب وسندھ و بلوچستان میں اولوالعزم عہدیدار امرا خطاب یافتہ
جاگیردار اکثر آپ کے مرید و معتقد ہیں اور آپ کے فیض صحبت اور خدمتگزاری
کو اپنا ذریعہ سعادت دارین سمجھتے ہیں اور محترم سے ایسی ایسی کرامات
کا ظہور ہوا ہے جس کی وجہ سے آپ کی ذات مرجع خلائق ہے اور
ارباب دولت آپ کے تعلقات کو فخر اور اپنا ذریعہ نجات و مفاد دارین
سمجھتے ہیں۔ اور آپکی اولوالعزمی تقدس جود و ایثار و کمال استغنا آزادی
و اخلاق زہد و ورع تاثیر دعا است شفا خلوص و محبت کے مداح و معترف
ہیں۔ بعض حضرات آپکے جود و ایثار سے متحیر ہو کر یہ خیال کر لیتے ہیں
کہ آپ کے پاس کوئی عمل روپیہ حاصل کرنے کا ہے۔ جس کے ذریعہ
جسقدر روپیہ چاہتے ہیں حاصل کر لیتے ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں
کہ آپ کیمیاگر ہیں۔ اور طرح طرح کے توہمات میں مبتلا ہیں لیکن ایں
سعادت بزور بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔ من جاء بالحسنۃ فلہ
عشر امثالہا۔ اللہ کا ارشاد ہے ممدوح کا اسپر یقین واثق اور تجربہ
ہے۔ ہزاروں روپیہ آتا ہے اور واتی المال علی حبہ ذوی القربی و
الیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب سے

موافق بیدریغ خرچ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق عطا فرماتا ہے۔

اپنے جد مکرم کی بناکردہ مسجد میں معتدبہ رقم صرف کرکے تمام مرمت کرائی اور نقش ونگار سے آراستہ کرایا نہایت قیمتی نفیس دری کا فرش مسجد کے واسطے تیار کرایا اور ایک معقول رقم کی جائداد مسجد کی خدمت کے واسطے وقف فرمائی محض فضل خداوندی ہے۔ درحقیقت دولت جیسی عزیز چیز اللہ کے واسطے مسرت کے ساتھ خرچ کرنا اہل اللہ کا کام ہے۔ دنیادار تو زکوۃ بھی دیتے ڈرتا ہے۔ ممدوح کا ہمیشہ یہ قول اور عمل ہے۔ انچہ داری صاف کن در راہ او۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ خدا ورسولؐ واولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچے عشق ومحبت کی یہی بین دلیل ہے کہ جس مقدار میں جو کچھ اللہ پاک مرحمت فرماتا ہے وہ اسی کے بندوں پر صرف کردیا جاتا ہے

ے

زاحساں می شود صاحب کرم را دولت افزوں تر
بلے ہر چاہ را آب از کشیدن بیشتر گردد

سن شعور سے ابتک تقریباً ۴۵ سال آپ کو ورود وظائف کرتے گزرے لیکن کبھی دنیاوی اغراض ملحوظ خاطر نہیں ہوئیں نہ آپ کے پاس کوئی عمل ہے نہ کیمیا بنانے کا شوق ہے۔ حق یہ ہے کہ سب فضل خداوندی ہے۔ اور یہ اس قادر ذوالجلال کا عام حکم ہے جو اس پر عمل کریگا اسی طرح دین ودنیا میں آرام وآسایش حاصل کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْہُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْل ہ

آپ اپنے خاندان میں سب سے بہتر حالت میں ہیں دنیا وعقبیٰ کے تفکرات سے آزاد آپ کو ابتدائے عمر سے آجتک کبھی دنیاوی تفکرات لاحق نہیں ہوئے۔ اور ہمیشہ اسی طرح فراخ حوصلگی خندہ پیشانی کے ساتھ بیدریغ روپیہ صرف فرمایا

آپ کو خلوص محبت سخاوت ہمدردی رحم خالق نے بدرجہ کمال عطا فرمایا ہے۔ آپنے کبھی اپنی کامیابیوں کو مخفی نہیں رکھا اور اپنی کامیابی سے مسرور ہوکر اسبات کی خواہش کی کہ دوسرے برادران سلام کو بھی اس سے آگاہی ہو تاکہ وہ بھی اسی طرح مستفید ہوں۔

آپ نے ایک چلیستان مرتب فرمائی ہے جسکا یہان درج کرنا خالی از منفعت نہ ہوگا۔ وہو ہذا۔

بعلے کہ زکان عقل وجان یافتہ ام
باکس نہ نمایم کہ ہنا یافتہ ام

مگر دل ہمی گوید۔ خیر الناس من ینفع الناس پر عمل کر الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ بپیش نظر رکھ ہمدم وہمراز ناپید سہی شاید کوئی اللہ کا بندہ اس گورکھ دھندے سے اپنے مطلب میں کامیاب ہو۔ لہٰذا چند اشارات پر اکتفا کرتا ہوں

حال

تا سایہ مبارکت افتاد برسرم دولت غلام من شد واقبال چاکرم
شد سالہا کہ از سر من رفتہ بود بخت از دولت وصال تو باز آمد از درم

طلب

السعی منی والاتمام من اللہ تعالیٰ۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

اے دل مدار خویشتن اندر بلائے زر چون خاک پائمال مشو از بلائے زر
زر بہر فاست صرف مکن جا بجا ای او چون ہیچکس ندید بعالم بقائے زر

استغنائے قلب وتوکل حقیقی نزد ... وبغیر عشق منزل دشوار

بلکہ محال۔

متاب از عشق رو گرچہ مجاز یست | کہ از بہر حقیقت کارسازی ست
مبادا ہیچکس بے عشق بازی | اگر باشد حقیقی یا مجازی

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔

اعتمادم بفضل و رحمت تست | روے امیدمن بحضرت تست
اے بلطف تو اعتماد ہمہ | اے مراد من و مراد ہمہ

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

درویش را آب درچاہ و نان در غیب نہ درسر تکبر نہ زر در جیب۔ چشم در انتظار زبان بگفتار دست بکار دل بیار دارتا لطف حیات جاودانی میسر گردد۔

چونی تو در سختے فرومانی | جز ز فضل خدا دوا مطلب
مرہم زخمہا ہنر بخشد | مرہم خود جز از خدا مطلب

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ طالب الکل فوت الکل۔ موتوا قبل ان تموتو یعنی وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

دیر شد تا ہیچکس را از عزیزان نا بدست
بیزوال ملک صورت ملک معنی در کنار

صد ہزاران کیسۂ سودائیان در کوی عشق
از پے این کیمیا خالی شد از زر عیار

گرچہ خوبی بسوی زشت بخواری ننگر
کاندریں ملک چو طاؤس بکارست مگس

چنگ در گفتہ یزدان و پیمبر زن و رد
کانچہ قرآن و خبر نیست۔ فسانہ است و ہوس

اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین
یعنی در ہر دو جہاں مونس تو قرآن بس

اصول

زحکمت بہا میوزمت نکتۂ
کہ در ہر دو عالم شوی سرفراز

لباس طریقت چو در بر کنی
بذلت مرنج و بعزت مناز

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥

گر در دل تو گل گذرد گل باشی
ور بلبل بیقرار بلبل باشی

تو جزوی و حق کل است اگر روزی چند
اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی

علمے کہ حقیقی است درسی نبود
درسی نبود ہر آنچہ در سینہ بود

صد خانہ پر از کتاب کارے ناید
باید کہ کتاب خانۂ در سینہ بود

گنجینہ گنج بادشاہی دل تست — واں مظہر الطاف الٰہی دل تست

مجموعہ مجموع کمالات وجود — از دل بطلب کہ ہرچہ خواہی دل تست

خونابہ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست — آتش بجگر زن کہ کبابے بہ ازیں نیست

از کنز و ہدایہ نتواں دید خدا را — مجموعہ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

دانستن علم دیں شریعت باشد — چوں در عمل آوری طریقت باشد

گر علم و عمل جمع کنی با اخلاص — از بہر رضائے حق حقیقت باشد

طالبان صادق نایاب اگر کسے می آید و میجوید و میخواہد کسانیکہ خود را نگ بخت دریائے توحید و غوک بحر مونت میدانند و می گویند میفرمایند برو ایں چہ سودا در سر تو و ایں چہ خیال در دل تو آمد است برو در طلب انساں مطلوب طالب کامیاب نمیشود در طلب خدا کہ محال و ناممکن است چرا میدری۔ ایں نمیگویند کہ ما از منازل راہ محض نابلد ہستم

ہر بادہ کہ از ساغر اللہ دہند — بے منت ساقی بسحرگاہ دہند

خواہی کہ کمال مونت یابی — از خود بگزر تا بخودت راہ دہند

ما ئیم بلطف تو تولا کردہ — وز نیک و بد جہاں تبرا کردہ

آنجا کہ عنایت تو باشد باشد　ناکردہ چو کردہ کردہ چون ناکردہ

غافل مشو کہ مرکب مردان زہد را　در سنگلاخ بادیہا پے بریدہ اند

نومید ہم مباش کہ رندان قدح نوش　ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

راہ در راست مرکبت لنگ است　بار بسیار عرصہ فرسنگ است

بار حرص و حسد ز دوش بنہ　ہر چہ داری بخود بپوش دیدہ

ترا این ہستی مزور . . . . . کن　دل بنور یقین منور کن .

تا بدانی مسافت راہش کم و بیش دراز و کوتا ہش

دو قدم بیش نیست این ہمہ راہ　راہ نزدیک شد سخن کوتاہ

یکقدم بر سر وجود . . . نہی　وان دگر بر در و دود نہی

خویشتن را شناس اے ناداں　تا شرف تلنوی چو عقل و جہاں

اندریں رہ کہ راہ مردان است　ہر کہ خود را فگند مرد آن است

آنکہ او نیست گشت ہستش واں　آنکہ خود دید بت پرستش واں

رو دم از عشق زن کہ کار اینست　دہر واب را ہمیں شعار اینست

ہر کہ با عشق ہمقلان باشد

منزلش زان سوے جہان باشد

اور اپنے اوراد واشغال وعطیات بزرگاں کا جونفریں حاصل ہوا ہے طبع کرانے اور عام اجازت عطا فرمانے کا ارادہ محض اسی ضرورت سے کیا ہے کہ جسقدر مخلوق خدا میری طرح مستفید ومستفیض ہو۔ اللہ ورسول کی خوشنودی کا باعث ہے۔

ممدوح کی اولاد میں ایک لڑکا محبوب الرحمٰن نام موجود ہے اللہ تعالےٰ اسکو اولاد سعید وسعادت وہدایت سے مالامال فرمائے۔

آنانکہ خاک رابنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

خاکسار

شبیہ احمد صدیقی چشتی صابری ہارودی مروہی
مدرسہ عالیہ طبیہ آصفیہ بھوپالی وزبدۃ الحکماء
پنجاب یونیورسٹی وطبیب گورنمنٹ
بھوپال

هوالهادی

در مدح حضرت سلطان حقیقت و معرفت سرچشمۂ هدایت و فیوض سرمدی خلیفۃ اللہ فی الارض شہسوار میدان آزادی خواجہ شاہ عبد الهادی صدیقی امروہی قدس سرہ العزیز۔

از نتیجۂ فکر خادم بارگاہ ہادویہ خاکسار محمد اسرار الحق صدیقی امروہی
غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ

اے ز تاب حسن رویت مہر و مہ گشتہ خجل　　وی بہ پیش قد دلجوئے تو طوبیٰ پا بہ گل
قدسیاں بر درگہت پروانہ وش قرباں کنند　　از مئے توحید و عرفاں مست گشتہ جان و دل
چرخ انجم روز و شب مصروف طوف مرقدت　　نور ذات سرمدی جدا تو در ایں آب و گل
عبد ہادی گو میت یا ہادی کون و مکاں　　بو العجب شان ہدایت با تو گشتہ مستقل
اے بہار گلشن خواجہ نسیم با سرور　　اے گل گلزار عبد الدین بخوبی مشتمل
اے تو در بحر حقیقت در ناب و یتیم　　شمع بزم خواجگان چشت و نور آب و گل
چونکہ بودی قطب مادرزاد در طفلی ازل　　[illegible] حقیقی از ازل بد مشتمل

سجدہ گاہ طالبان راہ حق آن خاک پا — کز کف پائے تو گشتہ در خرامت مضمحل

در سخا و جود شاہا مثل تو کم در وجود — دست حاتم پیش دست حق رسانت منفعل

طالبے کز بحر فیضت یافتہ یک قطرۂ — تا ابد با غیر حق باشد نہ قلبش مشتغل

شان فیض اقدست از خادمانت آشکار — ہر یکے زایشان شدہ قطب ولایت مستقل

آن یکی شیخ طریقت مخزن زہد و ورع — عبد باری بحر فیض پیشوائے اہل دل

رومی مجذوب سالک شاہد بزم فنا — در وجودش فیض کامل از تو گشتہ منتقل

نور چشمت شہ محمد دوست سر کن فکاں — بحر فیض صابری در شان صابر مشتمل

فاضل لاہور شیخ نور آن عالی گہر — کز لطافت ہائے غیبی لوز بدنے آب و گل

محو گشتہ غیر حق از قلب او در یک نظر — با عنایت شاہ کردی آں عنایت مشتمل

پیر کل افغانیاں آن نامور شاہ حسین — از کرمہائے تو شد شاہ ولایت مستقل

شہ مکمل شاہ با کردی تو سلطان طریق — گشتہ چمن شاہ و قائم شاہ از تو اہل دل

بندہ ات از جان و دل صدر الشریعۃ شیخ دیں — رام کشن و رام کرپا عاشق پایت بدل

آن محمد شاہ و اکبر شاہ و نرہت شاہ شد ند — از نگاہ فیض آگین تو با حق متصل

با علوم ظاہری سید بشارت سنبھلی — از در پاکت نگشتہ بہر لمحہ منفصل

آں سیادت مرتبت اعظم علیخاں نامور — گشت در دارین او را فضل ایزد مشتمل

وانکہ بد نواب عرفش میر کلّو در جہاں　　از امارت بود در عشق تو یکسو معتزل

جز از نیہا فیض یا بانت بکثرت بودہ اند　　ذکر ایشاں گر کنم باید کتابے مستقل

یا دکردم اسم چند از حاضگان درگہت　　تا طفیل شان شود لطفت بسویم منتقل

شرم آید کز غلامانت کنم خود را شمار　　چوں کنم جدا فدائے بارگاہت جان و دل

شکر تو آرم بجا کے دارم ایں قلب و زباں　　بس جراحتہا کہ شد از لطفہاست مندمل

ایں دل پُر آرزو دارد تمنائے دگر　　در حضوری باشم و ہرگز نباشد کس مخل

من اگر صد بار گویم مرشدی. باشد چہ سُو　　بندہ فرمائے فدا سازم بپایت جان و دل

تا مرا تو یاوری باشد نہ از ضعفم زیاں　　مور تو گردد کجا پیش سلیمان منفعل

ایں سگت اسرار در کویت نشستہ مطمئن

چوں توئی ہادی چہ اندیشہ ز شیطان منفعل

نسب نامہ حضرت سلطان حقیقت معرفت

قدوۃ العارفین زبدۃ الکاملین شہسوار میدان آزادی خواجہ شاہ عبد الہادی قدس سرہ العزیز

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا وجدنا الملقب بالعتیق حضرت

خلیفۂ اول ابوبکر الصدیق ابن ابو قحافہ قریشی تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابنہ حضرت محمد بن ابی بکر حاکم مصر رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت قاسم بن محمد احد الفقہا والسبعۃ فی المدینہ۔

ابنہ احمد بن قاسم فقیہ ابنہ شیخ حمزہ ابنہ شیخ محمد خلیل ابنہ شیخ قیام الدین ابن شیخ محمد مالک ابن شیخ محمد ابن شیخ داؤد ابن شیخ ابواحمد ابن قاضی عبد الملک ابن قاضی محمد تقی ابن قاضی تاج الدین ابن قاضی عبد الحمید ابن قاضی ابونصر ابن شیخ محمد ابن قاضی جلال الدین ابن قاضی شمس الدین کہ ہمزمانہ سیاح ابن بطوطہ بودند در عہد فیروز الدین تغلق۔

ابن قاضی اوحد ابن قاضی نظام الدین کہ در ساداتِ سرسی ضلع مرادآباد کتخدا شدہ بودند و مزار پر انوار ایشاں متصل جامع مسجد سنبھل واقع است۔

صاحبزادہ ایشاں حضرت قاضی القضاۃ قاضی نصر اللہ بودند کہ در بارگاہ بادشاہ دہلی مسائل فقہ کردہ بودند کہ در حل آں جمیع علماء آں عہد عاجز آمدہ بودند بصلہ آں علم آنحضرت را عہدہ قاضی القضاۃ

عطا شد و فرزندان او بر عهده ہائے قضا و دیگر بلاد مامور گشتند

فرزند اکبر حضرت قاضی عطاء اللہ در دہلی ماندند اولاد ایشان در آن مقام موجود است .

و قاضی بدھن صاحب پسر دوم بعہدہ قضا سوہدرہ ممالک پنجاب فائز شدند نسل ایشان تا ایندم باقی است و مولانا محمد عبد العزیز صدیقی که در اولاد شان ممتاز اند مراسلت از عاجز میدارند . و فرزند سوم قاضی محمد اشرف را عہدہ قضا قصبہ نگینہ ضلع بجنور مفوض شد نسل ایشان در نگینہ و نہٹور وغیرہ در ضلع بجنور باقی است .

فرزند چہارم حضرت قاضی احمد صاحب قاضی امروہہ شدند و شش فرزند از صلب ایشان بوجود آمدند قاضی محمود و قاضی حامد قاضی خاصہ این ہر سہ لا ولد فوت شدند . قاضی قاسم و قاضی حمید را تا دو پشت نسل باقیمانده منقطع گشت . و قاضی محمد صاحب فرزند ششم نیز شش پسر بوجود آمد فقط یک فرزند شان الفضل قاضی عبد الملک بودند . و صاحبزاده ایشان حضرت مفتی محمد طاہر صاحب علیہ الرحمۃ کہ در عہد ظل اللہ صاحبقران ثانی اکبر بادشاہ [illegible]

سوہدرہ

موضع پرگنہ دھام پور ضلع بجنور موسومہ بو اپور منجانب بادشاہ موصوف مرحوم معاف بود کہ فرمان و تصحیحات او نزد کاتب موجود اند و از ان وقت تا عہد سلطنت برطانیہ تجدید و تصحیح آن ملک معافی نمودہ است۔

و فرزند حضرت مفتی محمد طاہر صاحب حضرت شیخ محمد صاحب پیدا شدند و از صلب ایشان حضرت شیخ عبد المجید صاحب و از پشت اوشان حضرت جامع العلوم صاحب مقام رفیع مولانا عبد السمیع صاحب و از صلب شان حضرت قدوہ صغار و کبار شیخ محمد حافظ صاحب والد بزرگوار حضرت خواجہ شاہ عبد الہادی قدس سرہ العزیز موجود اند۔

حضرت سلطان حقیقت تاجدار مملکت فقر و فنا شہسوار میدان آزادی خواجہ شاہ عبد الہادی متوکل صحرائی قدس سرہ العزیز۔ از پشت مطہر آن حضرت یک فرزند ارجمند حضرت شیخ محمد ظہور اللہ و از صلب اوشان شش پسر مظہر ذات و صفات باری حضرت شاہ عبد الباری و حضرت شاہ دوست محمد زبدۃ العرفاء و الکاملین نور اللہ مرقدہ ہر دو فرزندان رشید اولیاء اللہ و برگزیدگان بارگاہ الٰہی از مشاہیر صاحبان ارشاد بودند

تاریخ وفات حضرت معارف دستگاہ قبلہ عالم خواجہ شاہ عبد الہادی

سنہ ۱۱۹۰ھ

صاحب قدس سرہ العزیز چہارم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۱۹۰ھ یوم جمعہ چونکہ وصالش در موضع کھائی کھیڑہ ضلع بریلی واقع شدہ بود وتا زمانیکہ فرزند ارجمند اوشاں حضرت شیخ ظہور اللہ و بزرگان آنحضرت از امروہہ بہ بریلی رفتہ جسد مطہر آنحضرت را بامروہہ آوردند حسب وصیت آں خواجہ جسد شریف در تابوت چوبی نہادہ سپرد زمیں کردہ بودند لہذا قبر شریف تا ہنوز در کھائی کھیڑہ موجود است وبہ ہماں تاریخ ۴ رمضان المبارک عرس شریف در آں مقام منعقد میگردد وجسد شریف در تابوت از کھائی کھیڑہ بتاریخ ہشتم شوال سنہ ۱۱۹۰ھ دفن کردہ شد ازیں عرس شریف در امروہہ چہارم رمضان بطور فاتحہ بدرگاہ میشود اہل خاندان ونیز اہل محلہ شریک میشود مگر ۶، ۷، ۸ شوال سہ روز باہتمام واجتماع خاص عرس میشود۔ وتاریخ وفات حضرت مظہر باری باری منبع فیوض نامتناہی خواجہ شاہ عبد الباری کہ خلیفہ ونائب آں خواجہ جد امجد خود بودند یازدہم شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۲۴ھ کہ ازاں حساب خود حضرت خواجہ عبد الباری صاحب بعد وفات مرشد سی وچہار سال در عالم فانی فیوض ذات باقی را بطالبان ذات باری رسانیدند۔ از خلفاء ان حضرت دو بزرگ مشہور معروف اند

واز خوبی قسمت پنجاب ہر دو خلیفہ آں حضرت پنجابی بودند یکے حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ الکاملین خواجہ شاہ عبدالرحیم دوم حضرت زبدۃ الواصلین خواجہ شاہ میر حاتم علی از خلیفۂ اول حضرت حاجی نور محمد صاحب جھنجانوی فیض گرفتہ و مشہور برگزیدہ خدا شدند کہ از جملہ خلفائے آنحضرت یکے سرچشمہ فیوض سرمدی شیخ العرب والعجم مہاجر یکے حضرت حاجی محمد امداد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز بودند

واز خلیفۂ دوم منجملہ دیگر خلفاء یک درۃ التاج فقر و فنا فرزند رشید حضرت خواجہ عبدالباری حضرت شاہ رحمن بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیضیاب شدہ فیض رساں عالم وطالبان حق گشتند وسلسلۂ چشتیہ صابریہ درخاندان حضرت خواجہ بزرگ شاہ عبدالہادی صاحب بواسطہ حضرت سید صاحب موصوف جاری است۔

ومعارف دستگاہ حق آگاہ حضرت شاہ دوست محمد نبیرہ وخلیفہ دوم حضرت خواجہ بزرگ شاہ عبدالہادی قدس سرہ حسب طریق بزرگان دین بموضع بیاہی پرگنہ سنبھل ضلع مرادآباد کہ دران موضع جدامجدش حضرت خواجہ شاہ عبدالہادی قدس سرہ سالہا سال قیام

فرمودند لفحوائے۔

بہ زمینے کہ نشان کف پائے تو بود۔ سالہا سجدہ صاحب نظرآن خواہد بود

قیام فرمودند وہمیں موضع بتاریخ ۸ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ واصل بحق

شدند۔ مزار پرانوار ایشان دران مقام فیض بخش خاص وعام است

بزمانہ قیام موضع مذکور فیوض باروبیہ بطالبان حق میرسانیدند عرس شریف

۱۶-۱۷-۱۸ ذیقعدہ میشود۔

پسر سوم حضرت معارف دستگاہ شیخ محمد ظہور اللہ حضرت مولانا الحکیم

مولوی محمد نجیب الدین بودند واز اقران خود در علم وفضل وزہد تقویٰ

گوئے سبقت ربودہ۔

از صلب ایشان دو فرزند بوجود آمدند پسر کلان حضرت مولانا

مولوی محمد کریم اللہ صاحب مرحوم کہ یگانہ عصر شدند اکثر مشاہیر علماء

امروہہ از تلامذہ آن بودند۔

ودیگے جناب مولانا حکیم محمد رحیم اللہ صاحب مرحوم کہ علاوہ زہد وتقویٰ

علم وعمل خاندان درفن طب یونانی یگانہ آفاق بودند

پسر چہارم حضرت شیخ محمد ظہور اللہ صاحب شیخ محمد عظیم بودند کہ از

صلب ایشان و دو دختر بظہور آمدند۔

پسر پنجم حضرت موصوف شیخ حفیظ اللہ و ششم حمد اللہ ہر دو لا ولد فوت شدند۔

و فرزند ارجمند حضرت منبع فیوض باری خواجہ شاہ عبد الباری نور اللہ مرقدہ حضرت شاہ رحمن بخش رحمۃ اللہ علیہ از مشاہیر اولیاء عظام امروہہ شدند۔

و از پشت مبارک حضرت شاہ رحمن بخش رحمۃ اللہ علیہ سہ پسر بوجود آمدند پسر بزرگ اوشاں حضرت شاہ غلام مصطفے رحمۃ اللہ علیہ کہ خلیفہ و نائب پدر بزرگوار بودند در علم و عمل و معلومات تصوف شہرہ آفاق مریدان و معتقداں آنحضرت در صوبہ ممالک متحدہ بکثرت موجود اند۔ جامع کمالات فقر و فنا صاحب کمال و در تربیت و تعلیم طالبان حق مصروف

پسر دویم حضرت شاہ نبی بخش رحمۃ اللہ علیہ را خدائے قدیر مزاج امیرانہ عطا فرمود مزار مبارکش بمقام پشکر نواح اجمیر شریف است۔

پسر سوم حضرت شاہ محمود بخش رحمۃ اللہ علیہ کہ در اکتساب فقر و دستگاہ بے تمام داشتند۔ و بکمال استغراق محویت در ذات واجب الوجود

از پدر بزرگوار خود ورا ثتاً بدیشان رسیده بود

از پشت مولوی محمد کریم اللہ صاحب یک پسر بوجود آمد که موسوم به شیخ محمد بود و از نسل ایشان عبد القادر ولد احمد سعید ولد شیخ محمد موجود است

و از صلب حکیم محمد رحیم اللہ صاحب چهار فرزندان پیدا شدند فرزند اکبر حکیم محمد عبد السلام صاحب مرحوم که در فن طب شهرت تام و کمال تام داشتند و حسن صورت و سیرت وجاهت و اقبال بمرتبه اقصی مفوض شده بود از صلب ایشان یک پسر فخر الاسلام موجود است فرزند دوم حکیم محمد عبد الحکیم مرحوم که معروف به مجهوجی بودند در فن طب دستگاه داشتند و به ضلع علیگڑھ و بلند شهر وغیره تمام امراء و رؤسا معتقد ایشان بودند از صلب ایشان حکیم محمد احسان الحق موجودند و از منشا ایشان [illegible] امروهه هستند

پسر سوم مولانا مولوی حکیم محمد [illegible] صاحب مرحوم بودند که علاوه فنون طبیه علوم عقلیه و نقلیه از علمای [illegible] [illegible] حاصل نموده بودند مثلاً معقول از حضرت شاه [illegible] [illegible]

شاگرد رشید مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی خواندند و علم ریاضی از حضرت مولانا لطف اللہ صاحب علیگڑھی حاصل کردند و دیگر علوم از مولانا سید آل حسن صاحب مرحوم خوانده بودند۔

بہرحال در علم و عمل از اقران خود سبقت بردہ اکثر کتب ضخیم در فن طب و تاریخ تالیف فرمود از صلب شان سہ پسر بوجود آمدند۔

پسر اکبر مولوی صوفی حکیم محمد اسرار الحق کہ ابو المحمود کنیت دارد دریں اوان محسود اقران خود ہستند۔ در تحریر و تقریر نثر و نظم و ز علوم نقلیہ و عقلیہ ماہر در فن طب و تصوف نظیر خود خود است از واہب العطیات ذہن رسا و طبع سلیم عطا فرمودہ است بہ علم تفسیر و فقہ و حدیث نجوم و غیرہ مہارتے میدارند در مناظرہ دستگاہے خاص حاصل کردہ اند۔

پسر دوم حکیم محمد انوار الحق۔ سوم حکیم محمد ابرار الحق کہ در مراد آباد بذریعہ طب یونانی خدمت خلق اللہ میکنند۔ و علوم مذہبی نیز حاصل کردہ

پسر چہارم حکیم محمد رحیم اللہ صاحب مرحوم حکیم محمد عبد الصمد صاحب مرحوم چشتی قادری در تصوف دستگاہے تام میداشتند و عمر عزیز خود را در خدمت فقرا و حصول مراتب فقر گذرانیدہ بودند در فن طب خصوصیتے

خاص حاصل بود از سخاوت ہم بہرۂ وافر و شوق خدمت خلق اللہ
سید اشتند از صلب ایشاں دو پسر یکے بدر الاسلام کہ در حیدر آباد ملازمت
میکند دوم نور الاسلام در تعلیم مصروف است۔

از صلب حضرت شاہ غلام مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہ فرزند
خلف اکبر ایشاں حاجی شاہ محمد ابراہیم بودند کہ در طریقت سلسلہ علیہ چشتیہ
صابریہ اجازت و خلافت از والد بزرگوار خود حاصل کردہ بودند و بسیار مریداں
و معتقداں آں حضرت باضلاع مراد آباد بریلی بدایوں وغیرہ موجود اند حسن
صورت حسن سیرت اخلاق تواضع سخاوت بدرجۂ کمال موجود بود منازل
سلوک طے کردہ بودند۔ بسیار عابد و مرتاض شب بیدار متبع شریعت مہماں
نواز از جمیع صفات فقر آراستہ بودند۔ در اولاد ایشاں سہ پسر خلف اکبر شاہ
سلیمان احمد علوم ظاہریہ تحصیل نمودہ بہ معیت اسرار الحق ذرعلم تصوف دستگاہے
تمام حاصل کردہ در کسب راہ حق مصروف اند و متولی وقف خاندانی پسر
دوم و سوم محمد قاسم و محمد مخدوم در کرنال و بھوپال ملازمت میکنند۔ و پسر شاہ
سلیمان احمد حکیم شبیر احمد از بھوپال وطنیہ کالج لاہور سند رت زبدۃ الحکما

لاہور

وغیرہ حاصل کردہ در عبید اللہ گنج طبیب گورنمنٹ بھوپال مقرر شدہ است
پسر دوم شاہ غلام مصطفےٰ صاحبؒ حکیم محمد عبد الخالق وپسر سوم حکیم محمد
عبد الحق بذات خود حی وقائم وار صلب شاہ نبی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سہ فرزند پسر اکبر حضرت قاضی محمد اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ در جلوت
وخلوت مشغول بذکر اللہ میماندند از تلاوت قرآں و وظائف خاندانی مہلت
بقدر ضرورت انسانی می یافتند وباوجود کثیر العیالی و دنیا داری قلب ایشاں
از غیر اللہ مطہر وآزاد بود از اولاد ایشاں چہار فرزند موجود ہستند۔ خلف اکبر
منشی حبیب الرحمٰن صاحب کہ دراورا و خاندانی ملکہ تام دارند پابند صوم
وصلوٰۃ زندہ دل و در پابندی وضع مستقل۔

پسر دوم ایں کاتب الحروف حافظ ممتاز الرحمٰن معروف بہ عبید اللہ
شاہ است۔

پسر سوم عزیز الرحمن وپسر چہارم مسعود الرحمن۔

پسر دوم شاہ نبی بخش صاحب قاضی رضا حسین کہ در قصبہ نہٹور بخانہ
قاضی محمد یٰسین صاحب کتخدا شدہ بودند و مدت العمر ہمانجا بسر کردند یک
دختر از صلب ایشاں باقی است کہ زوجہ کاتب الحروف است۔

پسر سوم محمد خلیل الرحمن از صلب ایشان یک پسر حسن احمد موجود است
و از صلب شاه محمود بخش صاحب رحمة الله علیه دو فرزند که بحیات
حیات هستند یکے مولوی قطب الدین صاحب که در علم صرف و نحو فقه
نظیر ندارند تفسیر مراة القرآن از تالیف ایشان است در علم فرائض هم
مهارتے تمام حاصل است ۔ مدتے است که خانه نشینی اختیار فرمودند با هیچکس
سرو کارے ندارند ۔ دومی فرید احمد ۔

عزیز شبیه احمد سلمه حالات خاندان مفصل بهم رسانیده است و میخواست
که درین کتاب اضافه نمایم مگر بوجه طوالت این مناسب دانسته ام
او یک جدا کتاب طبع شود تا که محنت آن عزیز ضائع نگردد و حالات همه
بزرگان خاندان محفوظ باشند ۔

روز محشر یا الٰهی از طفیل مصطفےٰ
عاصی ممتاز باشد با غلامان علی

بعون الله تعالیٰ بدست مرزا ممتاز الرحمٰن عرف عبید الله عفی عنه کاتب شد

عرض حال

بشنوید اے دوستاں ہوشیار　　از شکایتہائے رسم روزگار

از عزیزاں و احبائے زماں　　خوردہ ام صد بار زخم دلفگار

چوں تہی شد عالم از مہر و وفا　　دوست ماند در جہاں نے دوستدار

آشنایان زمانہ اکثرے　　حیلہ و مکر و ریا کردہ شعار

بارہا خوردم فریب از دوستاں　　لیک فہمیدم نہ من یک از ہزار

گرچہ موئے اسودم گشتہ سفید　　غافلم از گردش لیل و نہار

از تظلم ہائے ارباب ریا　　نے متاع مال نے نقد قرار

دشمناں دوست صورت بیشتر　　بر سخنہائیش نشاید اعتبار

تا نیائی در فریب این و آں　　وقت خود را صرف کن در کاروبار

کارہائے دیگراں ہرگز مکن　　تا ز عرفاں نور بخشد کردگار

ابلہے کو عشق مہرویاں کند　　کافرے گر غیر حق دارد نگار

جز خدائے پاک و برتر بالیقیں　　باطل محض است ہر نقش و نگار

بے تعلق در جہاں آزاد باش　　جز خدا از غیر امیدے مدار

ہر کسے را او معین است و نصیر | عاصیاں را معطی و آمرزگار
عاجزاں را دستگیر و مونس است | بادشاہاں را دہد عز و وقار
ناتواناں را توانائی دہد | بے شکیباں را دہد صبر و قرار
لطف او عام است بر اسلام و کفر | نے براں الطاف و نے زیں اعتذار
تا نگارم از ظہور قدرتش | تا شمارم صنع ہائے بیشمار
از عطائے او تعالےٰ شانہ | نیست ممکن گفتن یک از ہزار
از کرمہائش دلم مسرور گشت | فارغم از گردش لیل و نہار
در جناب پاک بے ہمتائے او | بس ہمیگویم بعجز و انکسار
فاسق و فاجر بخلوق اے کریم | نیست در عالم کسے ممتاز و ار
آنچناں غرق معاصی گشتہ ام | جملہ از من شرم میدارند و عار
در تعیش غافلم از یاد تو | در معاصی از شیاطیں ہوشیار
عمر خود برباد کردم در فضول | نے خیال گور نے روز شمار
ما تہیدستم سفر دور و دراز | عمر شد اکنوں چہ برآریم کار
آنچہ ما کردم تو میدانی ہمہ | آنچہ من دانم از انم شرمسار
چوں عزازیل است از لطف و کرم | با وجود ایں لعنہا امیدوار

من چرا مایوس باشم از درت | چوں نگویم از تو اے آمرزگار
تو کریم مطلق و من عاصیم | عاجز و خارم ذلیل و نابکار
از برائے شان غفاری خویش | وز برائے سید عالی تبار
کاسم پاک شان محمد مصطفٰے | بہر او شان جملہ کردی آشکار
از برائے حضرت مولا علی | آنکہ از تو یافت سیف ذوالفقار
بہر حضرت فاطمہ بنت رسول | بر حسنین و اوشیس جانثار
بہر جملہ آل و ازواج شریف | بہر معصومین و اصحاب کبار
بہر جملہ انبیا و اولیاء | بہر جملہ عاشقان د لفگار
بہر جملہ کاملان و واصلان | بہر جملہ اتقائے نامدار
از برائے غوث اعظم محی دین | شیخ عبد القادر عالی وقار
درگروہ اولیا کو اعظم است | ہست او آں رسول کردگار
حضرت خواجہ معین الدین حسن | سجزی اجمیری شاہ نامدار
بہر عبد الهادی امروہوی | بہر عبد الباری آمرزگار
جانگزیں قلب عشق خویش کن | ما سوا را از درون من برار
ذرۂ درد دل عطا کن | تا بپویم در رہ مست مردانہ وار

ما نخواہیم غیر تو چیزے ز تو ما نجوئیم غیر تو در روزگار

نور عرفاں قلب ما را کن عطا مستفیض از فضل خود کن کردگار

از کرم بر حال ممتاز حزیں لطف فرمائے خدا لیل و نہار

فوٹو مزار شریف حضرت شاہ عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ و بارہ دری وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب رنگین عالم ایجاد رنگ بست حمد مولفی ست کہ اجزای دفتر کائنات
راتخوی شیرازہ بند الف نمودہ کہ بصرف تدارک ادراک تارشگافان کلاوۂ
معانی سرتارے ازاں تارو پود نکشودہ، نقاشے کہ نقوش افراد مکونات را
بوضع جداگانہ وہیئت بوقلموں بجلوہ نمودآر دوسر تاررشتہ ہریک را بانگشت
دست قدرت۔ چنانچہ بستہ کہ سررشتہ بے جنبش دست حکم ورضای او
سر برندارد، ہادئی کہ چشمۂ ہدایت باری او بچشم اعرانش موج زن ست
وگلزار نزہت کاری او بحسن وظہور دیگر جلوہ نمای دیدہ ہر کوچہ وبرزن۔
کیمیاسازی کہ چوں پردہ از روی اکسیر صانع بے چونی برکشاید مشت خاک
آتشین نفساں را بہواداری خود باآب وتاب طلای احمر نماید وسیمیانمائی
کہ سیمای نورانی خود بے پردہ از بردہ ہر گریبان بروں آرد و پردہ چشم معنی
شناسان حرف نام دیگرے ند گذارد۔ **نظم**

تو ای خامہ چرائی در پی جان
نمائی آشکارا سرّ پنہان

کشاید ہر کہ در توحید لب را
خرد بر جان خود شورد شغب را

مبادا تیغ سطوت دست بازد
سرت زادر زمان دو لخت سازد

ہمان بہتر کزیں رہ باز گردی
براہ نعت پا انداز گردی

نعت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

عقدۂ نعت سید الرسل باعث ایجاد جزو کل احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ از نمود انواع کائنات ذاتش مقصود گشتہ وہمہ موجودات از ازل تا ابد بوجود باجود او موجود — بیت

گر نبودے باعث ایجاد ذات مصطفے
از عدم کردی برون کے اینہمہ خلق خدا

انگشت خامہ فرسودہ ناخن سے کے میتواند کشاد خامہ انگشت از این عجز ماندگی پست دست برزمین فروتنی نہاد — نظم

پس ہمان بہ کہ دست خود بردار
[illegible]

می ندانی کہ نقد حوصلہ کو
[illegible]

بیرسان تحفۂ درود و سلام	برجنابِ رسولِ خیر انام
برمحمد صلوٰۃ و آل ورا	با دو بر صحب راہ دانِ ہدا

امابعد حقائق و معارف آگاہ شاہ نزہت علیشاہ کہ یکے از فیضیابان و ارادتمندان جناب جامع کمالاتِ عرفان شاہنشاہِ مملکتِ درویشان صدر مسندِ شریعت شیخ الاسلام واجدِ حقائق حقیقت قاسمِ نعمت خاص برعوام ناصب لوای آزادی شاہ عبدالہادی صاحب قدس سرہٗ ہستند و ازیں سرمہ سای خاک راہ درویشان بلکہ خاک پای ایشاں یکنحو رابطۂ محبتِ معنوی و واسطۂ خلّت دلی میدارند مستدعی آں شدند کہ بعضے ملفوظات و احوالات خوارق عادات آنحضرت مرشدنا کہ بچشم خود دیدہ و از زبان دُرر بیان آں یگانۂ زمان گوش زد گردیدہ و بعضے از ثقات مستفیضانِ حضوری مسموع گشتہ محفوظ من ست اکثری ازاں قلم بند دوستان ست و لختی ودیعت زماں ایں دُرہای یتیم و مروارید غلطاں را بر رشتۂ اجتماع کشیدن موجب یاد داشت ہر شام و پگاہ ست و ذخیرۂ منفعت رہروان ایں راہ و الحق نشان سعادت رہرو بادیہ طلب درگرد آنست کہ کلمات طیبات طائفۂ علیۂ اہلِ دلاں را درہمہ حال منسلک

اوقاتِ خویش گرداند تا مددے وسعادتے از بواطن حقائق مواطن ایشان
قدس اسرارہم نصیب وقت او گردد و آزین جاست کہ سید الطائفہ
آزادی حضرت جنید بغدادی قدس سرہ فرمودہ کہ حِکَایَاتُ الْمَشَائِخِ
جُنْدٌ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ نظر بریں مطالعہ کتبِ احوال صوفیہ لازم شناسد
کہ شفای امراضِ باطن را نوش داروی ست نافع وقتال رعونات نفس را
صمصامی ست قاطع خصوص کسی کہ خود را وابستۂ دامنِ شیخے ساختہ و دست
ارادت بدستِ او دادہ بر و فرض وقت است کہ انچہ از کلماتِ زاکیات
و خوارق عادات ونصایح ومواعظ وغیرہم تصریحاً یا ایماءً از زبانِ
ہدایت ترجمان شیخ بشنود وبا ہرچہ از حالاتِ برکات سمات زبانی
معتبران اصغا نماید آنرا بحیطۂ نظم ونثر کشیدہ ہر آن پیشِ خود دار د و آنرا
وسیلہ نجاتِ اُخروی وسعادتِ دارین خود شمارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ لہذا آن حقایق دستگاہ مصر و مستبد بر این نشر
پس این خاکسار ازارادتمندانِ ابرار نثار علی بخاری المتخلص بہ نثار
برحسب استبداد آں رموز دان کاشفان اسرار بعبارت سہل صاف و سست
این مروارید تابان عمان معرفت را برشتۂ مسطر کشیدہ بر چار موج ترتیب دادہ

موج اوّل - مشعر بہ بعضے احوالِ ابتدا ورسیدن درویشی اجنبی در دبستان والوش دادن او با نحضرت وتنفر گزیدن ایشان از صحبت مردمان وتالیف گرفتن بدشت وبیابان -

موج دوّم - متضمن اتفاقِ ملاقاتِ آنحضرت بہ شاہ دل آگاہ یتیم شاہ در صحرا و فیض یابی وازآنجا رسیدن بخدمت شاہ عضد الدین بہدایت یتیم شاہ واخذ فوائد عرفان ازخدمتِ ایشان واستقامت گزیدن درصحرائے حادق پور -

موج سوم - مشتمل بر قیام داشتن آن سرچشمۂ آگاہی بموضع براہی بابشارت فرمان جناب حضرت رسالت پناہی درعالم رویا وبیان حالات وواردات آنجا -

موج چہارم - حاوی تشریف آوردن آنحضرت بضلع بریلی ورخت اقامت انداختن بہ باغ مولوی محمد احسن خان برگزیدہ نام وازانجا رو کردن بموضع کھائی کھیرہ باستدعائی قاضی صدرالشریعت ومولوی شیخ الاسلام وتادمِ والبسین ورزیدنِ قیام درآن سرزمین فرخندہ فرجام چون این احوال را معدنِ معانی انگاشتہ تاریخ ونام این کتاب را

مفتاح الخزاین گذاشت ۔ قطعہ فی التاریخ

چو کردم عرض در چشم خریدار	بہ دست خود خیالی این جالی
بگفتا ہاتفم از قدر و قیمت	بگو تاریخ مفتاح الخزایا

امید از آشنایان بحر مواج سخن و زورق اندازان دریای این گرامی فن که در صفحۂ بحر بمعنی سطر موج بآئین حبین رسیده اند و نکتہ سرب حباب را بطور شائستہ فہمیدہ آنست کہ ہرگاہ کہ حباب وار بپای چشم اندر سیر این بحر موج خیز افتند بملاحظۂ تقدیم و تاخیر حالات کہ ناگزیر از دریا دلی بسان موج جبین برابر و نکشند و از کم و بیشی مضمون و دعا قطرہ زن رد و طعن نشوند و اللہ ولی التوفیق ۔

موج اول

مشعر بہ بعضے احوال ابتدا و رسیدن دو شیخ اجنبی و در لباس الخ دادن او بآنحضرت و تنفر گزیدن ایشان از صحبت مردمان و آیک بدشت و بیابان صواب آن دید کہ اول آن احوال را ذکر قاعدہ آنحضرت مقدم نماید تا رشتۂ احوال [illegible]

بحضرت شیخ الشیوخ شاہ **عبد الہادی** صاحب قدس سرہ شیخ محمد **حافظ است** وایشاں از اعیان رؤسا و اعاظم اکابر محلہ قریشیان امروہہ اند مسبب الاسباب حقیقی اسباب ثروت و مواد دولت ظاہرا برایشاں بسیار توسیع فرمودہ در اقران و امثال خویش و دیگر رئیسان ثروت کیش اعتبارے تمام داشتند و رجوع ہمہ عالی و دانی شہر در جمیع مقدمات و امورات بایشاں بود و ایشاں را باآں ہمہ علایق صوری ہیچ تعلق باطن باین دنیائے دنیہ فانیہ نبود و سعی در مراتب ترک و تجرید و صفا و تفرید داد فقر و توحید میدادند و خود را بایں لباس ظاہر کہ پردہ بر روئے معنی ست پنہاں میداشتند از اینجاست کہ فرمودہ اند بیت

حاجت بہ کلاہ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

اوقات عزیز خود را بخدمت گذاری عجزاء و فقراء و علماء و طلبہ و درویشان و گوشہ نشینان و ساکین از عباد اللہ وصادر و وارد از راہ مصروف میساختند خصوصاً در ایامیکہ عام قحط عارض حال غرباء مے شد و تنگدلی بحال بے نوایان راہ مے یافت وسعت باطن ایشاں مقتضی آں مے شد کہ بسیار کس را از تنگدستان کہ در شہر و جوار سکونت مے داشتند بہ بہانہ تعین کارخانجات

وحراست زراعت قریہات کہ اکثر پرگنات آنضلع در خورہ تشخیص ایشان
می بودند چنانچہ ذکر آں در محل خود خواہد آمد نوکرے گرفتند وباین وسیلہ
اعانت وامداد آنہا از ما یحتاج مرعی میداشتند وباین نزہت وصفا وابداً
وسخا بعلاقہ بے تعلق ہا باخویش وبیگانہ زلیست میکردند اگرچہ اقرباو اکفائی
آنحضرت بسیار بودند لیکن خلفے کہ باقیات الصالحات تواں گفت غیر از
جناب حضرت شاہ عبدالہادی دیگرے نبود وہم از بنات یک کس از
اعقاب ایشان ست ازانجا کہ اللہ تعالیٰ ذات آنحضرت قدوۃ العارفین
را یگانہ عصر وموحد مطلق آفریدہ خواست کہ در وسائط صوری ہم دیگرے
سہیم وشریک ایشان نباشد تا وحدت بہمہ حال ثابت و محقق گردد۔

منقول است۔ ہرگاہ کہ آفتاب وجود آنحضرت برافق ولادت
تافت خانہ والا بیت الشرف گردید و بمیامن قدوم سعادت لزوم آن فرید
دوراں وفور برکات و ترقیات الوار لایحہ بیان تواں نمود کہ یوماً فیوماً در
ترقیہا و ساعت بساعت روزبہ بود الحمد للہ علی ذلک۔

اززبان والد شریف ایشاں منقول ست کہ فرزندم مجسم سعادت ہنوز بر
فلکِ چار سالگی از عمر خویش عروج میداشت کہ لبشارتی بعروج دولت

معنوی از زبان مبارک سرمست فیوضات سرمدی حضرت شاہ محمدی
قدس سرہ کہ سلسلۂ تربیت آنحضرت بایشان میرسد در بارۂ آنحضرت
باستماع آں رسیدہ وآں چناں ست کہ روزے حضرت شیخ بتقریب ضیافت
بخانۂ والد ماجد آنجناب تشریف میداشتند بعد الفراغ از تناول طعام
وقت نماز در رسید حضرت شیخ برخاستند وتجدید وضو نمودہ برادای صلوۃ
متوجہ شدند از انجا کہ در حاسۂ بصارت ظاہر آنحضرت خلل عارض شدہ
بودلی بے بصارت ظاہر بابصیرت باطن کہ درمحل ورود ونزول لطائف
غیبی ست متوجہ بود بسبب استغراق تام سمت قبلہ را از دست دادند آنحضرت
باوجود صغرسن دست آں رہنمائی کعبہ مقصود گرفتہ متوجہ بقبلہ ساختند
ہماں زمان بزبان حضرت شیخ گذشت کہ شیخ محمد حافظ خلف الصدق تو
مقتدای عصر گردد وعالمی را در طریق حق دستگیری نمودہ راہ راست نماید
از برکات آں انفاس متبرک کہ درحق ایشاں از زبان الہام ترجمان حضرت
قدوۃ السالکین برآمد آثار رشد وتہذیب اخلاق وعلامات حسن توفیقات
ازاں زماں واضح ولائح گردید واز ہماں وقت ہمت بر ترک وتجرید ووحشت
از خلق وانس بحق نمود ارگشت آخر الامر بعد ایامی معدود در وقت معہود

والد بزرگوار آنحضرت را در مکتب بہ تحصیل علوم صوری کہ حصول علم معنوی را مقدمۃ البیت قوی پیش معلمے فرستادند آنحضرت را از باب تعلیم و تلمذ تا مفرح القلوب و دو باب گلستان حضرت مخدوم سعدی شیرازی اتفاق تحصیل افتاد۔

منقول است ۔ کہ روزی از اتفاقاتِ حسنہ طفلانِ دبستان بخانہ خود ہا رفتند و معلم نیز بجا جتی شتافتہ جز آنحضرت احدے از انسان در دبستان موجود نبود ناگاہ درویشی بطور سائلان بشکل عجیب و ہیئت غریب کہ بردلِ بینندگان از اں رعبے و ہراسی پدید آید پیدا شدہ چیزے از جنس خوردنی کہ تخصیص آن تحقیق نمی شد از دہان بر آوردہ بآنحضرت داد کہ ایں را بخور آنحضرت از روی خوف و بیم کہ اقتضائے عالم طفلی است بے تامل بحلق فرو بردند و آں درویش از نظر غائب گردید بمجردی کہ آں نعمت غیر مترقبہ از حلق فرو رفت وحشتے عظیم و نفرتے تمام از مردم در ذات آنحضرت پیدا آمد چنانکہ از مکتب کنارہ کردہ بصحرا رفتند سہ شبا روز در آنجا بسر بردہ از آشنا و بیگانہ تنفر نمودند ۔ والد بزرگوار و دیگر مردم این نفرت را بر قاعدہ کودکان گریزپا کہ از خوف استاد و قید مکتب روپوش

می شوند گمان می بردند بلکہ بہ یقین مے دانستند چوں در خانۂ والد
خلفی دیگر نبود ہمہ بصلاح و اتفاق آوارگی فرزند را شاق دانستہ
از تکلفت تقید تعلیم تسہیل دادند ازیں ہم در وحشت تخفیف نیامد بجز یکہ
انچہ از جنس طعام و لباس بایشان میدادند بر محتاجان و مسکینان ایثار
میفرمودند و خود برہنہ و گرسنہ می ماندند۔

منقول ہست۔ شیخ محمد حافظ والد بزرگوار آنحضرت کہ در لباس
اہلِ تعلق عامل پیشہ بودند پرگنہ تکھری و حسن پور وغیرہ بہ تعہد عمل خود
میداشتند۔ ہری سنگہ راجہ پھلوارہ از شیخصاحب تعلقہ تکھری باجارہ
میگرفت اراضی بعضی مواضع متعلقہ آب گنگ کہ حدود آنہا بواسطہ
سیلاب مخلوط زمین مواضع دیگر فرادان مخلوط مواضع متعلقہ خود کردہ
بر حاصلاتِ آن متصرف شدہ دامی از راہ بدمعاملگی و سینہ زوری
بمالکان نمی داد۔ سالے شیخصاحب براجہ مذکور گفتند کہ امسال در
مکانات تعلقہ دیہات مایان خسارۂ کلی ہست تو بر مواضع مشخصہ خود چندی
زیادہ از جمع مقررہ بدہ مستاجر مذکور بخدمت شیخصاحب آمدہ یک
اشرفی نذر دادہ گفت کہ از جمع مقررے دامی زیادہ نخواہم داد مگر

از سرکار امینی را مقرر کرده دہند که بنگہبانی و احتیاط تمام زراعت
درو کنانیده بگیرد شیخصاحب بفرزند رشید خلف سعید خود یعنی
آنحضرت نظر برایمعنی که مزاج ایشان از شواغل امور دنیاوی کشیده
و متنفر می باشد شاید بدین شغل مشغول مانند ارشاد فرمودند که شما رفته
روبروئے خود بہوشیاری تمام زراعت درو کنانیده حصه حاکمی را
بحراسی لاکلام زر بتحصیل آرید و چند کس را ہمراه خود بدارید - آنحضرت
باتباع امر والد خود طوعاً و کرہاً باقبال این معنی نموده با ده نفر پیاده
در آنجا قرار گرفتند بعد چندی دریافت نمودند که مزارعان بسبب
محافظت پیادہا مجال دست اندازی در زراعت نیافته بگرسنگی
و تنگی میگذرانند - چون مزاج شریف مجسم رحم و کرم بود بایشان فرمودند
که شما چرا فاقه میکشید بقدر حاجت درو کرده بخورید در خوردن حاجت
کشت نقصان در کشت کار راه نمی یابد آنها گفتند که در سرکار از ما ایشان
مچلکه گرفته اند اگر یک آثار غله از راه دزدی اثبات شود عوض یک آثار
پنج روپیه جرمانه بدهند بخوف اینمعنی اگر از طاقت خوردن دست [illegible] فرمودند
مال بشما معاف نمودیم شما را ازین چه کار [illegible] بموجب حکم ما درو کرده

العرض دران ایام گرانی بسیار بود غله بجور دوبرد رعایا در آمده بوقت
تحصیل مستاجر مذکور آمده بخدمت شیخصاحب نذر گذرانید وملتجی آن شد
که انچه اضافه است از جمع معاف نموده چیزے بطریق مصادره در سرکار
بگیرند که افزونی جمع عمال استقبال را دست آویزی می باشد آخرش
برضا و رغبت هزار روپیه مصادره داخل کرده مستاجری بر خود قایم
داشت واستدعا نمود که انچه درخرچ صاحبزاده وپیادهای محافظ در آمد
باشد از بقال حساب کنانیده دهند که ما وصول کرده دهیم چون
حساب کردند چهار صد روپیه در عرصه بست روز بخرچ آمده بود۔
دیوان راجه مذکور چتر بهوج نام در علم نجوم مهارتے داشت بمجرد
ملاحظهٔ فرد حساب متعجب گشته دست آنحضرت دیده بشیخصاحب گفت
که این فرزند شما طالع بادشاهانه ودل ملوکانه دارد اغلب که باثارات
اعتلائے طالع وعلامات اطوار باهره بادشاه شود چون این شغل
که بجهت اصلاح مزاج وپیوستگی خاطر آنحضرت تجویز فرموده بودند
سودمند نیامد ومؤثر تضاد ونفرت ازمردم بدستور قایم وبرقرار
ماند۔

منقول است - چوں والد بزرگوار آنحضرت دیدند کہ تنفر
از مردم ہیچپاں برجاست و از حالت قدیم یکمو تجاوز نیست فکرے دیگر
اندیشیدہ خواستند کہ بقید تاہل کہ موجب گرفتاری مردم بشواغل
امور دنیا می باشد مقید سازند۔ غرض برسم و آئین قبایل و عشایر
اتفاق تزویج افتاد کہ این عمل دامنگیر آزادی شود۔ آن آزاد از غم
و شادی این قید ظاہری را بخاطر نیاوردہ آنچہ سرشت قدیم بود
برآں مداومت داشتہ بآزادی و بیقیدی اوقات عزیز را بسر
می بردند آخر الامر بجہت آزادی از مردم قوم و قبیلہ و حصول فراغ
و تنہائی کہ مرغوب مزاج بود از والد استجازت خودکاشت ملک
بموضع بواپور عملہ پرگنہ شیرکوٹ نمودند وارثان آنحضرت نیز ذریعہ
تعلق خاطر بامور دنیوی کہ شاید اشتغال کشت کاری موجب تقیید مزاج بقید
علایق گردد غنیمت دانستہ بایں عمل برغبت رضا دادند چون در آں
موضع در زمین ملک خودکاشت والد بزرگوار آنحضرت از قدیم می شد
آں ہمہ اسباب زراعت از نرگاوان وغیرہ حوالہ آنحضرت گردید در آنجا
نیز بعادت معہود برائے رفع حوائج محتاجان بموجب بیت بیت

سینہ صافاں را غم سختی کشاں بیش از خود ست
آب می نالد ازاں باری کہ بر پشتِ پل است

اکثرے از نرگاوان گراں بہا فروختہ را سہائے سہل البیع خرید
اجرای کاروبار راسی شمار ساختہ بقیہ زر قیمت بمساکین واہلِ احتیاج
بخش میفرمودند واز حاصلِ زراعت نیز بموجب عادت قدیم ایثارے نمودند
منقول است - کہ سالے از خشک سالی غلہ گران شد و خلق
را عسرت کمال روداد - جنس شالی برای تخم ریزی نگاہداشتہ بودند
وسوای آں جنس دیگر در قبض شریف موجود نبود - عسرت وسختی غربا
دیدن نتوانستند ہماں جنس تخم شالی را بجماعتِ اہل فلاس تقسیم کردند
چوں وقت تخم ریزی شالی رسید والد آنحضرت نیز در انجا تشریف
آوردہ تفتیش تخم نمودند اثری ازان ندیدند بزبان ایشاں بر آمد کہ افسوس
حاصلِ ہزارمن غلہ شالی برباد داد - آنحضرت فرمودند چہ جائے تاسف ست
غرض شریف از حاصل ہزارمن غلہ شالی ہست او سبحانہ کہ قادر مطلق
وبر ہمہ چیز توانا است کہ از اندک بیش او از دانہ خوشہ واز خوشہ خرمن
سازد - آخر الامر موسم تخم ریزی باخر رسید وہریک کشاورز از کشاورزی

حضرت ایشاں را قبول بیفتاد و وارستگی مزاج رخصت این قیدنداد و علاوہ آں ہمہ اسانید و فرامین اراضی و دیہات را برآوردہ بحضور جماعت پارہ پارہ ساختہ بآب استغنا شستند۔ ہرگاہ کہ آں ہمہ ہا را مشاہدہ ایں حالت افتاد دست استبداد و اصرار از دامن حال آنحضرت باز داشتند و دانستند کہ تدبیر ما خلافِ حکمت و رضائی الٰہی ست و آنحضرت بفارغ البالی بعبادت و ریاضت مطلوب مشغول گشتند تا آنکہ وقت آں رسید کہ مراداتِ دلی و مقاصد ما فی الضمیر اصلی بظہور گراید۔

منقول است کہ درویشی تیم شاہ نام در لباس دریوزہ گراں در نواحی امروہہ قیام داشت و مکان استقامت از نی و کاہ ترتیب دادہ اکثر از کمالات و خوارق عاداتِ آں درویش بر مردمان اولو الابصار ظاہر و ہویدا بود گاہے حالتِ جذب و گاہے علامات سلوک بر وطاری می شد در حالتِ جذب بصحرا و عزلت پرداختے و در وقتِ سلوک بمکانِ سکنت درساختی۔ در سلسلاش طریق تربیت ایں بود کہ در وقت آخر یک کس را دست بہ بیعت گرفتہ قایم مقام خود مے گذاشتند۔

یکے از خوارق ایشان تیمناً داخل تحریر شد کہ حستے نمونہ از خروارے باشد وانزکے دلیلے از بسیاری واں اینست۔

منقول است۔ کہ تیم شاہ اکثر درحالت جذب از مکان خود بسمتے از صحرا و گوشہ رفتے و بعد دوسہ روز باز درحالت افاقت بمکان رسیدے۔ درایام غیبت کسے چیزے از مکان ایشان بپاس ادب وحفظ غیبی تفاوت نہ نمودے۔ مرغان از جنس خروس وغیرہ در مکان ایشان بودی قضارا درحالت سیر جذب آنحضرت روزی کسے از افغانان یک مرغ کہ او را مداری نام فرمودی بدزدی گرفتہ ذبح نمودہ بخورد چون درویش بمکان خود معاودت نمود از مردمان کہ حاضر الوقت بودند پرسید کہ مداری غیر حاضر است معلوم نیست کہ کجاست ہمہ ہالب بپاسخ کشادند کہ مارا معلوم نیست واں روہیلہ ہم ہمگفت وندانست کہ مال این گروہ ہضم نمے شود مصرعہ۔ بلی شکم بدرد چون لگیرد انداز بمجرد اصغای انکار آن مرغ خوار جذبہ بر مزاج فقیر طاری شد و دست بردست بطور دستک زدہ آن مرغ را کہ بنام مداری بود آواز داد کہ مداری کجائی آواز دہ۔ فوراً بقدرت الٰہی آن مرغ از شکم آن افغان

نگ زد کہ مرا ایں کس در صندوق شکم خود بند کردہ از حکم آلہی و تصرف
مردانِ خدا بیت۔

مردانِ خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند

آں آواز از شکم افغان مذکور بند نشد تا زندہ ماند ایں آواز از شکم
او بر می آمد و در عرصۂ قریب طائر روحش ببالِ آں مرغ از آشیانہ
کالبد پرواز نمود۔ بیت

بے زبانان ہم زبان دانِ جہلگی	پے روند از حکمِ مردانِ خدا

و دیگر خوارق عادات آں درویش کامل دراں ضلع ظاہر و باہر است۔

موج دوم

متضمن اتفاق ملاقات آنحضرت بشاہ دل آگاہ یتیم شاہ در صحرا و از انجا
رسیدن بخدمت شاہ عضد الدین بہدایت یتیم شاہ و بیعت کردن ایشان
بخدمت شاہ عضد الدین قدس سرہٗ۔

منقول است کہ آنحضرت ہر روز بصحرا رفتے و آنجا مشغول
بودے روزے در حالتِ سیر صحرا کہ مشغول تماشای صنائع لم یزلی بودند

وبحسب الاتفاق حسنہ شاہ یتیم شاہ در حالت جذب [illegible]
فیمابین ملاقات دست داد چنانچہ آن درویش صاحب حال [illegible]
فرمود کہ مرا الہام شدہ است کہ عبد الہادی ابا خود داوی [illegible]
کہ بشما نیز از غیب القا شود آنحضرت بہمراہی آن درویش [illegible]
کیش بر حسب اشارہ آن روان شدند چون درجائے وقت نماز دیگر
در رسید آنحضرت در نماز اشتغال نمودند در حالت نماز انوار فیض الٰہی
بر دل الہام منزل طاری شد بطوریکہ کشف ماہیات اشیا و دقائق
اسما و احوال آسمان و زمین و وجود دوزخ و بہشت و دیگر حقائق کونی
بمثال تمثال آئینہ ہمہ پیدا و ہویدا گشت و رمزے از رموز کونین [illegible]
نقاب احتجاب مخفی و متواری نماند و استغراق آنحالت تا دیری [illegible]
شد چندے بخدمت یتیم شاہ بذوق دلی ماندند و استفاضہ [illegible]
آن درویش خداکیش بر داشتند باستغراق تمام [illegible]
میگذرانیدند و از بس بیخودی وے [illegible]
نداشتند بحدیکہ لباس بدن مبارک [illegible]
و دامن جامہ و پائجامہ از خار [illegible]

مطلوب رشک گل و یاسمن بود چون گریبانِ صبح بصد جا چاک گشتہ در جستجوی محبوب جز بادیہ گردی و صحرا نوردی کاری نداشتند

منقول است کہ چون آنحضرت از بادۂ طلب سرشار بودند روزے یتیم شاہ اسم خود مع پنج اسمار از پیشوایان خود کہ یتیم شاہ و ہو عن شاہ مسکین و ہو عن شاہ غریب و ہو عن شاہ مجنون و ہو عن شاہ ذاکر سوائی و ہو عن شاہ نظام الدین بلخی با آنحضرت بیاد دادہ فرمودند کہ شجرہ مرشد آن من بعد این پنج اسماء باشجرۂ شاہ عضد الدین واحد است شما از شاہ عضد الدین کہ در امروہہ سکونت دارند رفتہ بیعت کنید و استفاضۂ فیض نمائید کہ بمطلوب خود رسید آنحضرت آن اسمار را ازبر کردہ امر آن آمر را بسر و چشم قبول کردند۔

ذکر حضرت شاہ عضد الدین قدس سرہ

منقول است کہ شاہ عضد الدین قدس سرہ بن شیخ حامد بن شیخ عیسٰے ہرگامی قدوۃ السالکین و زبدۃ المحققین وقت بودند و در امروہہ استقامت باکرامت میداشتند و عالمی فیضیاب از خدمت

ایشان میشد از زبان آن مقتدای وقت منقول ست که می فرمودند
که مسبب الاسباب حقیقی هر یکی را ازین گروه والا شکوه درویشان بوضعی
برانگیخته و بهر دلی بادهٔ معنی فرو ریخته کسی لب بسر و دش گویا و کسی نعره
رازش جویای در جوش خروش و دیگری بزیر بار تحمل لب خاموش
و بنده نیز ازین زمرهٔ اخیره مستوره ست و باخفای راز مامور موید این
معنی ست که در هنگام طالب علمی شبی در واقعه قدمبوس جناب سرور
کائنات مفخر موجودات حضرت رسالت مآب صلی الله علیه وسلم میسر شد
وآن اینست که در عالم رویا دیدم که آنجناب در باغی تشریف فرموده اند
و دریافت شد که از مدت ششماه آن باغ از قدوم میمنت لزوم رشک
فردوس برین ست پابوس حاصل کرده بگوشه نشستم وازانکه درین مدت
ششماه محروم زیارت ماندم واز دولت پابوس حرمان داشته اده
بندامت تمام وانفعال کمال سر در پیش انداختم دراثنا این حال روی
مبارک بجانب من کرده بزبان اقدس فرمودند که ما غفلتی ازین باعث
بقدمبوس ما نیامدی که علمت مانع این معنی گشت [illegible]
تو سیر غرق شدم و آب ندامت از [illegible]

چوں ازاں خواب کہ در حقیقت مایۂ بخت بیداری و سرمایۂ ہوشیاری
بود بیدار شدم ہماندم در خود حالتے دیگر یافتم دلم از تحصیل علم یک لخت
متنفر گردید اگر گاہے بہ تحریص طلباء سبق کتاب را مطالعہ میکردم مدعای
حرفے نمی کشود۔ پس دانستم کہ جناب آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم معنی
از مشاغلۂ و مداولت علوم ظاہری و مذاکرۂ آن منع فرمودہ چوں تحصیل
ایں علم در دل قرار نگرفت ناچار ازاں دست برداشتم و فکرآں نگذاشتم
ہر چند مردم بوعظ و نصیحت دوستانہ ترغیب علم میدادند در دلم ہیچ
اثر ازاں مترتب نمی شد لیکن پیش کسے از کشف ایں سر لب نیاوردم
و باخفائی آن کوشیدم از میامن این واقعہ دو عالم برمن مکشوف
گشت کہ اظہار آں باعث عتاب آنجناب رسالت مآب ست۔
و برہان ایں سلم برحالم مسلم ہرگاہ کہ رازے از رازہائے مخفیہ خطاءً
از زبانم جستہ ہم عتاب بر ہدف دلم نشستہ و در کتم اسرار مراضی عظیم
ولذتی جسیم پیوستہ۔
منقول است کہ وقتی آنحضرت شاہ عضدالدین قدس سرہٗ
در مکان نشیمن خود نشستہ بودند و چندی دیگر از جلسائی محفل حاضر

باو اطلاع نسازی واٰنچہ معاملات داد وستد کہ داشتہ باشد
دریں عرصۂ معہودہ صاف کنی چناں نشود کہ بعد او حیران مانی وحسرت
بری۔ او بر حسب ارشاد پرداخت۔ وہمچناں بعمل آمد کہ بزبان
مبارک برآمدہ۔

منقول است[۱۳] ۔کہ مردی خواب خود پیش آنحضرت اظہار
کرد کہ در واقعہ دیدہ ام کہ بر پشت خود برابر شانہ دانہ ونداردارم
وآن منفجر گشتہ است آز انجا ریم بر پشتم جاری است۔ حضرت تعبیرش
فرمودند کہ فرزندت پیدا خواہد شد وتو اورا بدوش خواہی گرفت وآب
بینی آں بر پشت جاری خواہد شد واورا ہنوز فرزندے نصیب
نگشتہ بود بل کتخدا ہم نشدہ آخر ہمین اثر زبان آنحضرت کتخدا شد
وفرزند تولد گشت وروزے فرزندرا بدوش گرفتہ پیش آنحضرت آمد وآب
بینی او کہ خاصۂ طفلاں باشد بر پشتش جاری بود۔ حضرت اشارہ بہ تعبیر
آں خواب کردند۔

ذکر شیخ عیسیٰ ہرگامی

منقول است کہ شیخ عیسیٰ ہرگامی جد حضرت شاہ
عضدالدین محمد امروہی کہ صاحب سخاوت و تقاوت بودہ اند اکثر
از شبہا بہ بیداری و اشتغال می گذاشت و خاصہ داشت کہ در روز
بہ طلب تلاش فقرا و صاحبدلان میگذشت و حتی المقدور از خدمت
درویشان دریغ نمیرفت ہر جا کہ درویش اشنیدے [illegible]
طعام و ماکولات بجد منتش بردی و رضائے خاطر او جستے و آرزویش
بدست آوردے و در شبہا بر حسب استطاعت قرص ہائے نان و
نقدی نمایان در خانہائے گرسنگان و بیکسان و واماندگان پوشیدہ
و خفیہ رسانیدے و بہر درویشے کہ استدعائے ہمت و دعا کردی [illegible]
کہ اولاد من بمراد حقیقی و مدعائے نفس الامری فائز گردند و لباس [illegible]
و تقوی و علم معنی معروف و بعقل معاد موصوف باشند و از حال فنا [illegible]
کسے اطلاعی نداشت ہر چند در زمرہ ارباب ظاہر [illegible]
خوارق عادات کہ از ایشان [illegible]

درحق ہر کسے کہ دعای نیک یا بد از زبانش برآمدی تیر بہدف بودے
چنانچہ اثر آن تا این زمان باقی ست۔

منقول است ۔کہ شیخ عیسیٰ شبی با جماعت سواران برفاقت
حاکمی بر دیہہ از دیہات کہ عدول حکمی نمودہ بالیمال زر سرکار مداہنت
می نمود وشعار انحراف بر خود راست کرد تاخت آوردہ دراثنای راہ
در باغے گذر افتاد چون شب دیجور پردۂ ظلمت بر روی آفاق فرو ہشتہ
داشت راہ راست را از دست دادہ ناگاہ پائی ہائے مرکب ایشان
درچاہ آمد وسلامت گذشت با رفقاء ہم چشمان خود گفتند کہ پائے
ہائے اسپم بچاہ درآمدہ نمیدانم کہ از چہ رو سلامت برآمدہ ہمہ متعجب
شدند چون از تاخت سرکشان بد پرداخت بعد اصلاح شان مراجعت
نمودند بہمان راہ بہ پئے اسپان بازگشتند در روز روشن دیدند کہ اسپ
ایشان را راہ درچاہ بود متحیر گشتند وشکرانہ سلامت بدرگاہ کارساز
بیچارگان بجا آوردند ہرگاہ بقریۂ کہ درراہ بود رسیدند ساعتے توقف
ورزیدند وباجماعت رفقا بر زبان آوردند کہ شاید معمائی شبانہ راہ
دریںجا حل گردد و معنے معلقۂ نقطۂ چاہ منکشف شود ناگاہ روشندلی

آفتاب باطنی را در پردهٔ سحاب حالت جذب دیدند کہ مشہور باسم شاہ
کالو اولیاء بود بمجرد معاینهٔ ایشان بے سوال بجانب ایشان متوجہ شدہ
لب بپاسخ بکشاد و فرمود کہ ای شیخ عیسے بہ شب تاریک چون پایہای
اسپ بچاہ در آمد ہمان زمان اللہ تعالیٰ پشت مرا در راہ اسپ تو
فرش کردہ پایہای اسپ بر پشت من آمد و سلامت گذشت و پشت
خود واکردہ بہ نمود کہ بہ بیں نقشہای نعل اسپ خود ایشان و ہم جماعت
سواران نقشہای سم اسپ بر پشت آن نشیناں کشتی زمانیان بچشم
خود ہا معاینہ نمودند و ایشان ازاں درویش ہمت کیش سوال کردند کہ چوں
در غیب از ذات شریف اینقدر امداد و معاونت بر حال خیر سگال بظہور
آمد اگر گاہ گاہے در سالی و ماہی بشرف ملازمت مشرف نمودہ باشند
از عنایت کریمانہ بعید نبود آن شاہ با صفا شاہ کالو اولیاء قدس سرہٗ
استدعای ایشاں را باجابت مقرون ساخت ازاں باز ہر گاہ کہ ایشان
آن شاہ والا دستگاہ را یاد میکردندی حاضر یافتندی در ایام سابق
ایشان در قریہ کرجہ متصل خیرآباد سکونت میداشتند چنانچہ تولد عارف
باللہ شیخ عبد الجلیل فرزند شیخ عیسے کہ گوشہ انزوا اختیار نمودہ ہمانجا

بوده بعد مدتے اکابران قصبۂ ہرکام بہ بجنت و تو ددنمام استقامت قصبۂ مذکورہ قرار دادند آن سرزمین بجبت توطن اختیار افتاد۔ بعد مرور ایام خواستند کہ خانۂ شبستانِ خود را پختہ بسنگ و خشت استحکام بخشند و مستدعی آن شدند کہ بنائی این خانہ بدست صاحبے سرانجام یابد دریں فکر بودند کہ شاہ کالو حاضر شدند و فرمودند کہ ای عیسی بیا رکہ بنار عمارتت از دستِ خود قایم نمایم و چندی خشت از دست ایشان گرفتہ بنیاد نہاد و فرمود کہ بیخ سرایت تا تحت الثری رسیدہ و دو قطب از اولادِ تو بوجود آیند۔ ہمیں دعا از زبانِ مبارک فرمود و از چشم غائب شد چنانچہ تولد شیخ حامد والد حضرت شاہ عضد الدین قدس سرہٗ و شیخ عبد الخالق عم حقیقے ایشان دران قصبہ بودہ شیخ عیسیٰ بتاریخ سوم شہر صفر درسنہ یکہزار و پنجاہ و چہار ازیں سرای بے ثبات دقرار انتقال نمودند مزار شریف آن عنصر لطیف در آن قصبۂ ہرکام جلوہ افروز انام ست۔

قطعہ فی التاریخ

شیخ عیسی چو رفت زین عالم	سوئی فردوس از تمام وفا
گیر تاریخ سال از ہجرت	یکہزار ست و پنجہ دیگر چار

ذکر فضائل شاہ محمدی قدس سرہٗ

منقول است۔ کہ تولد آنحضرت بتاریخ چہاردہم شہر شوال در سال یکہزار و بست و یک ہجری است چنانچہ سال تاریخ ولادت ایشان کسے از معتقدان بسلک نظم کشیدہ۔ **قطعہ فی تاریخ التولد**

درجہاں آفتاب پیدا شد	ذرہا در ہواش شیدا شد
سال تاریخ جلوہ اش بوجود	قدوۃ الکاملین ہویدا شد

آنحضرت تا ایام بلوغ بلہو و لعب و بازی با طفلان اشتغال داشتند و مطلق خیال حصول علم و ہنر نبود و والد بزرگوار ازیمعنی خار تشویش بدل داشت و مانع حرکات بازی و لعب میشد اصلا اثر پذیر نمی گشت تا انکہ روزی درجرگہ آوارگان بے سرو پا و اوباشان بے راہ آوارہ دیدہ بخشم تمام ہر دو دست گرفتہ تنبیہ ما وجب و بس شور و شغب نمود این معنی محرک رگ غیرت و حمیت ایشان گردید از خانہ برآمدہ بتحصیل علوم عربی پرداختند بتائیدات الہی کہ شامل حال آن محقق [illegible] بدرجہ وصول کمال رسیدند و [illegible]

علم باطنی برگماشتند درخلال این حال ملازمت سراسر برکت قدوۃ العارفین زبدۃ المحققین شیخ کبیر محب اللہ را قدس سرہ دریافتند وبدست ارادت دامن خدمت شیخ محکم گرفتہ دست ارادت بدست ایشان دادند وبیمن صحبت شیخ کبیر بمدارج اعلیٰ رسیدند وچہاردہ سال بصحبت شیخ حاضر بودہ خدمتے کہ شایان باشد بتقدیم رسانیدند روزے شیخ بکمال التفات فرمود کہ محب اللہ اگر پیر خود را ندیدی ومحمدی را بدین کمال کہ داردیافتی ارادت بوی آوردی۔ زہے آفتاب طالع مرید کہ پیر در حق او چنین تلطفات فرماید در ایام مشاق وجہاد حظوظ یک لخت ترک نمودہ انچہ راز دنیا زشیخ وتعلیم وتلقین دربارہ آنحضرت مبذول شد اظہر من الشمس است ہر چند خلفائے دیگر صحبت شیخ یافتہ اما انچہ مدارج وصول باطن واشتہار کامل و اجرائے سلسلہ عام باشد مثل آنحضرت کسی را میسر نشد در ایام تحصیل کمال و صحبت شیخ یکبار ارادۂ ملاقات والد بزرگوار کردہ بعد حصول ملاقات باز بخدمت شیخ حاضر شدند بار دیگر اتفاق ملاقات والد نیفتاد لیکن والد بزرگوار باستماع غلغلۂ کمال وشہرۂ فضل و دولت معنی وفیض رسانی آنحضرت جبہہ نیاز وشکرانہ بسجدات تحیات درگاہ منعم ومفضل حقیقی می سودند۔ بعد وفات والد بوطن

رسیده جماعۂ ارادتمندان را لفیض قبول رسانیدند۔ چون تفویض ولایت مستقر الخلافت اکبر آباد بنام ایشان بود و مثال موشیخ کمال حال که دلالت بر علو مرتبت و مدارج عروج معرفت آنحضرت داشت مانع سکونت و مقتضی عزیمت گشت بالضرورت عازم اکبرآباد شدند و در آنجا توطن اختیار فرموده دست بارشاد و فیض رسانی بکشادند چون اشتهار بلیغ ورشد کمال سر برج کشید و عالمی را ابر وار ید کلام معانی انتظام و جواہر سخن فیض عام و تحقیق طریق ہدایت در راه طریقت گوش جان و دل مزین و محلی گردید تا آنکه سخن عالی اوج گرفت و دریائی کلام پر معنی موج در موج آمد از انجا که سخن عالی صوفیه و کلام بلند این فرقۂ بنجیه بفهم و ادراک پست فطرتان و سهل فهمان نمی آید اکثرے از طائفۂ ارباب صورت بتن زنده و دل مرده و بکوی معنی ره نبرده و گروہی لباسے که بلباس درویشی مصروف جاه و جلال و جمع مال و منال و فریقی از اصحاب تنقیص که ادراک عقول شان از نقص کمال نارسائی کوچۂ حال اہل کمال بر شیخ رشک بردند و از حسد که لازمۂ ناقصان و نافهمان است بد بہت و خلاف شرعی و بیدینی متہم کردند و زبانۂ این آتش بطالت بخس و خاشاک جہالت آنان بلندی گرفت

سلطان

خاطر شیخ باشتیاق ملازمت ارباب کمال وبتمنائے مواصلت اصحاب حال ہمہ حال بی اختیاری داشت باستماع علو مراتب وسمو منزلت بعضے از بزرگان اطراف قدم حرکت در سیر نہادہ بہر شہری ومامورہ کہ میگذشت ملاقات اہل حال وارباب کمال راکہ از حرکت مراد ہمین بود مقدم میداشت بدین طریق بلدہ بہ بلدہ وقصبہ بقصبہ گذر می افتاد تاآنکہ رفتہ رفتہ آن فائز المرام بمراد آباد نزول فرمود۔ درآنجا دریافت کردید کہ قدوۃ الواصلین میر سید عبدالحکیم قدس سرہ از خلفای رشید قطب الاقطاب ولایت مآب شیخ عبدالمجید قدس سرہ العزیز درامروہہ سکونت دارند واحوال فاخرہ ومقامات عالیۃ الشان است بپای شوق توجہ بامروہہ فرمودہ بعد زیارت مزار فیض بار زبدۃ الکاملین مقدمۃ الواصلین مظہر انوار سبحانی مخزن اسرار ربانی مخدوم سید شرف الدین شاہ ولایت امروہی ارفع اللہ درجتہ فی جوار الرحمتہ المتعال وابلغ قدرہ فی جناب القرب والکمال ملاقات فیمابین دو فرمانروایان ملک شریعت وطریقت ومعانقات بہمدگر دو غواصان بحر معرفت وحقیقت بظہور پیوست ازمو افقت راز و نیاز یک

در آئینہ ضمیر ہمدگر پرتو انداخت و حسن انعکاس پذیرفت لیاطا انبساط و محبت فراخ دلی تہذیب یافت و باہم محظوظ لذائذ معنی شدند و از جماعہ اکابر ایں دیار ہر کہ ارادت آورد تشریف قبول عنایت فرمودند باز رجوع بہ نزہت بنیاد اکبرآباد نمودند بعد چندے دیگر بار ارادہ ایں صوب کردہ ارادت آوران را بخلعت قبول سرفراز ساختہ متوجہ اکبرآباد شدند۔

منقول است کہ شیخ را بعد انقضای مدت چند سال بار سیوم باز اتفاق سیر افتاد و خبر واقعہ آن امیر زمرہ اہل کمال دیار امروہہ باعث عزم امروہہ گردید و ایں مرتبہ در آنجا بر حسب استدعای و درخواست جمیع اکابر و اصاغر کہ حلقہ ارادت و اطاعت بگوش جان داشتند التماس کتخدائی و توطن گزیدن در قصبہ شریفہ حضرت امروہہ قبول خاطر عاطر افتاد جامع حسنات صوری و معنوی شیخ فضل اللہ قدس سرہ برادر حقیقی و خلیفہ سجادہ نشین قطب الاقطاب شاہ عبدالہادی قدس سرہ دو دختر مستورہ خانہ عصمت داشت یکی را ازاں دو دختر [illegible] عصمت را بسلک مناکحت وازدواج [illegible]

مرور ایام والد شیخ عضد بن مسمی بشیخ حامد در امروہہ رسیدہ بشرف
قدمبوس شیخ مشرف گشتند دختر دویم شیخ فیض منسوب ایشان گشت
ازاں اتفاق سکونت در امروہہ افتاد۔ دوہرہ

ادبھنہ ہر کام ہے جہاں رس ندہ کی کھان
جنم ناس مدہنا دیو امرو ہا مدہ آن

و برادر خورد شیخ عبدالخالق بوطن کتخدا شدند و در آنجا استقامت
اختیار نمودند۔ الغرض حضرت شیخ در امروہہ تشریف داشتند و گاہ بہ
دار السلطنت شاہجہاں آباد و گاہے بمستقر الخلافت اکبرآباد استقامت
سیفر مودند و گاہ گاہے بسیر اطراف کمر عزیمت می بستند چوں آفتاب
فیض آن فلک معرفت از مطلع عنایت ازلی ساعت بساعت براوج
اشتہار میتافت در چشم تنگچشمان وارادتمندان بلند کوکب نور می افروزد
وخلایق فیض یاب دولت معانی مے شد۔ الحمد للہ علی ذلک الحال
و در دیدہ شپر چشمان وارباب حسد و بغض و کینہ ظلمت مے نمود نعوذ باللہ منہا
آخر الامر سلطان جہاں آئین زمان جامع آداب ورع رافع اعلام شرع
محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاہ راستوا تر افزائی اخبار مخالفان

وهنوالی شور و غوغای بدبنیان بر آن متوجه گردانید که حکم نا لقش گشت
باعث حصول سعادت زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا
برحکم ضرورت احرام زیارت خانه کعبه بستند چنانچه بعد وصول آن مقام
مقبول در سنه ایکهزار و نود دولت ادای فریضهٔ حج بیت الله میسر آمد
الحمد لله علی ذلک۔

بعد ادای دو حج باز مراجعت این ملک کردند از ان جا که توانا بر حسب
حکمت کامله خود بلای عظیم بر فرق بندگان مقبل و خاصان خود نازل
مے کند۔ روشن دلان صافی ضمیر چشم بصیرت بر انعام مضمرش گذاشته
زبان به ادائ شکر نعمت بے پایان می کشایند بعد رسیدن آنحضرت
بهندوستان باز همان غوغائے عام آن طائفه مخالفان از سر نو
سر بفلک بر کشید تا آنکه بادشاه عالم پناه امر عالی بر حبس ایشان فرمود
مدتے در قلعه دار الخلافت شاه جهان آباد محبوس بودند و بعد از ان
در قلعه خجسته بنیاد اورنگ آباد محبس ماندند۔ آخر در اردوی معلے باقلیم دکن
سیوم رجب در سنه یکهزار و یکصد و هفت از هجرت نبی المختار صلے الله علیه
وسلم جهان فانی را پدرود کرده رخت اقامت بعالم جاودانی بر بستند

تابوت مبارک بموجب امر بمکان تفویض ولایت اکبرآباد رسانیدند و در آنجا چون گنج بزمین سپردند زیارتگاه دران مکان میتوائین ست و تاریخ رحلت کسے از ارادتمندان شیخ بنظم آورده است وآں اینست ۔

نظم در تاریخ

آن مہ تابانِ زمین و زمان	نور دہ دیدۂ ہر انس و جان
منبع سرچشمۂ آبِ حیات	مصدر انہار ریاضِ جنان
کانِ سخاؤ کرم و بحرِ جود	معدنِ الطاف و بقا وامان
ساقی رحمت ہمہ خاص وعام	سیر کن لشکرِ تشنہ لبان
کاشفِ رازِ خفی وآشکار	واقفِ سرّ دلِ کن فکان
چون سفرے کرد بسوی ملکِ غیب	بہرہ دہ کوکبۂ قدسیان
روی زمین یکسرہ ظلمت گرفت	اہل زمین کشتہ ہمہ غم کشان
خلق کہ بد روشن از انوار او	آہ برآوردہ وشد اندر فغان
سالِ وصالش زپی یادگار	برکشم از دل بقضای زبان

گفت بگوشِ دلِ من کس زغیب

قطبِ زمان رفت سوئی لامکان

۱۱۰۷

منقول ۱۸ ست - الحاصل چون یتیم شاه ا... خود با...

خود بیاد آنحضرت شاه عبدالهادی قدس سرہٗ در داده رہنمائی دولت

صدر مسند عرفان شدند آنحضرت در حالت جذب وحشت که از جامہا در

یکے سلامت نبود - چون پیراہن گل از خار ہاے صحرا ہزار چاک

بودند از صحرا ئرو بامرو ہہ کردہ بخدمت فیض برکت شاہ عضدالدین

صاحب فائز شده کرد گشته سر به پای گرامی نهاده دست چپ بدست

ایشان دادند اگرچہ قبل ازارادت و رسم بیعت بریاضت شاقہ مثل

نوافل و درد سورهٔ اخلاص وغیره اوراد اوقات عزیز آنحضرت صرف

مے شد ہرگاہ کہ بظل حمایت شاہنشاہ اقلیم حقیقت و فرمانروائی ممالک

طریقت پناہ گرفتند - اشغال واذکار یکہ بسالک این راہ ناگزیر

است بران ستزاد شد لیکن الکثر معمول قدیم بروز ہا الصحرا گذرانیدی

وشبہا خود را بخدمت شیخ رسانیدی و بادای خدمت قیام گزیدی

منقول ۱۹ ست - از شیخ ... متوطن ... که ...

شاہ عضدالدین ست میگوید کہ ...

در اوائل حال قریب لصف ...

شیخ درآن زمان بر بستر خواب دراز بودند۔ حضرت شاہ عبدالہادی
نشستہ بیا مالی حضرت مشغول گشتہ بعرض حال پرداختند کہ حضرت دعا
فرمایند کہ جاذبہ عنایت الٰہی دررسد و مرا از خود در برد و از قید ی خودی
وارہاند فرمودند کہ یا عبد الہادی بار علایق بر دوش داری و در فقر و
ترک مانند فقیر خود را از کار رفیکان الکاری ایشان بالحاح و نیاز عام
التماس نمودند کہ غایت تمنائے دلی بندہ الست کہ اللہ تعالیٰ مرا
شل سکان کوئی حضرت گرداند نہ انکہ خطرہ برابری حضرت و ردل
وارد بعلرزی این کلمات آن طالب خدا ادا کرد کہ اجابت آن بدل
حضرت جا کرد عنایت نمایان و الطاف بے پایان را کار فرمودند و ان
یک دو کس نیز کہ حاضر بودند خلعت ساختہ بکلمات حقایق و سخنان
و دقایق پرداختند آخر برکات محبت و میالن شفقت آنحضرت چنان
کار کرد کہ ایشان خلیفہ برحق و نائب مطلق آنحضرت گشتند و خوارق عادات
و کشف و کرامات آنقدر از آنحضرت جلوہ ظہور یافت کہ اگر کاتبین ارض
و سما بمداد ہفت دریا بوساطت اقلام بی بیر با عمری بہ تحریر آن
صرف کنند ہنوز قطرہ بدریا یا حرفی بکتاب ادا نہ نمودہ باشند۔

منقول بست - از انجاکه بحضور اہلِ کمال کہ خلاصہ انسان اند ذی جان و ملائکہ و مؤکل اسما حاضر مے شوند در وقتے کہ آنحضرت در نواح موضع بوا پور تشریف میداشتند بتاثیر اسمار موکلان اسما ہمہ بصور و اشکال متمثل گشتہ بخدمت آنحضرت حاضر مے بودند۔ روزے آنحضرت در آنجا باوراد مشغول بودند و طائفہ از موکلان در محاذی آنحضرت جلوس داشتند و زنی از ارباب نشاط بحالت تباہی و پریشانی وارد آن موضع شد لچھی رام زمیندار آنجا مشاہدہ رقص رقصان و بازی بازیگران وغیرہ تماشا کہ وارد آنجا می شد موقوف بر حضور آنحضرت میگذاشت بامیدانیکہ بوسیلہ عنایت و التفات آنجناب چیزے از نقد و جنس بتماشاگران واصل گردد دران روز تامل بہ تشریف آوری آنحضرت بموضع نکردہ بیباکانہ و بی محابانہ با آن ہنگامہ دران صحرا وارد شد۔ مؤکلان متنفر شدند و آنحضرت بموجب آنکہ خللی بکار خود راہ یافت یک گونہ کشیدہ خاطر شدند لیکن از انیکہ عسرت حالش و پریشانیہا ملاحظہ افتاد مراہم و الطاف را کار فرمودند آن عاجزہ برای مطلبی کہ آمدہ بود بعرض رسانید بمرضا حاجت

قبول افتاد ہر چند تفاوت ظاہر و باطن و اشغال صحبت موکلان
مانع بود اما کرہا نظر بر ایفای وعدہ و باین خیال کہ این محتاج بحاجت
خود میرسد دران محفل رسیدہ شامل شدند موکلاں در مجلس نیز پے
آنحضرت نگذاشتند تا سہ مرتبہ ہمیں اتفاق افتاد۔

منقول ۱۱۱ کہ روزی برہمن زنی حسن و جمال داشت و
نخوت جوانی درخیابان آرزو بروئے آنحضرت میگذشت حضرت
چیزی باو فرمودند او بغرور حسن و جوانی کہ داشت مستمع نشد و از اں
جا درگذشت موکلی از موکلان بصورت مار متمثل شدہ بآن زن
متکبر گزید اگرچہ ازان صدمہ سلامت ماند و جاں بر شد اما در خواب
ہماں مار او را می ترسانیدی ازیں باعث روز بروز زرد روئی و
ضعف بدن و نقاہت جسم بحالش راہ می یافت حالت دگر گون
گردیدہ و آں نخوت حسن و نشۂ بادۂ جوانی از سر بروں شد و خمار تکبر
خود کشید۔ آخر بآنحضرت رجوع آورد۔ حضرت برحالش رحم آوردہ
تعویزے باو نوشتہ دادند ازان وقت نظر آمدن و ترسانیدن آں
مار موقوف ماند و باز بحالت اصلی خود گرائید۔

منقول ۲۲ ست ـ که بموضع پوربنی متصل درگاه شاه کمال

تالاب عظیم که پُر از گلهای نیلوفر سُرخ که آنرا کول گویند در آن مو
معروف ست درآنجا آنحضرت بدعوت چهل اسماء مواظبت می نمو
اتفاقاً دراں اثنا باری بخاطر خطیر مخطور گشت که اگر این قسم تالاب پر
گل در موضع بواپور بودی فقیر ازین تردد وطی اینقدر مسافت تخفیف یا
درانجا با وراد مشغول بودی ازانجا که خطرات اہل اللہ ہم از منبع صد
وصفا موج می زند واز فضل مجیب الدعوات که شامل حال این طا
است صورت وقوعی می پذیرد در تالابے که باسم مانا واله شهرت دا
در موضع جبیت پور که متصل ملک موروثی آنحضرت ست بامر باغبا
حقیقی گل نیلوفر سُرخ بکثرت در تالاب مذکور دمیده موجب تفرج مزا
مقدس ودیگر نظارگیان گردیده این نیرنگی از خوارق عادات آنحضر
تصور توان نمود ودیگر خوارقی که بعد این معامله رو نموده قلم ودر زبان
بی تاب ست۔

منقول ۲۳ ست ـ که درمیان نزدیکی دیہی مسمی بموہن مشہور
درانجا باد فروشی رای میگیں نام پیر ضعیف که از طال

قوت داشت و فرزندی که موجب قیام نام پدری باشد نداشت بهوای
اہل امل اکثرت بخدمت فقرا که دراں جوار اشتہار رسیده اشتند رجوع نموده
التماس ہمتِ این بار زندگانی می نمود و باین بادمشت می پیمود چوں آوازه
کشف و کرامات و خرق عادات آنحضرت آویزه گوش روزگار شد بخدمت
آنحضرت نیز رسیده حلقه عبودیت و اطاعت در گوش جان انداخته
شب و روز بادای خدمت میپرداخت چوں زبانِ فیض ترجمان اہل اللہ
کلید ابواب بسته و کام روائی امیدواران دلخسته است مافی الضمیرش
دریافته توجه بحالش مصروف شد و عنانِ عزیمت بمدعایش معطوف
بفضل کارسازگان بیچارگان تخم ازر دی او برزمین امید جاگرفت و شاخ
مراد او بارور گردید و در فصل خود میوه زندگانی آورد یعنی فرزند تولد گردید
باد فروش مذکور از بس شادی کلاه آزادی بهوامی انداخت که باد مراد
بگلگشت چمن و زید - چوں چشم دلش روشن گردید بحکم آنحضرت اوجیا لعل
نام او نهادند -

منقول ست [۲۴] که چوں خبر اینمعنی که تیر دعای آنحضرت ست
بهدف اجابت میرسد فاش گردید زنی از قوم جاٹ سکنه موضع بوالپور

مسطورہ مہا نام داشت و لیکن پسر را فرزند نداشت [illegible]

الولد بود۔ روزے آنحضرت بزن مذکور فرمودند کہ اگر [illegible]

نخود کہ از اغذیہ دہاقین ست بدہے من لعوض او ترا فرح یعنی کدو [illegible]

آخر الامر روزے آن زن سنہ یعنی زن پسر خود را ہمراہ گرفتہ [illegible]

آمد و نان خورش ساگ نخود کہ مطلوبۂ آنحضرت بود نیز آورد [illegible]

سنہ خود استدعائے کدو نمود آنحضرت بیکے از حاضران حضور خود ارشاد

فرمودند کہ کدو حوالہ او نمایند۔ او معروض داشت کہ من از حضرت این

کدو نمی خواہم بلکہ ثمرۂ زندگانی کہ مراد از فرزند ست آرزو دارم آنحضرت [illegible]

کہ او سبحانہ علی کل شیٔ قدیر است آرزوئی تو نیز از لطف و فضل [illegible]

حاصل خواہد کرد بامر اللہ تعالیٰ و تقدس اُمیدوار باش بعد چندی پسر [illegible]

بخانۂ او تولد شد و امیدش برآمد۔

منقول ست کہ بھکو بنجارہ ساکن موضع [illegible]

[illegible] مال فراواں داشت و وارث مالش [illegible]

نداشت۔ پیش آنحضرت میگفت کہ این مال [illegible]

ندارم این ہمہ مال و اسباب من [illegible]

فرمودند کہ از فضلِ الٰہی امیدوار باش و نومید مشو کہ آخر امور است صرف
فرزندانِ تو خواہد بود از توجہ آنحضرت اور اسہم اولادے بوجود آمد بظہور
ازیں خوارق اعتقاد و رسوخ خلائق روز بروز متزاید میشد۔

منقول است کہ میر صدر الدینخان کہ دراں روزہا حاکم پرگنہ
شیرکوٹ بود او نیز فرزندی نداشت اہلیہ او چوں ایں خوارق شنید بصد
جان مشتاق حصولِ قدمبوس شریف شدہ پیام قدم رنجگی داد ازانجا
کہ آنحضرت را از صحبتِ مردم خصوص اہل دول تنفر تمام بود اقبال نکرد
آں ناقص العقل قباحت نافہم باغوای ہوائی شیطانی بہانہ قدم رنجگی سوائے
ازیں ندانست کہ بکارکنانِ کچہری خود تقید نمود کہ ملک ایشاں را قرق
سازند تا بواسطہ چٹھی واگذاشت و عدم مزاحمت اتفاقِ تشریف آوری
خواہد افتاد کارپردازان باتباعِ حکم او ملک بضبط آوردند آنحضرت
چون ازیں تعلقاتِ صوری آزردہ بود و ہمیشہ عقال علایق گسستہ خود
را ازیں کار دست بردار میداشتند اصلاً خیال معافی بخیال نیاوردہ از
کسی اظہار ایں معنی نہ نمودند ہرگاہ این خبر بشوہرش کہ سابق ذکرش رفتہ
دریافت گردید از غصہ در خود پیچید و آن زن کم زن را خشم نمود کہ

خطا کردی کہ دل ہیچو خدا پرستے را بیازردی فرق ملک آنچنین کسان از
عطای ملک ہفت اقلیم بگوشۂ از وی التفات شان متعلق ست چہ جای
داشت اگر از وی حصول قدمبوس شریف در خاطرت پرتو انداختہ بود
بایستے کہ خود قدم از سر ساختہ بملازمت سراپا برکت می شتافتی و مستفیض
دولتِ عظمی میشدی و تمنای خود معروض میداشتے ایں چہ حرکتے بود نا ملایم
و ایں چہ لغوی بود کہ بجا کردی اکنوں حصول ملاقات آنحضرت واجب گردید
کہ عذر تقصیراتِ گذشتہ باید نمود خود بخدمت رسیدہ فیضیاب خواہد شد
آنحضرت باستماع خبر آمد آمد او ازانجا برخاستہ دہی ویرانہ قریب جوار
کہ سلابہ نام داشت بنابر اخفای خود کہ باز رجوع مردم طالب دنیا
تخفیف یابند در دیہہ مذکور کہ دراں روزہا ویرانہ بود ممکن داشتہ در شبہای
بخوف گندہائے گلی کہ در خانہائے ویران آن دیہہ بود سکونت میداشتند
و بعد از چندی ازانجا نیز برخاستہ در موضع دیگر کہ دراں جوار بر روئے
آب واقعہ بود و صحرای وسیع در حوالی خود داشت استقامت ورزیدہ
بسیر مشغول بودہ بہ تزکیۂ نفس و تصفیۂ روح می پرداختند و بعدہ اسباب
خود کاشت بو ایلور راجہ از زرگاوان چہ از قلبہ وغیرہ ہمہ اراضی بند دیہات

بقدم آنجا گذاشته بامروہہ تشریف آوردند وبطریقۂ خود بسر می بردند

منقول ۲۷ ست که آنحضرت در ابتدای حال اشتغال حقه میداشتند

روزی بخانهٔ همشیرهٔ خود تشریف ارزانی فرموده بدختر همشیره گفتند که
حقه تیار نموده بیارند از زبان همشیره آں حضرت برآمد که در فقر و ترک
هم همان حکومت باقی ست پس چرا دودمان آبای کرام خود برباد دادند
که دراں حال آں حکومت وفرمایش سزاوار بود آنحضرت بمجرد استماع
ایں کلمات نصائح سمات با خود عهد بستند و بر خود جزم نمودند که هرگز
بکسی کاری نفرمایند ومجوز خدمت از کسی نشوند مگر مریدان وخادمان آن
عتبه طیبه برای حصول سعادتِ خود بخدمت گذاریها ذخیره برکات می اندوختند
وبارها آنحضرت میفرمودند که همشیره ما مانند وگذاشتن شغل حقه بعد چندی
اتفاق افتاده آن چنانست۔

منقول ۲۸ ست که شبے آنحضرت بروایت آن سرور عالم صلی اللہ
علیه وآله وسلم مشرف شدند آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم فرمودند که
عبدالهادی حقه را ترک کن۔ آنحضرت درهمان وقت امتثال امر آنحضرت
رسالت پناه صلی اللہ علیه وآله وسلم را امتثال سعادت وفرمان هدایت دانستند

آن شغل را موقوف فرمودند و [illegible]

نشد۔

منقول ۲۹ ست کہ روزے آنحضرت موافق [illegible]

خود در احوال حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ ایشان [illegible]

مرشد خود کسب معارف مینمودند و رایت طلبی مبدل بحا [illegible]

یکبار خرقہ ایشان بر طنابی آویختہ بود یکے از برادران طریقت خود

گفتند کہ ایں را فرود آوردہ من بدہند شیخ شنید و گفت یا ابراہیم

ہنوز طناب حکومت سلطنت از پردہ دل نگسستہ است اینقدر را [illegible]

در کار خود نباید فرمود الحق ایں سجیہ رضیہ و شعار پسندیدہ آنحضرت [illegible]

کہ ہر گز بکسے کاری نمیفرمودند و خدمت نمی خواستند لیکن ہر گاہ [illegible]

منظور و ملحوظ آنجناب میشد پیش ازانکہ خود متوجہ آن شوند [illegible]

پرتو می انداخت تا بتقدیم آن ہمت [illegible]

برمی داشتند۔

منقول ست کہ [illegible]

شیخ ظہور اللہ [illegible]

جابر وا حفاد از اولاد امجاد آنحضرت بسیار اند آن وحدت اول آخر بکثرت
ظهور کرد پس ازان در اندک عرصه زوجه آنحضرت وفات یافت همگی خطرات
که مانع وقت بود مندفع گردید و تجرید خالص رونمود کمال وارسته و آزاد
گشته و دختران و فرزند رشید را به پناه و حفاظتِ ایزدی که حافظ مطلق
و پرورنده برحق بر واحد از مخلوقاتِ خود اوست تفویض نمودند و بے
قید بار علایق به پرستش موجد خلائق که روز اول شائق بودند پرداختند
بعدازان زبانی بعضے کسان از سکنه امروهه مثل شیخ نظام و محمد روشن
که برادران هم نسب آنحضرت بودند وصف فضائے و تعریف صحرائے
نواح موضع حادق پور عمله پرگنه سرسی که بر کنار آب سوت واقعه است
و بطبع اهلِ تجرید موافق اصغا نموده بسیر آنجا تاختند دران بیابان
موحش که مسکن سباع و وحوش بود بر کنار آب سوت تلی بلند که از آبادی
قدیم نشانی ست پسند فرموده سیرگاه گاه بیگاه خود قرار داده آنجا متصل
دریا غاری بمقدار آرام گاه خود که در قیام و تنگی ننماید حفره کرده شب و روز
به اوراد و وظائف و اذکار و اشغال مشغول مے گشتند۔ مگر بنابر رفع
حاجات که آن تجدید وضو و طهارت ست بیرون آمده باز د آنجا بخلوت

ظہور تمام وارد ظاہر شدہ انچہ در حضور نشستہ بودند فرمودند کہ ظہور اللہ جامہائے پوشیدنی کہ در بر داری دو تا میداری ہا یکتا عرض کردند کہ بفضل الٰہی و توجہ جناب حضرت ہر یکے از پارچہ ہائے ضروری دوگانہ ہستند بعد اصغای ایمعنی فرمودند کہ ہر آئینہ شکر ایں مقدمہ ہر اہل ہوش و عقل لازم ست بشکرانہ این نعمای منعم حقیقے یکے یکے ازیں افراد جداگانہ با فغانی کہ در خدمت شریف می ماند اشارہ فرمودند بایں شخص کہ محض برہنہ ست باید داد۔ آن خلف الصدق بموجب متابعت امر نافذ بعمل آوردہ بکشادہ پیشانی باو عطا فرمودند و رخصت شدند و ایں ازاں بود کہ بار دیگر باغوای کسے گرد طمع نگردند۔

منقول ست کہ چوں آنحضرت جامہائے فرزند بان افغان دہانیدند بعد ازاں رقعہ نامبردہ روپیہ بنام مقدم لچھی رام کہ نزد در ملک ذمہ او بود با فغان مذکور نوشتہ دادند کہ پانزدہ روپیہ خواہد داد و باو گفتند کہ اگر مبلغے بموجب نوشتہ تو خواہد داد بہتر والا کار کشائی حقیقے ہر آئینہ کار ترا کشایش خواہد داد ولیکن درحق او عدول حکمی موجب ضلالت ست وثمرہ نیک ندہد اتفاقاً افغان مذکور نزد مقدم مسطور

رسیده نوشته حضور وا نمود از انجا که تا بعض ازواج معود بخفیف مربوط
قرین بود این معنی را سہل فہمید ناگاه ارزبان او ہمین بر آمده که شاه
صاحب بے صرفه سفارشی بہر کدام که میخواہند نوشته میدہند و اینجا برائے
اتباع امرزری خطیر باید غرض بدفع الوقت پرداخت قضارا در عرصه قلیل
حاکم آنجا بروی آشفت وسی ہزار روپیه بطریق مصادره گرفت ہیچ طاقت
و توانی بدو بگذاشت **بیت**

خلاف رای اہل الله جستن		بود از عافیتہا دست شستن	

خلاف رائی و عدول حکمی خدا پرستان که صلاح و فساد مستقبل و حال
در پیش چشم باطن شان بسان چشم باطن بین پر تو وضوح دارد نتیجه
غیر ذلت و خرابی ندارد معتقدان صمیمے را باید که در اوامر و نواحی شان
عقل خود را درسود و زیان آن راه نداده بتقدیم انقیاد بر جادۂ اتباع
مستقیم باید بود والا نتیجه نیک نه بیند۔
منقولست که ہرگاه خلف رشید آنحضرت شیخ ظہور الله بعد
بلاغت رسیدند میر سید فیروز علی ولد سید شجاعت علی که از سادات
عظام امروہه و جاگیردار عمده بودند شیخ موصوف را نزد خود طلب داشته

از شفقت تمام عہدۂ تحصیل وتحویل موضع بھٹلہ تعلقہ جاگیر خود را
کہ در جوار موضع براہی ست تفویض نمودند ایشاں بواسطہ محبت
پسری کہ در خدمت پدر میباشد قرب مسافت را وسیلہ استدام
حصول قدمبوس متصور نمودہ اکثری در خدمت حاضر مے شدند
آنحضرت کثرت ملاقات را بسبب آویختگی خاطر با ایشاں موجب
تخلل اوقات خود پنداشتہ از آمدن امتناع میفرمودند ایشاں
بافراط اشتیاق وفراوانی محبت بر آں قایم نبودہ دیر دیر استفادۂ
حصول دولت دیدار میکردند چوں مرضی تقدس بالکل بایں معنی مائل
نبود لبسید عفر اللہ گفتہ فرستادند کہ ایشاں را تحصیل ایں موضع موقوف
داشتہ موضعے دیگر کہ ازینجا دورتر باشد ومسافت بعیدتر وارد
تفویض نمایند زیرا کہ قرب ما بایشان مضرتے دارد ودر حق شما
نیز نافع نخواہد بود سید موصوف از انجا موقوف داشتہ بموضعے دیگر
از انجا دورتر کہ بملازمت نتوانند رسید فرستادند از اں باز ایں
رشتۂ آمد رفت گسستہ شد وایں معنی در تعویق افتاد پس یکسوئی
تمام دست داد۔

منقول ست که هرگاه دختر شریفه آنحضرت [illegible]

نسائیت رسیده مردمان مردمان اقربا خواستند که کتخدائی [illegible]

آنحضرت تارک دنیا اند لوازمه ضروریه شادی از کجا شود تا [illegible]

دیگران این ماجرا بخدمت حضرت شاه عضد الدین قدس سره اظهار

نمودند فرمودند که هرگاه عبد الهادی نزد ما خواهند آمد البته تدبیرے

با ایشان گفته خواهد شد وقتیکه آنحضرت رسیدند فرمودند که رقعه از

طرف خود بنواب بدر الاسلام خان که یکے از خادمان ست نوشته

میدهیم شما نزد او برید البته دو صد روپیه خواهد داد تا اسباب کار خیر

بسهولت دست دهد هیچ جواب ندادند زیرا که در دل ایشان سوال از

اهل دول ناگوار آمد- از انجا رخصت شده باز در جنگل حادق پور رفته

بدستور با ورد و عبادت معهوده خود مشتغل نمودند گاه بگاه از وی

آب سوت که در انجا جاریست صدفها بر آورده گرفتند هر روز دو دهای

بر آوردی بعد چند روز که شمار کردند تعداد جمیع اصداف بشمار دو صد

رسیده بامر الٰهی همان روز مقدم توضیح [illegible] دو صد روپیه از محصول ملک

که بذمه او فراهم شده بود خود بخود آورده در خدمت گذرانید [illegible]

ہمان مبلغ برای صرف شادی کار خیر بمردم اقربائی خود فرستادند و بانصرام اسباب کار خیر حکم فرمودند دراں روپیہ ہا از شادی برسم ضروری فراغت دست داد۔

منقول ست [۳۶] یکے از تاثیراتِ اعمالِ مجربہ آنحضرت این است

کہ شیخ مجاہد نامی از طرف نواب آصف جاہ نظام الملک بہادر بحکومت و نظامت مرادآباد وغیرہ پرگنات جاگیر بصوبت تعہد مامور بودند سالے از اتفاقات شیخ مذکور را از جمع مشخصہ تقررہ محالات خسارہ ونقصان ملحوظ گشت وازیں رہگذر تشتت وپریشانی کمال در خاطرش گذر کرد بحضور حضرت شاہ عضد الدین قدس سرہٗ رسیدہ عرض نمودند کہ امسال بہ سبب امساکِ باران کمی وشکست در پرگنات روداده امیدوار است کہ دریں دعائے فرمایند وتوجہے برگمارند کہ قصور این فتور بجانب من عاید نہ گردد آنحضرت فرمودند کہ برائے حلِ ایں عقدہ لبشاہ عبدالہادی پناہی باید برد واستمداد از ہمت ایشان باید طلبید کہ دعا را وشان تاثیرے تمام دارد۔ وقتے کہ حضرت ایشان بحضور حضرت شاہ عضد الدین قدس سرہٗ مشرف شدند آنحضرت فرمودند کہ مجاہد ارادہ رسیدن خدمت شما

دارد ایشاں عرض نمودند کہ حضرت مرا ظاہر میکنند فرمودند کہ عالی کہ بنا بر حصول مطالب خود التجا بسوی شما می آرند آیا بگفتۂ من است حضرت ایشانرا معلوم شد کہ ازیں کنایہ معناً سفارش شیخ منظور حضور است انتظار رسیدن شیخ نکشیدہ خود بمکان شیخ مجاہد تشریف بردند چوں چہل ہزار روپیہ کہ شیخ راخسارہ بود آنحضرت چندی اورا بخواندن ایشاں ارشاد فرمودند و گفتند کہ چہل ہزار مرتبہ باید خواند از فضل الٰہی ترددی کہ لاحق حال شما ست مندفع خواہد شد چوں شروع بخواندنش کردند از اتفاقات نواب آصف جاہ بشیخ منظور نوشتند کہ امسال مدار معاملہ بر تشخیص ست ہر قدر کہ زر بمعرض وصول رسیدہ باشد آنرا بجا سبان سرکار فہمانیدہ دہند غرض کہ بوقوع ایں معنی دغدغہ کہ بخاطر شیخ بود مرتفع گردید وازان ترددات لاحقہ بیمن دعوات آنحضرت نجات یافتند۔

منقول ست کہ در ابتدای حال آنحضرت مشقت ریاضت بر خود آسان تر از راحت دانستہ بکمال مشقت و مجاہدہ لبسر مے بردند و در روز و شب غذای آنحضرت آں بود کہ بر سر قدر از حبوب حمص و شعیر و حنطہ وغیرہ کہ سورہ اخلاص می خواندند ازہماں قرص گرفتہ تخجہ تناول می فرمودند

چندی بریں کار قیام داشتند بعد ازان بخیال مبارک خطور کرد کہ شبانی سنت انبیا علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام رعایت آں ہم مرعی باید داشت بمردمان گفتند کہ عہدہ شبانی بزہائے شما بزمہ خود قبول میسازیم شرط آنست کہ از شیر مقررہ آنہا ہر قدر کہ افزوں گردد ازاں قدرے بمن بدہید ہمہ ہا پذیرفتند آنحضرت عیسی مرتبت موسی منزلت مدتے دراں وادی کہ تیہ بنی اسرائیل تواں گفت بایں اشغال پیغمبراں اشتغال داشتند وباں من وسلوی کہ عبارت ازان بقیات شیر ست گذر میکردند عاقبت الامر ازیں کا نیز دست بردار شدند کہ شیر بیشہ قناعت را از قید شیر چہ حاجت مگر شبانان آں وادی کہ دانہ ہائی بریاں وغیرہ میدادند برآں قناعت بود وازان بازار اکل لا بدی وسد رمق ضروری ہم باز داشتند کہ از دست مردم دیگران نباید خورد وسیزدہ روز بریں حال گذشتہ بود کہ از قسم ماکولات دانہ ورمقی بدہن مبارک نرسیدہ دریں اثنا روزی آنحضرت بمزرعہ گذشتند دیدند کہ بسبب بے آبی وعدم بارش باران رحمت سبزہ زراعت نہایت پژمردہ شدہ بود بزبان حال فریاد العطش میکند اندیشی بخاطر مبارک راہ یافت پس ازان بمردمان ارشاد فرمودند کہ ایں چند کلمات ہندی را البرود

و زمزمہ لبسرایند و آں اینست کبت

ہم مگنا ہیں سائیں تیرے کس کن مانگن جاویں گے

برسے مینہ اب اوبچے آنا تیری سوئی ہم کھاویں گے

نس جی ہو کر کریں تری بندگی جوان باتیں پاویں گے

آج مانگن کا داؤ ہمارا بھرکبالیکر کھاویں گے

ہادی اللہ کی یاد میں یوں کر سمرسمر گن گاویں گے

چوں لبسرایند ہما نوقت بفضل الٰہی بتاثیر ایں فرمودۂ حضرت باراں رحمت نزول نمود و آں مزرومہ خشک زبان سیراب گشت بعد ازاں آنحضرت را آں خیال از دل بدر شد و دانستند کہ اللہ تعالیٰ کہ رزاق شان اوست پرورش عامہ خلائق منظور ست از ہماں روز توجہ بجانب اگل مبذول شد۔

منقول ست ۳۸ کہ یکبار دیگر آنحضرت را اتفاق ثنائی [illegible] افتادہ است و آنچناں ست کہ یکمرتبہ آنحضرت در صحرا سنگ [illegible] کہ حاملہ بود و از قافلہ بنجارہ باز ماندہ دیدند بنابر [illegible] از خوانش آنجا برداشتہ بمکان استطاعت خود آوردند و [illegible]

آنحضرت حکومت دہات جاگیر سادات امروہہ بعہدہ خود میداشتند
وچند غزال شیر خوارہ پرورش نمودہ بودند وبرای شیر دادن آنہا بز ہا
خریدہ آنحضرت رابخاطر رسید کہ باآبادانی ومعمورہ باید رفت پیش فرزند
عزیز خود در موضع بھٹالہ تشریف بردند وآں سگ مادہ ہمراہ بود بایشان
گفتند کہ یک گونہ طبیعت من ناساز ہست غذائی کہ طبیعت مستدعی آن بود
بآں امر شد ہر قدر کہ برائی آنحضرت می پختند یکدو لقمہ ازاں تناول فرمودے
مابقی نصیب آن سگ مادہ می نمودند۔ روزے بخلف نامدار خود فرمودند کہ
ماذمہ چرانیدن بزہای شما بر خود اختیار میکنیم لیکن بایں شرط کہ انچہ شیر از
بچہ ہای بر دغزال باقی ماند بما بدہند ایشان انقیاد امر شریف را عبادت
دانستند واین ہمہ نکرد و بہ پرورش سگ مادہ وبچہ ہاش بود آنحضرت
آں گوسپنداں را در جنگل حادق اور بچرامی بردند وخود بر حسب عادت
عبادت مشغول می بودند از حکمت الٰہی آں قدر شیر افزوں دران بزہا
پدید آمد کہ بچگاں آنہا وغزال وماده سگ معہ بچگان او کہ دہ بچہ زادہ بود
اکتفا میکرد وسیر می شدند بلکہ باقی میماند وبکار مردمان می آمد چون
سگ مادہ وبچہ ہایش پرورش یافتند باز آن شغل شبانی را بگذاشتند

منقول است که روزی آنحضرت بمکان فیض نشان حضرت شاه عضد الدین قدس سره حاضر شدند آنوقت حضرت باندرون در تشریف می داشتند و کتابی برفرش نهاده بود و بروی دواتے آنحضرت بی تامل بچوبیکه در دست داشتند آن دولت را بشکستند درین اثنا حضرت مرشد برحق از اندرون آمده رونق افزای آن مکان شدند دیدند که دوات درست شکسته افتاده است فرمودند که بابا عبد الهادی دوات ما را شما شکسته آید بزبان حضرت ایشان گذشت که حضرت عقربی قریب ازین دوات نشسته بود بر وچوب زدم مردان آن کژدم و شکستن این دوات بیک ضربه واقع شده از قضای الهی فی الحال عقربی مرده بزیر آن دوات شکسته پیدا شد هرگاه که حضرت ملاحظه فرمودند بمصداق قول ایشان گواهی یافتند و این نیرنگی از خوارق آنحضرت بود۔

منقول است که مدتے آن عزیز زمین را بقدوم فیض لزوم خود روکش بهشت برین میداشتند۔ و تا حینی که قدوة زمان الفقیر حضرت شاه عضد الدین قدس سره در قید حیات بودند در اطراف و نواحے جوانبی سیاحت داشته بطریق طی الارض باستفاضه صحبت ایشان مستفید میگشتند در

روزانہ کہ حاضر میشدند بسبب ہجوم مردمان چون لتعرض حالات معاملات
خویش فرصتے نمی یافتند بعرض رسانیدند کہ آیندہ بندہ در روز بحضور
نخواہد رسید جماعتے کہ گرد حضرت میباشد نوبت گذارش مدعا رما فی
الضمیر نمیرسد آنحضرت فرمودند کہ کسے متعرض ومزاحم شما نخواہد شد
البتہ در آمدن ہر روزہ تقاعد مداخلے نباشد تا آنکہ روزی آنحضرت
بوقت نصف النہار بخدمت رسیدند مردمان کہ انتظار مقدم آنحضرت
می بردند بشرف ملاقات مستفید گشتند و ہیچ قیل وقال مطلب حال
بخدمت حضرت شاہ عضد الدین قدس سرہٗ اتفاق بیفتاد آنمرتبہ کہ
عرض کردند کہ در روز رسیدن من بی سود ست و ہیچ منفعت ندارد کہ مرا دل
تکلیفے میدہند بزبان مبارک گذشت کہ ہرگاہ آفتاب برمی آید پرتو
اش بتمام عالم می افتد و چشم ہر یک روشن میسازد تمام عالم از حسن شہرہ
برمیگردد از مہر وجودش ہمہ ظلمت نشینان ناکامی برفرار انوار مقصود
فائز می شوند و من ہرگز در باب شما کسی نگفتہ ام این رجوع خلائق والحاح
ایشان محض از عطیات الٰہی باید دانست۔ من بعد آنحضرت چنان مقرر
نمودند کہ وقت شب کہ خلوت خاطر خواہ میسر می شد و بجمعی تمام گفت وشنود

واقفِ رموز این طائفہ و سالکِ این راہ بود آندم خباثت باطن اقتضای
آن کرد کہ بیک کاسہ آب متواضع شدن نتوانست و علاوہ آن بدرشتی و
خشونت تمام کلمات سنگ کہ لائق آنجناب و در خود آداب نباشد برزبان
آورد کہ دور شو این وقت چرا بر مکان شیران گذاری نمودہ آنحضرت ملرات
عجز و الحاح پیش آوردند و فرمودند کہ کلمات درشت شایانِ فقرا نیست ہرگز
بخیالش بگذشت آخر چون ردو منع او از حد گذشت آنحضرت چہرہ برافروخت
درغضب بزبانِ مبارک راندند کہ شیر نیستی بلکہ گربہ و قصابی و خود متوجہ بشہر
شدند اتفاقاً صبحے در روز دیگر خانہ آن درویش تنگ ظرف چیزے بدزدی
رفت گمانش بر یکے از مریدان او کہ از قوم ہیواتی بود بدرجۂ یقین پیوست
وبدو گفت کہ فلان چیز را تو دزدیدہ آن شخص گفت کہ مرا چہ زہرہ آنکہ از
مکانِ مرشد و پیر خود سرقہ نمایم و خدا دستم برباد اگر از راہ دزدی دست
بہ چیز پیر نہم فقیر را جنون بہم رسید و دود سفاہت و ظلم در دماغش پیچید
گفت کہ من ترا بجان خواہم کشت آن بیچارہ اجل گرفتہ دست بستہ روبری
آن سفاک حاضر گشت کہ جانِ من تصدق پیر است اگر درکار باشد۔ آن قصاب
طینت و مار مردم گزای بی سابقہ جرم و گناہ بی حزم و تامل ادراکار دی

ذبح ساختہ بعد ازاں جنبشش بگشاد بہمدراں ساعت از خوف ورعب
آن متوفی وہراس حاکم شہر رو بگریز نہادہ دیہا منی متواری گردید بعد
از انقضای مدت دراز باز آمد حالت او دیگر گون گشت واز حالت اصلی
نشانی نماند ہمہ مسلوب گشتہ در ابتدای حال اینچنیں کرامات وسیف
زبانی وبرانی شمشیر نشانی از آنحضرت بوضوح می پیوست لیکن از ہمان وقت
بوقوع ایں واقعہ بجناب مجیب الدعوات بالحاج تمام بزبان نیاز درخواستند
کہ سخنی کہ بزبان من بہمی آید بی آنکہ ارادہ قلب شریک آن باشد خاصہ
بدعای بد چون تیر ناوک راست بہدف اجابت می نشیند الٰہی ایں
اجابت بسالی راز من بردار کہ بہ بندگان تو مضرتے میرسد وہم دعا کردند
کہ الٰہ العالمین در مہمے کہ صعب تر باشد دعا ہمن درسہ روز در آں باب
پذیرا سازی ودیگر ہر مطلبی کہ مسالت بکار رود در مدت سہ روز بعرصہ ظہور
آری کہ دریں صورت اظہار عجز وعبودیت ست۔

منقول ست[۴۲] کہ در ابتدائے احوال آنحضرت روزے بخانہ

ہمشیرۂ خود تشریف آوردند ہمشیرۂ آنحضرت پرسیدند کہ جای جگر خراشیدہ
فرزند عزیز خود مذکور خاطر ست فرمودند کہ نجانہ ہیچ نقدی وجای اخوان

داین اشارت بسوی همشیره عزیزه خود نمودند و همشیره نیز برحسب اشارت
پر بشارت آنحضرت پذیرا ساخته بدل میداشتند هرگاه که وقت آن
رسید که این تقریب مشغول لعمل آید به تهیه امیغنی مستعد گشتند مردمان عشائر
وقبائل قرار بران دادند که حضرت ایشان را نیز از صحرای براهی وحاد قبول
باید آورد و شریک مجلس طوی باید ساخت محمد قایم که این عم وهم داماد
آنحضرت بودند زیاده براین کار اصرار میداشتند و مجوز بودند که مزور آنحضرت
را تکلیف قدم رنجگی و شمول محفل این عقد باید داد جمعے را از اعیان انجمن
بحضور شاه عضدالدین قدس سره بردند که بخدمت ایشان عرض ساخته
خط ایشان را وسیله و ذریعه آوردن آنجناب سازند چوں عرض کردند
حضرت فرمودند که محمد قایم مشیر این تدبیر ومحرک این سلسله شده باشند
خطی که نوشته میدهیم ایشان خود به برند ولیکن شاه عبدالهادی نخواهند
آمد و هرگز باین تقریب با باینجانب نخواهند گذاشت وهم آنجناب را از جانب
محمد قایم مذکور از بد اطواری وخلاف طبعی ها یک گونه بخاطر آنحضرت
آزردگی و رنجشی بود هرگاه که محمد قایم با نوازشنامه حضرت شاه عضدالدین
در براهی بمکان کرامت نشان رسیدند انتظار آنحضرت کشیدند وقت بشب

آنحضرت از صحرا تشریف آوردند محمد قایم شرط آداب و نیاز تقدیم
رسانیده آن وثیقهٔ سعادت را گذرانیدند آنحضرت از دست ایشان
گرفته بلب ادب بوسیده و بر چشم و سر گذاشته بی آنکه مطالعه فرمایند
در جیب نهادند و فرمودند که این رقیمهٔ کریمه بمبالغه و اعزاز شما نوشته باشند
و خواستند که محمد قایم خوابگاه بمکان دیگر سازند لیکن آن باقباحت
فهم اشارات حضرت را فهمیده ناکام همان مقام که آنحضرت استراحت
می فرمودند شریک شب باشی شدند و ایشان را از مدتی ارادهٔ زیارت
حرمین شریفین بطحا و یثرب زادهما الله شرفاً بدل مصمم و جزم بود و پیوسته
از جناب محبوب الله عواطف همین مسألت میداشتند لیکن بی اسبابی مانع وقت
و بی استطاعتی نمی گذاشت که قدم در راه حصول این سعادت گذارند آن
شب که اتفاق بسبب ایشان بهم شبستانی آنجناب افتاده در خواب آن
سعادت میسر آمد در واقعه دیدند که قافلها جهاز سفر حرم بسته و ایشان هم کمر
این سفر بسته اند لیکن ایشان را درمیان [illegible] نمی گذارند چون ایشان نام
مبارک آنحضرت بر زبان آورده گفتند که من از منتسبان حضرت [illegible]
شاه عبد الهادی قدس سره [illegible]

شدند و ایشان نیز باآں قافلہ بحرم محترم رسیدند و سعادتِ زیارت باداے
تمامی مناسک دریافتند و تا باستیلام حجر الاسود رسیدند پرسیدند کہ
این چیست شخصے دستی بالای سرِ زد و گفت نمیدانی کہ این حجر الاسود ست
در ہماں حال از صدمۂ ضربِ دست آن دست زن بیدار شدند دیدند
کہ آنحضرت بر بسترِ مبارک خود نیستند دراں وقت خوفے و ہراسے بطبع
شان راہ یافت و تجلی انوار آنقدر متجلی شد کہ ذہولتی و غفلتے تمام بر ایشان
طاری گشت بعد ازان کہ بافاقت انجامید آنحضرت را بالای بستر
یافتند صبح ظہور این حالاتِ غریبہ بحضور عرض ساختند بر زبانِ الہام ترجمان
گذشت کہ اگر من بعد این ماجرا بکسے درمیان نہی ہمہ عمر در پریشانی و وحشت
خواہی گذاشت و در جواب آن خطر و انگی خود این قدر ارشاد شد کہ
ازینجانب بشیخ دوست محمد کہ از اعزہ محلہ اند باید گفت کہ در غیبت صاحب خانہ
مردمانِ محلہ شریک ہیچو کار میشوند و بانصرام ہیچو کار میشوند و بانصرام میرسانند
و شما خود بیجائی من ہستند بد بروئی خود این عمل خیر را انصرام دہند و مجذرہ
مدعا را بکرسی نشانند این پیغام زبانی محمد قایم دادہ ہماں لحظہ بصحرا تشریف
بردند وقتے کہ محمد قایم معاودت نمودہ بحضور حضرت شاہ عضد الدین قدس سرہٗ

سرفراز می فرمودند اند کے بہ تعلیم آں طفل کہ فقیر جمن نام گذاشتہ بود از کلمۂ
طیبہ و ادعیۂ مناسب حال او نیز می پرداختند و باین وضع تفقد و نوازش
بر احوال او مبذول میکردند تا آنکہ آں فقیر ملنگ ازیں جہاں بے ثبات
و رنگ در گذشت و جمن تنہا ماند از انجاکہ کارگذاران قضا و قدر از روز ازل
سرمایۂ سعادت بطینت او مجمر ساختہ بودند ہمتش مقتضے آن شد کہ خدمت
سراپا افادت آنحضرت را بر خود لازم گیرد چنانچہ قاید توفیق و بدرقہ سعادت
او را بحضور لامع النور رسانید ترتیب باطن با پرورش ظاہر در بارہ او
متصرف شد تا آنکہ رفتہ رفتہ بحسن صفا انجامید و تصفیۂ قلب و تزکیۂ باطنش
تا بانجا رسید کہ مشرف بخطرات شدن گرفت و برازہای مستور رسیدن دست داد
اتفاقاً ہم دراں ایام فوج ولایت متوجہ ہندوستان بود و دغدغۂ تمام
و ہراس کلی دریں ممالک راہ یافتہ و ہر کسے از اہل ننگ و ناموس خائف
و ہراسان بودند جمعے از سکنۂ امروہہ بحضور حضرت شاہ عضدالدین قدس سرہٗ
معروض داشتند۔ کہ ہمت عالی نہمت براں باید گماشت کہ اللہ تعالیٰ
این فوج قاہرہ را از عزیمت ہندوستان باز دارد کہ ازیں بلیہ محفوظ
و مامون بودہ در خانہای خود افتادہ باشیم آنحضرت دعاء دفع اینہا

فرمودند کہ خاموش از ہمانوقت چناں ساکت و صامت گشت کہ اصلا
لب را بنطق آشنا نہ ساخت مردماں بنابر امتحان در طعام او نمک
می افزودند و دیگر حکایت کہ موجب جواب و سخن او باشد بمیان
می آوردند دہنش کہ بمسمار ممانعت آنحضرت مقفل شدہ بود بکلید
تدبیرات مفتوح نگشت و بعد چہار سال ہماں ازیں جہاں درگذشت
و حرفی کہ باخراج علی محمد خان از زبانش برآمدہ بود بعد چند بادشاہ
فردوس آرامگاہ محمد شاہ در سال یکہزار و پنجاہ و نہ ہجری از دار الخلافت
یورش کردہ آں افغان را ازیں گدہ اسیر کردہ بردند و چند سال دخل
آنہا ازیں دیار برطرف گردید وقوع ایں حالت از فیض صحبت
آنجناب محصل بود۔

منقول است ۔ کہ اللہ تعالیٰ بعضے را ازیں طائفہ عالیہ فقرا
سالت الاحوال ساختہ و قوت جذب کیفیت اکثری از کسنا خان
باینہا عنایت فرمودہ و ایں معنی بسیار در احوال کرامت اشتمال
حضرت غوث الاعظم محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منقول ست و اولاد
آنحضرت شاہ عبد الہادی قدس سرہٗ را نیز باین قوت و قدرت موصوف

شریف بردند و فرمودند که چیزی از طعام بناشته آورند و شاه
نظام الدین را هم بطلبند شاه عنایت بموجب ارشاد شاه نظام الدین را
طلبید و ما حضری که بود حاضر ساخت آنحضرت نظر بریں که تعدی از جانب
اوشان بود در مشارکت تاکل هر قدر قوتی که بقوت باطن شان بود
بدستِ تصرف از مایده خاطرش ربودند و بی چاشنی هاے مزه گذاشتند
پس بی نمکیهای تمام مجالش راه یافت چندانکه بفقدان اینحالت دیگر روز
و شب دست و پا زده بمهمان خانه عدم شتافت و مشاهده این حال باعث
عبرت بسیار کس از خادمان گردید۔ **بیت**

دست بردن مال بیدستان خطاست وست هم در کارها دستِ خداست

بعد ازان مجدداً توجه بحال شاه عنایت مبذول شد و نقش مرادش
بخوب وجه از سابق درست نشست۔ و نظام حال او باعانت و عنایت
آنحضرت بحسن انتظام منتظم گردید۔ **منقول است**

منقول است که همسایگی شاه عنایت دیوانی از اعزه مرادآباد
و مکانی داشت و بخدمت بعضے مصارف شاه عنایت مستعدمی بود و همواره
برای رفع افغانان و عروج و ترقی دودمان آقای خویش مسالت می نمود

آخر عنایت شاه را بتحریص و ترغیب آن دیوان بیدول [illegible]

برین کار نشست و بحضور آنحضرت عرض نمود که توجه باخراج این طائفه باید

گماشت آنحضرت فرمودند که در دفع اینها و تسلط دیگران عالمی زیر و بالا

خواهد شد و بسیار فتنه و فساد باین ملک راه خواهد یافت و باحوال خلق [illegible]

پریشانی و تباهی رو خواهد نهاد و لیکن از آنجا که شاه عنایت درینکار جدی

تمام داشت ارشاد حضرت را بگوش قبول مستمع نشد و اعمالی که از آنحضرت

باو رسیده بود خود بکار آورد چنانچه در سنه یکهزار و یکصد و شصت و شش

هجری دکنیان بی دولت بهمراهی نواب صفدر جنگ برای قلع و قمع افاغنه

درین ضلع رسیدند و افواج ایشان چون مور و ملخ این ملک را فرا گرفتند

تمامی افغانان بتنگ آمده از جیب این ملک بدر آمده دامن کوه گرفتند

و چندی تفرقه بحال آنها راه یافت و کسانیکه درین دیار مانده بودند بر آنها

هم شکست و حوادث و بی آرامی ها استیلا یافته از باعث نگرانی و پریشانی [illegible]

اکثرے از جماعه متوسلان فراهم آمده رجوع بحضور آنحضرت آوردند آنحضرت

چند الفاظ هندی بطریق مناجات [illegible] بنا بر [illegible]

بمردمان فرمودند که این را بر مزه بسرایند [illegible]

وآں اینست راگ ہندی۔

نردہن کون مت لوٹو دہنی + کیند اساتہر اساک اور تکڑا کایا ہماری

دہول نسنی + بک ماریں پنکہہ کیا لیکر ولی مالس نہیں باده پالس بنی +

رہوں ادھار بنی جی کلمہ نسدن مالا مجھی چینی + توسکتا میں آدہیں بچارا اب

کیجوکر پاپنی + بنی سنیو هادی مسکین کی میں منگتا توشاہ غنی +

چوں لمعہ حفاظت زمزمہ سرائید ند ہمہ محفوظ و مصئون ماندند وآنحضرت

توجہ باطنی بریں گماشتند کہ ایں قوم ہم باز بدستور دریں ملک آدشوند۔

بنابران خود بدولت لعلے کہ مناسب آنوقت بود پرداختند و باعث ایں

دعا کرامت خان کہ از عمدہ خدام آنجناب بود گزدیدہ آنحضرت فرمودند

کہ افغانان بدستور دریں ملک رسیدند و آباد گشتند از فضل الٰہی در چند روز

دکنیان بادہشت بیہودہ بدر رفتند و رؤسای افاغنہ در بند آبادی ایں

ملک شدہ دامن کوہ را بگذاشتہ بخانۂ عافیت دریں دیار آمدہ متسلط شدند

منقول ست کہ روزی آنحضرت بموضع براہی در خانۂ شخصے

مدعو بودند و شاہ عنایت نیز در محفل طعام بمایدہ ضیافت شریک بود

اتفاقاً از خانہ میزبان بتفاوت یکدو خانہ آتش برخاست چند انکہ الطفایش

دیگران میخوردند وشاه عنایت لقمه در دست کرده بظرف گلی که بدست
داشت می انداخت مردماں چوں دیدند بدایشان گفتند که شاه عنایت
شما نمی خورید و چرا بایں ظرف می اندازید آں ظرف را بازگوں کرد خالی
بود و چیزے درونہ برآمد گفت من بایں دہان میخورم وہمہ دہاں ہا ازان
من ہستند وہمہ وقت ایں کلمہ بر زبانش گذشتی - ہندی
اللہ کرے سوئی ہوئی رے بابا ÷ ہادی کہے سوئی ہوئے - یعنی ہرچہ
خدا کند وہادی خواہد ہماں شود غرض کہ درہماں حالت از جہان گذران
رخت اقامت بربست -

منقول ست کہ یکی از برکات انفاس وتوجہات آنجناب
این ست کہ مولوی ظہور اللہ نامی از متوطنان مراد آباد بودند بعد تحصیل
علوم ظاہری ہمت ایشان اقتضا بریں کرد کہ طریقہ حصول باطن را پیش گیرد
بزہد وتقوی پرداختہ در خدمت بزرگان استفادہ می نمودند تا آنکہ بحضور آنحضرت
فایز شدند والتماس نمودند کہ نظر توجہ بکار ماشود ارشاد شد کہ ظاہر با خلق
وباطن باحق دل بایار وقیل وقال با اغیار با دولت ظاہری فیض ظاہری
وباطنی جاری باشد وبار دیگر از مکان خود عرضی بدست محمد مکمل بحضور آنحضرت

فرستادند مشعر درخواست آنکه جاذبۂ عنایت آلٰہی در رسد و ذوقی و حالی که

سالکان این را غایت تمنای اوست پیدا آید آنحضرت در جواب عنایت نامہ

بمولوی فرستادند و آن اینست -

مکتوب بمولوی - محبوب من سلامت در مکتب خانۂ وحدت کاغذ و

سیاہی یکرنگ ست ازین سبب در تحریر و نوشت خواند نمی آید فیما بین محبت

امری ست از اظہار مستغنی باریتعالیٰ مقلب القلوب شاہد حال ست قول

و فعل محمد مکمل را اعتبار نباید کرد چراکہ در ہر فصل یک پیر نو میکند گاہی سالک

میشود و گاہی مجذوب فقیر از لقین دل میداند کہ مہربانی الیشان بحال محمد مکمل

بسیار ست و آخرالامر چیزے مناسب حال مولوی ظہوراللہ ارشاد فرمودند

چندی مولوی بر آن کار قیام و قرار نمودند کہ جاذبۂ آلٰہی الیشان را در ربود

و بمقام مجذوبیت رسانید ہرگاہ کہ شورش از حد گذشت مولوی غلام

حالت شور و فریاد می نمودند روزے آنحضرت فرمودند کہ مولوی ہر اے

حال درخواست این حالت می نمودند پس برای ہمین فریاد و فغان [illegible]

سکوت باید ورزید و ضبط تمام باید نمود بمجرد یکہ این حرف از زبان [illegible]

برآمد مولوی مذکور ان ہمہ جوش [illegible]

و باقی عمر بسلوک و صحبت بسر بردند و بہماں حالت از یں جہان بی قیام سفر آخرت گزیدند انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

منقول ست محمد مکمل کہ از خواص مریدان و معتقدان آنحضرت

از ابتدای حال ایشان چنین بود کہ والد بزرگوار ایشان شیخ محمد افضل نام از اعیان دار الخلافۃ شاہجہان آباد اند ہمراہ میر احمد خان صوبہ دار کشمیر بکشمیر بودند روزی فقیری مجذوبی دار د وقت ایشان گردید و طعام طلب نمود۔ شیخ محمد افضل بکمال کشادہ دلی اندرون خانہ رفتند و ماحضری کہ موجود بود پیش فقیر آوردہ نہادند فقیر تناول نمود ایشان بپاس ادب ہیچ از مدعای خود بخدمت فقیر عرض کردن نتوانستند مگر زوجۂ ایشان در باب التماس اولاد و فلاح از فقیر مسالت نمود چوں از تناول طعام فارغ شد بدید گفت کاغذی و قلمے و دواتے بیار چوں حاضر کردند اند دست خود فقیر بران پرچہ کاغذ اول پنجاہ روپیہ در ماہہ بعد ازاں یکصد روپیہ من بعد یک صد و پنجاہ روپیہ در ۳ مد دستخط کردند و چہار بنات و دو فرزند یکے را بدنیادار و مکارہ نامزد ساخت و دیگری را بفقر اشارت کرد۔ در ہماں ایام حاکم کشمیر نظر بر عسرت حال شیخ مرقوم پنجاہ روپیہ در ماہہ

سفارش من بحضرت شاہ عبدالہادی صاحب باید فرمود حضرت تبسم کنان
فرمودند کہ من ہم لائق شما ہستم بعرض رسانیدند کہ حضرت خود مرشد من
واو شانند لیکن جاذبہ خاطر بندہ بدان طرف زیادہ میگشد الغرض وقتیکہ
آنحضرت بحضور مرشد برحق آمدند آنحضرت دربارہ محمد مکمل ارشاد ساختند
کہ دست خود بر سر ایشان نہند آن زمان بزبان حضرت ایشان گذاشت
کہ ہر کہ در شریعت حضرت راسخ نیست در طریقت ما چگونہ ثابت وقایم
خواہد بود بعدہ حضرت شاہ عضدالدین قدس سرہٗ فرمود کہ این اباد
اعراض بسبب سفارش اینجانب است بعد ازان بموجب تفویض آنحضرت
محمد مکمل را قبول ساختند و در تربیت و تلقین ایشان پرداختند یکصد رکعت
نوافل باین طور کہ در رکعت اول بعد فاتحہ سورہ علق بخوانند و در وقت
سجدہ تصور کنند کہ سر بر پای حضرت احدیت است امر عالی صدور یافت
نماز و ارتباط باطن ایشان بکمال رسیدند و بذوق و شوق درآمدند۔

منقول است کہ روزے محمد مکمل در مجلس سماع وارد شدند اتفاقاً
شخصے را حالت وجد رو نمود ایشان دران حالت آن شخص موجد را یکبار
گرفتند فی الحال بر ایشان حالتی طاری شد و بے اختیار بر زمین افتادند

بعد مرور ایام معدود از محمد مکمل بیخواست حرکت زنائی بوقوع آمد بعد الفراغ آن فعل مطرود خائف و ہراسان در نیم شب راہے براہی گردیدند و پیش آن طبیب حاذق معالجہ ساز بیماران عارضہٴ جسمی و باطنی رسیدند کہ برای اصلاح احوال خود عرض دارند و حالتِ خوف بر ایشاں چنان استیلا داشت کہ از بیحواسی تن برہنہ آمدند و موسم سرما و استیلای ہمگان بود از اختلال آں احوال خیالِ سرما از سر بدر رفت آنحضرت بنفسِ حالِ ایشان دیدہ گلیم خود ببدن برہنہٴ ایشان پوشانیدند و استہزا فرمودند کہ درین گلیم ضراتی صا در نشود و از آنجا بیروں آمدہ و بجانب روی ایشان مشاہدہ فرمودہ این بیت خواندند بیت ہائے۔

چرا زان آشیان بیگانہ گشتی	چو دوناں چغد این ویرانہ گشتی
بیفشاں بال پرز آمیزشِ خاک	بہ پر تا کنگرہ ایوانِ افلاک

و بدیں جواب اشعار امر فرمودند۔

منقول ست کہ طی ارض آنحضرت ازین نقل معلوم میشود کہ محمد مکمل با برادر عمزادہٴ خود در لشکر افاغنہ کہ با تمامی افواج امرائی ہندوستان و شاہ جم جاہ احمد شاہ درانی کہ بہ پانی پت مقابلِ جنگ دکنیان کفرہ جنوب سنقامت

داشتند و کثرت و وفور آن طائفہ از بیان خارج کہ بے حساب انداز و [illegible]
بیش بودند وار جنگ و مقابلہ شب و روز و کثرت توپ اندازی معاندان
شقاوت اندوزان حالت قریب رسیدہ بود کہ افواج اسلام چہ از ہندوستان
و چہ از ولایت از شدائد قتال آنہا پای ثبات از مقابلہ شان بلغزش گراید
دران روزہا شبے برادر محمد مکمل کہ آنحضرت را گاہی بچشم ظاہر ندیدہ بود
و گوشش باستماع گوہر سخنان آنحضرت بر و سامعہ اش ازین معنی بر بام
فخر میکرد در واقعہ دید کہ حضرت شاہ عبد الہادی قدس سرہ درین لشکر تشریف
آوردہ اند ہمان وقت از خواب بیدار شدہ با محمد مکمل گفت کہ ہمین وقت
کہ حضرت شاہ عبد الہادی ہمین جا تشریف میدارند و غوایتی [illegible]
بلکہ در بیداری مشاہدہ این معنی افتاد کہ گویا بر کنار تالابے جلسہ میدارند
برادر از مشاہدہ این واردات برخاستہ برای تفحص و تجسس آنحضرت بجانب
متوجہ شدند از مقام بفاصلہ یک کروہ راہ رفتہ کہ از دور صورت آنحضرت
افتاد پیش رفتند دیدند کہ آنحضرت بر لب تالابی نشستہ اند سعادت [illegible]
دریافتہ بعد استلذاذ حلاوت قدمبوس [illegible] و استحقاق [illegible]
فیض ہوا ملن آنحضرت در باب فتح و نصرت اسلام [illegible]

حضرت متوجہ این کار شدند بلکہ رسیدن آنجناب دران دیار برای ہمین بود کہ لشکر اسلام منصور و مظفر گردد و کفار منہزم شوند۔ بعد ازان در چند روز از فضل کارساز حقیقی آنچنان لشکر عظیم کہ تمامی دکن مجتمع بود و داعیہ دیگر داشت شکست فاحشے خوردو عساکر اسلام مظفر و منصور گردید۔ مصرعہ۔

ہمتِ مردانِ حق لطفِ خدا است +

منقول ست ۔ کہ یکبار آنحضرت در بلدہ مراد آباد تشریف ارزانی داشتند و در محلہ مانپور بحویلی شاہ شریف فروکش فرمودند شیخ محمد افضل بخواب دیدند کہ شخصے میگوید کہ دریں شہر قطب وقت وارد گردیدہ در خدمت او حاضر شدے چوں بیدار شدند صبحے بتلاش ایں دولت بیدار بمحلہ مرقومہ رفتند دیدند کہ آنحضرت تشریف دارند بملازمت سامی برکت ذخیرہ اندوز سعادت گشتند۔

منقول ست کہ درہماں ایام آنحضرت بشیخ محمد افضل فرمودند کہ بجز وقت یومیہ برای شما بعرض جاری گرانده ام ایشاں کہ دراں آدان عسرت و تکلیف ظاہری داشتند گماں بردند کہ ثمرہ ایں بظاہر مترتب خواہد شد لیکن آنچناں نبود کہ ایشاں بخیال خود پیدا شتند بلکہ آنحضرت اشارہ برایں فرمودہ بودند

بیدہ تخم گندم و گوجی انداختند اتفاقاً آن کشت سقیم تر گردید وقت درو کسی
ازدان دست اندازی نمی شد کہ درویدن این بیحاصل ست مزدوری ندگار درول
ہم حصول شدن از قیاس بیرون ست بہرحال مزدوران را مزدوری نقد
قرارداده درو کرانده ہمہ لانک انبار دریک عرابہ کہ آنہم پُر نشد آورده در
خرمن گاہ انداختند و بعد خرمن کوبی یاد نام آنحضرت را باستمداد برکت گسترده
برده غلہ برداشتند ہشتاد من پختہ برآمد کہ دریک عرابہ بمکان رسیدن
نتوانست آنقدر برکت بظہور آمد کہ از اندازه میزان وہم وخیال بیرونست
چنانچہ الی الآن اولاد اوشان برین اشغال اشتغال دارند و با اینکہ امساک
باران وسیل و باد و با دیگر موانع بر زراعتہا کا شتکے راہ باید ہرگز در کشت کار
شان نقصانے و خللی عارض نمیگردد و آثار دعای شریف تا حال در مال
و منال ایشان باقی ست و محمد مکمل را ہماں زمان این کلمات ہندی کہ از لوازم
زراعت و حراثت اخروی ست نظر بر استعداد ایشان فرمودند کہ **ہندی**
کھیتی کرو ہر نام سادہو ٭ دہیان کی بیل سُرت کی ہالی ٭ ڈوری گیان کی
سادہو ٭ اللہ نام کا بیج جو بوؤ راس جونا ہو انعام کی ٭ یہ کھیتی کون
نہیں لاکی طلب جو ہو انعام کی ٭

و این هم ارشاد فرمودند که همشیره‌زاده شما در خدمت [illegible]

همچنین باشد زبان آنحضرت بوقوع آمد تا زمان رحلت همشیره [illegible]

در خدمت ایشان مصروف ماندند و خود ایشان بر مسند توکل [illegible]

عصر و وحید دوران بودند و بتاثیر صحبت و عنایت آنحضرت گوی

سعادت ازین جهان ربودند۔

منقول است که هرگاه در حین حیات حضرت شاه عضد الدین

قدس سره التفات حضرت شاه عبد الهادی قدس سره در بیابان بر [illegible]

بطول کشید هرگز خیال اقامت آبادی و معموره گرد سراپرده خاطر [illegible]

گذاری نمیکرد روزے حضرت شاه عرفان پناه بآن حضرت این مصرع [illegible]

هندی قلمی فرمودند۔ مصرعه۔ سائیں تو سب ٹھاؤں ہی ہیں ڈھونڈن کیوں [illegible]

و مقصود آنحضرت این بود که صحرا را گذاشته در شهر و آبادی سکونت [illegible]

آنحضرت در جواب این مصرعه بزبان هندی ارسال داشت [illegible]

ایکدلی کی کارنی لوگوں سے بند کا [illegible]

موجِ سوم

مشتمل بر قیام داشتن آن سرچشمۂ آگاہی بموضع براہی باشارہ فرمان حضرت رسالت پناہی در عالم رویا و بیان حالات و واردات آنجا۔

منقول ست کہ دراں ایام کہ آنحضرت در جنگل حادق پور تشریف میداشتند و ریاضتِ شاقہ از طاقتِ بشری افزوں بود می نمودند آں صحرای وسیع را بقدوم خود رشک جنت الماوی ساختند و وحشتے و نفرتے تمام از خلایق بخاطر رسیدہ بود ہرگز بکسے انس نمیگرفتند تا آنکہ شبے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را در واقعہ دیدند کہ آنحضرت فرمودند کہ یا عبد الہادی بسیار حیراں شدی و ریاضتِ شاقہ نمودی و محنتِ عبادتِ تو از حد گذشت۔ اکنون مناسب آنست کہ ایں دشتِ وحشت خیز گذاری و بآبادی معمورہ قیام نمائی و خلق اللہ را بنصائح و مواعظ رہنمائی ... آں عالی شان بعرض رسانیدند کہ یا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلایق مرا تکلیف مسایل صوری مثل جماعت و امامت خواہند داد و مرا راہی دیگر درپیش است آں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودند کہ کسے متعرض احوال تو نخواہد شد

قیام آبادی گزین آخر بدل گزیدند لیکن دران وقت بسبب غایت شورش
وکثرت جذب درعمل قبول این امر تغافلی وتساهلی واقع شد وذهولی بهان
آمد قضارا خاری ازخارستان کرجی که دران وادی ترتیب داده بود بپای
وچندان آماس کرد و درد بنیاد نهاد که مانع حرکت آمد بعده مردان براهی
کرامت خان وغیره دراںجا رسیده بآبادی آوردند- چنانچه آنحضرت بارها
میفرمودند که ازان سوی ادب ونافرمانی حضرت فرمان روای کونین صلی الله
علیه وآله وسلم تامدت یکسال عارضه آزار پا لاحق ماند درین مدت بی حرکتی
حرکت وحشت که بخاطر مزمن شده بود بانس وآمیختگی بدل گشت وفرمان آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم کاربند شدند که به نصائح وتعلیم وارشاد طالبان درپرداختند

هر کسی را بهر کاری ساختند میل آن اندر دلش انداختند

منقول ست که کرامت خان از عمده خادمان ویکی از منتسبان خاص
آنجناب ست درحینی که آنحضرت را در ابتدای سلوک بسمت تکیه نعمت ملنگ گذر
بود وچمن شاه راهم نسبت نیاز مندی از انجا به ظهور پیوسته گذاری می افتاد
کرامت خان نیز مانند اطفال بیکسان درآنجا حاضر گشتی ودیدن آن امر گذ
معه کرامت خان سه فرزند ویکدختر درعقاب ... بود ...

بری از سرش نجاست وگرد نیمی بر رویش نشست در حالت بیکسی ما تکلیفی
و تنگی معاش که بر ایشان بود از تحریر و تقریر بیرون ست بخت سفیدش
رہنموں آمد و سعادت با او ہمقرین گشت که از صحبت فوافر البرکت آنحضرت
حظی وذوقی باو رو نمود و سورۂ فاتحه ونیت نماز و دیگر ادعیه با اخلاص
از آنحضرت یاد کردن گرفت در چند روز که نیازمندی باطنش در ترقیها بود
برای حصول زیارت آنحضرت رفتن صحرا ہم کاب نیز اختیار ساخت
و آنحضرت نیز توجه باطن درباره اش از یکے بصد کشید و التزام عتبه طیبه
آنحضرت نردبان محل جود و فلاح گردید و بموجب حکم آنحضرت چندی از
جا ہم رسانیده دو راس جاموش خرید و لکارو بار کشاورزی مشغول گشت
آنحضرت اکثر اوقات پارچه ہائی مبارک خود را از دست خود می شستند
و آں آب را بجاموشان میدادند به برکت آن آب آنجاموشان را آبی بر
ہوی کار آمد و چندان قوت و زور در وجود شان پدید آمد که کارده راس
نرگاؤ می نمودند و از محنت آن جاموشان دو صد من غله در سال تمام وزراعت
کرامت خان بحصول می انجامید۔ بعد مدتے آنحضرت پرسیدند که کرامت خان
احوال کشت کار شما چون ست۔ بعرض رسانید که دو صد من غله از ہمیں

دو راس جاموش بعنایت حضرت بہم میرسد فرمودند کہ حالا نرگاو خریدنما
کرامت خان فرمانِ کرامت نشان را کاربند شده ده راس نرگاوان خرید
لیکن در غلہ افزونی نشد ہمان دو صد من غلہ بمعرض وصول آمد فرمودند کہ
دریں دو راس جاموش بفضل متوی حقیقی قوت ده راس نرگاوان
موجود شده بود اگر از ده راس زیاده خریده کاروبار زراعت راسامان
دہی محصول زیاده ازیں بدست خواہد آمد۔ کرامت خان ہمچناں کرد روز
بروز ترقی در آن کار بعمل آمد ازانجا باثر صحبتِ آنحضرت خیلی قناعت
در طبیعتش جا کرد ہمتش برہمان اکتفا نمود بارہا آنحضرت میفرمودند کہ کرامت خان
حوصلہ تو اقتضا ہمیں قدر نمود والا امروز اگر سلطنت و یا امارت رامستدعی
می شد بامر خدا بحصول می انجامید آثار برکات کہ بدعواتِ آنجناب در حق
الیشان صادر شده تا امروز در اولاد و معاش مرقوم باقی ست۔

منقول ست[۵۹] کہ یکے از تصرفات آنجناب اینست کہ آن جاموشان
بخانہ کرامت خان عمرے دراز یافتند اگرچہ لائق کاروبار کشاورزی نماندہ بودند
لیکن کرامت خان نظر بریں کہ مقدمہ فتح الباب منظور شده بودند آنہا را
تیمنا خدمت میکرد و آن ہر دو جاموشان ہم عمر طبعی خود یافتند و در جنگل

غالب می آمدند و اکثر درزراعت مردمان که می خریدند کشتها می چریدند وآنحضرت نظر برنقصانِ غربا بکرامت خان میفرمودند که به نگهبان راعی تقید سازند که دیدهٔ و دانسته اتلاف مال دیگران روا ندارند و اینها را بکشت زارکسی یله نکنند آنها عرض نمودند که بسبب قوت که دارند از دست رها میشوند و قوعِ این خطا اختیاری نیست آنحضرت فرمودند که من امروز بچراگاه خواهم برد آخر چون بچراگاه بردند۔ بدستور سابق از دست آنحضرت هم رها شده بکشتِ زراعت رسیده بی چون وچرا چریدن آغاز کردند۔ آنحضرت را بخاطر گذشت که برای مردمان بهانه باید ساخت که دوراس جاموش از جانب ضلع رہتول رسیده بودند و با اینها بجنگ پیوستند لهذا از دست رها گشته بکشت زار افتادند۔ آنحضرت همین خیال بودند و این اندیشه را درست می نمودند که الله تعالیٰ بمصداقِ خطرهٔ شریف از همان جانب دو راس جاموش که بہیئت کلاں و بقوت زبردست و فربه بودند فرستاد از انجا رسیده با اینها مقابل شدند و آنحضرت را بنا بر اظہار مردمان حجتے واثق و برہان قوی گردید۔ ع خطرهٔ اولیا خطا نکند۔

الغرض بعنایت الٰہی کرامت خان محسود امثال و اقرانِ خویش گشت

امروز اولاد کثیر از خان مذکور رونق بخش آن مقام ہستند و قیام مقام یافت
خان معز اللہ انور خان برادر زادہ ایشان ست اللہ تعالی موصی الیہ را
بحسن خلق و مروت و جوان مردی و ہمت بسیار مہذب ساختہ و فراخی معاش
درین وقت کہ تنگی زمانہ بہر کسی درینباب مضایقہ میدارد محض بحسن نیت
صفا طویت ایشان کرامت فرمودہ با ہر کسی از آشنا و بیگانہ طرح مواسات
مطمح نظر ایشان ست۔

منقول ست کہ ہم در ایام تشریف داشتن در براہی معمول آنحضرت

بود کہ وقت شب بآبادی آمدہ بدروازۂ کرامت خان آرام فرمودندے
و باز بوقت صبح بصحرا رفتہ بیادِ الٰہی مشغول شدندے و اعتقاد ہر یکے
از اہلخانہ کرامت خان بحدی بود کہ احدے از مستورات از آنحضرت حجابی
و پردہ نداشتی روزے آنحضرت تشریف آوردند و حالت قوی بر طبیعت
شریف مستولی بود دران وقت ہمشیرہ کرامت خان برادر زادہ خود را بکنار
گرفتہ پیش آمد آنحضرت از وی پرسیدند کہ این فرزند کیست بمقتضای حیا
مجیب نگشت بکرات پرسیدند کہ پسر کیست آخر از خوف جواب داد کہ پسر برادر
آنحضرت فرمودند کہ تو پسر نداری اللہ تعالی قادر ست ترا ہم اولاد

خواہد داشت وشوہرش کہ بازید خاں نام داشت اکثر اوقات بخدمت آنحضرت حاضر بودے وعبادت دانستہ بخدمت پرداختے وشبہا پامالی قیام ورزیدے روزے درحالت پائمالی سختی از دستِ او بر بدن شریف رسید وکر ختی ظاہر شد پرسیدند کہ بدست تو چیست عرض کرد کہ بسبب آب پاشی کشت نیشکر بدستم سختی رسیدہ است وکرخت شدہ دران وقت ایں لفظ بزبانِ مبارک راندند کہ کشتِ نیشکر را از بیخ کندہ دور کن بازید خان بموجب حسن عقیدت ورسوخیت کہ بجناب آنحضرت داشت ایمعنی را موجب بہبود ومباہات داشتہ صبحی برخاستہ آں تمام کشت راکہ تیار وسرسبز بود از بیخ برکندہ دور کرد وپیشِ پدر خود کہ در دیہات جاگیر حضرت شاہ محمد عیسیٰ کہ برادر بزرگ حضرت شاہ عضدالدین رحمہما اللہ نائب ومختار بود برفت یکماہ آنجا قرار گرفت اتفاقاً درہمان اثنا بمشیت الٰہی پدرش رحلت نمود حضرت شاہ محمد عیسیٰ بجائے پدرش بہمان کار نصب کردند وعلاقہ تحصیل آن دیہات باو مفوض فرمودند۔ درچندے بسبب دعاء آنحضرت وعقیدت او حالش بفلاح ورفاہ انجامید وترقی گرفت۔

منقول است[۶۱] ۔ کہ یکمرتبہ دران ضلع وبائے عام حادث شد

یا وضع که از سه روز زاید نمیگذشت که از حرارت و صداع آدمی جان بر
نمی شد قضا را بازید خان را نیز شب دامن گرفت فی الفور حجامی را از وا...
براهی ساخت که این احوال بسمع شریف رساند آنحضرت بدریافت
این حالت تعویذی نوشته بگلوی آن حجام بستند - حجام مذکور تمام شب
بر بستر بیماری صاحب فراش ماند و تپ محرق وی را فرا گرفت بامداد آنحضرت
را عزم رفتن آن موضع که بازید خان در آنجا بود برای دیدنش جزم افتاد
کرامت خان و همان حجام و یک کس دیگر برکاب سعادت بودند همگی
که بدریا رسیدند فرمودند که تعویذ از گلویش کشاده بدریا اندازند همچنان
کردند - همان دم این حجام فرصت یافت - پس از آن بعد طی مسافت
در موضع مقصود رسیدند دیدند که بیرون آن و به بالای تلی بازید خان
بکاه تراشی دست چالاکی می نماید و بدین کار مشغول است - آنحضرت
حالش دیده شکر الهی بتقدیم رسانیده استفسار احوالش فرمودند
رسانید که از دیروز که اینقدر روز باقی بود که تب از جسم من رفته
من بسیار بآرام است مردمان خیال کردند همان وقت بود که آنحضرت
بر گلوی حجام بسته بودند بعد از آن [illegible]

ودام پس ہمچنان شد کہ چہار سال بقید حیات ماند و فرزندے ازو بوجود آمد فرید خان نام دارد بہ برکت خدمت آنحضرت اولاد و احفادش بسیار ازو باقی ست۔

منقول ست ۶۲ وہم یکے از تصرفات آنجناب اینست کہ زنار داری بخدمت آنحضرت باعتقاد و نیاز تمام حاضر شدی چوں دل در گرو استدعای فرزند داشت پیوستہ وجود فرزند راکہ بے آں ثمرۂ زندگانیش تلخ بود از آنجناب التماس داشتے بارے توجہ باطنی آنحضرت کارکرد و صنم مرادش بدر وجود جلوہ گر شد ہر گاہ کہ بسن بلوغ رسید آں زنار دار او را کتخدا کرد و نتیجہ دیگر را منتظر گشت اتفاقاً زن فرزندش بیک چشم خللے داشت کہ غدودے بدیدہ اش پدید گشتہ بود در نظر صورت پرستان وقوع ہمچو شکلے نازیبا معاینہ میشود آن زنار دار روزے بپائی چشم بحضور آنحضرت باین چشم داشت کہ زن خلفش از چشم دور شود بانقطہ کہ بدایرہ حلقۂ چشمش نشستہ حک گردسیدہ بکنایہ دائما استدعائی دعا میکرد از انجا کہ گوشۂ چشم الطاف و عنایت آنحضرت دربارۂ او براں بود کہ کحل ازالہ آن عارضہ بچشمش کشند و آن نقصان را مبدل بکمال سازند و مبرا از عین الکمال

در چند روز آن زن بعارضه دایه مبتلا شد حکمت حکیم علی الاطلاق جلب
حکمت دران بیماری آن گذشت زایده را که بچشمش رسیده بود به بینیر ارادت
جک ساخت چون میدران نگاه کردند آن چشم معیوبه بعینه مانند چشم دیگر
بچشم درآمد زنار دار مذکور بپای مبارک چشم نهاد و خاک پای را سرمه چشم
خود ساخت۔

منقول ست که در براہی مزہبی که بعرف حجام گویند براتی نام
استقامت میداشت۔ و چہار برادر حقیقی او ازو بزرگ بودند و او از ہمہ خورد
بود حواس خمسہ ہر یکے ازان ہیچ کس رجوع باطاعت و انقیاد آنحضرت
داشت خصوصًا براتی که ہمہ وقت بخدمت عالی روز و شب قیام داشتے و
منشار خدمت گذاریہا و حاضر باشیہا آن بود که ہر چہار برادرانش کتخدا بودند
و او را السبب عارضه که یک چشم نداشت کسی از قبائل و عشایر ندا مادے قبول
نمیکرد و چشم التفات بیک چشمی اش نمی انداخت و او بعلت حجاب چشم مشرفًا
بحضور گذاشتن نمیتوانست ایماءً اظہار این مدعا کردی و راز نہانی ولش بہو
برآئینہٴ دل آنحضرت منعکس گردید آخر او ہم روزے در کسوت النکاح و نیات
بحصول این ماحول بحضور آن کارروائی مستند آن الناس این مرام نمود۔

آنحضرت در زبان ہندی این الفاظ جمع نمودہ فرمودند کہ این را بطور ورد
در لحن خود سرائیدہ باشد اللہ تعالیٰ قادر است کہ حاجتت روا کند **ہندی**
نہانا مصری میوہ کریا بیاہ براتی کا ٹھکانا ٭ کوئی بنرا کا منگنا نا کرتا ذات کا ناجانا
سکھو سیوتی نے باپ سے ہٹکر بنرا کیا ہے ٹھکانا ٭ رای بیل چمبیلی کا
سہرا بنایا اوپر مقنعہ تانا ٭ بیٹھی برات جلیما کی دروازے آگے ڈہرا
شکرانا ٭ مونڈھے اوٹھائی بنو جب دیکھن لاگی بنرا بیاہی کانا ٭
براتی مذکور کہ برای شاہد این مطلب مشتاق دیوالہ بود اکثر اوقات این
کلمات را بر زبان می راند از اتفاقات مآثر زبان و توجہ آنحضرت زن
برادر کلان براتی کہ سکھو نام داشت و بی اولاد بود برین کار بپای
ہمت برخاست کہ نکاح براتی باید ساخت ہمشیرۂ او ناکتخدا بود پیش
پدر رفت و بنای این کار گذاشت القصہ براتی را کہ برات نکاحش بر ہمشیرۂ
سکھو نوشتہ بودند با اورسم ترویج بعمل آمد و شاہد مدعا بکرسی نشست
و اینکہ دران کلمات کرامت سمات دربارہ سکھو لفظ سیوتی کہ معنی آن
صاحب عیال و اولاد باشد از زبان مبارک برآمدہ بود اکثر مردمان قومش داعی
طعنہ عقیمگی بر دلش می نہادند و بی اولادش گفتہ از و اعراض میکردند و بعضے

این معنی را پیش آنحضرت ظاہر ساختند آنحضرت ارشاد فرمودند که حق سبحانہ
علیم مطلق ست یقین ست که او را ہم از وجود اولاد گرامی کند از فضل الٰہی و برکت
دعائے آنحضرت سکھو نیز مجیل شد و بوقت خود فرزند آورد و ہنوز اولادش
درین دودمان عالی شان بخدمت گذاری اشتغال میدارد

منقول ست ۶۴ که اشرف نامی سفید باف ساکن بڑا ہی مستفید
و خادم آنحضرت بود و نسبت شادی او در موضع پاپک بڑا متعلقہ پرگنہ
امروہہ بخانہ سفید بافی قرار یافتہ بود - آخر بحسب اتفاق فیما بین نامبردہ
و خسرش حرف بے مزگی و ناموافقت بمیان آمدہ خسر خسران مالش انکار
این نسبت بر زبان آوردہ انچہ در رسوم بست از نقد و جنس اندوختہ بود
واپس داد که ہرگز این معنی صلاحیت وجود ندارد این ماجرا بر اشرف ناگوار آمد
و چون ما شورہ پیچیدہ بر خود پیچید و تا پود ستی قوم و مہتران خود و از
گردن سفتہ کلادہ مدعا بدست نیامد و گرہی ازین تار گشود آخر بیچ تن دہ جمع
بجناب آنحضرت آوردہ التماس حصول این مدعا نمود فرمودند که او در اینجا
رفتہ در تکیہ سگین شاہ فقیر مجذوب دو دعا بحضرت الٰہی کن که انشاء اللہ تعالیٰ بحکم
مسبب الاسباب خیرات ... [illegible]

ارشاد ہدایت بنیاد در پایک بڈا رفتہ بہ تکیہ مذکورہ توقف کردہ میگن شاہ
مجذوب بسویش دیدہ فرمود کہ صاحب حکم زبردست اگر خواہد منکوحہ را
باز دماند اینکہ ہنوز بعقد نکاح رسیدہ بروبگیر منسوبہ خود را شرف باصغائے
ایں کلام شریف بشارت انتماز انجاء بر خاستہ خسر رسید خسر و متعلقانش رسیدنش
را از ہمہ غنایم دانستہ بمدارات و تواضعات پرداختند و بسخنان مہرانگیز تودد
آمیز دلداری و دلجوئیش کردند آخر روز شادی کار خیر بخیر و خوبی قرار دادند
چنانچہ بر حسب تاریخ قرار دادہ تزوجش بعمل آمد و گاہے سخن رنجش و حرف
دل آزردگی بمیان نیامد۔

منقول ست کہ مغلے مظہر علی نام عملدار پرگنہ ٹھاکردوارہ لوئی پری چہرہ
بخدمت میداشت و دل در گرو حسن دل آویزش گماشتہ روزے ازان
لوئی گفت کہ برمثل مادام محبت وکرشمہ انداختہ بخود میکشی و مطیع می گردانی
و بجانب آنحضرت اشارہ کردہ گفت کہ برایں کردہ ازاد منش ہم دام کرشمہ
وناز انداختن میتوانی کہ بدامت افتند تا دانم کہ کمند دامت را رسیمان
درازست او گفت ہمہ کس بدامم نمی افتند بلکہ فقرا کہ اہل دل و نرم دل اند
ایشان چکار ست کہ از دستم نیاید دل ایشان را جلد تر از تار نگاہ در شم

آخر باین ارادہ آن زن و مرد بصلاح ہمدگر بحضور آنحضرت رسیدند
حضرت بر ارادۂ نہانی آن مطلع شدہ نگاہی بکارش کردند کہ دامش را
زرکار بردند و چون کتان پیشِ ماہ پارہ پارہ کردند او خود بدام دیگر گرفتار شد
یعنی بے موسم و وقت خون حیض جاری گشتہ پس رخصت شد بار دیگر
باز ہمین ارادہ رسید ہمان آش در کاسہ دید غرض ہفت مرتبہ از نظر گذشت
گاہے از حیض پاک نگشت این ہمہ احوال روز تنگ خود پیش نخل صلاح کار
خود ظاہر ساخت آن ہر دو نادم و پشیمان گشتہ توبہ و استغفار بر زبان آوردند
و مطیع کرامت گشتند ۔

منقول ست [٦٧] از زبانِ محمد شاہ خلف مولوی سیف الدین متوطن
رامپور کہ در ایام استقامت آنحضرت در نواح بر اہی گاہ گاہے قاید توفیق
مرا بحضور آن ہادیٔ مطلق میرسانید روزے بر حسب معمول متوجہ حصولِ این
سعادت بودم کہ در اثنائی راہ شخصے ملاقی شد کہ من او را نمی شناختم او گفت
کہ کجا میروید من او را بارادۂ خود مطلع گردانیدم او بر زبان آورد کہ از طرف من
بحضور آنحضرت عرض باید ساخت کہ توجہے بر گمارند کہ بمدعای خود ظاہر کردم
ہر چند کہ نام و نشان و مطلب پنہانش را خواستم کہ آشکارا سازد او ہیچ نگفت

کہ شمارا از پرسیدن نام و نشانِ من چہ غرض و مدعا آنحضرت کہ واقف و کاشف
اسرار پنہان اند خاطر نشان من ست کہ بہ نشان بے نشان بے پردہ
جواب صافی ایں سوال را خاطر نشان خواہند فرمود آخر سوال آن بے
نام و نشان بخاطر داشتم ہرگاہ کہ مشرف حضور آنحضرت بعد از ساعتے
فرمودند کہ آن شخص را کہ از نام خود نشاں نداد باید گفت کہ نشانِ مدعا یابی
نتوانست کہ تا بر احکامِ شرعی مستقل نخواہی شد و از نواحی منکر اجتناب
نخواہی کرد نشان از مطلب و مدعائے خود نیابی و بشرطِ قیام احکام شرعی
شاہد مرادت ہمکنار گردد بعد از رخصتِ حضور آنشخص ہمان جا ملاقی شد
ارشاد حضور بدو رسانیدم بعد چندے اتفاقِ ملاقاتش افتاد شکر ہدایت
آنجناب بتقدیم رسانید بعدش کہ ایں راز پوشیدہ و اسرار پنہاں دریافت
کردند و آں ایں بود کہ آنکس بازبے الفتی داشت ہرگاہ کہ مقارن او میشد
قوت رجولیتش یک لخت زائل میشد و حالت کافور خوردگان بر و طاری میگشت
بعد از ان کہ از فسق و فجور تائب گشت و بر احکام شرعی ثابت قدم بود با او
عقد شرعی بست قوی برحق قوت را بر وعود ساخت آنزمان احوال تصرف
توجہ آنحضرت بریں ماجرا مفہوم شد۔

منقول ۹۷ - که میرمجید برادر شیخ محمد مکمل [illegible]

میخواستند که از جناب آنحضرت درباره بهبود من [illegible] خفت
که عهده جمعداری بنامم میسر آید یکبار اهلیه ایشان چیزے از قسم طعام تیار
کرده برائے تناولِ آنحضرت بدستِ برادر خود یعنی شیخ محمد مکمل که از معتـ
معتقدان وارادتمندانِ حضوری اند بخدمتِ حضور فرستاد وگفت که درین
باب استدعائے باید نمود ایشان برحسب تقید همشیره عرض کردند فرمودند
کسانیکه بزینه وعده میرسند همه قول وعهود را فراموش میسازند بعد ازین
ارشاد شد که همیں طعام را بطفلان تقسیم سازند ویکی را ازان طفلان فرمودند
که تو جمعدار شوو در میان اطفال مشاهده ایشان تقسیم ساز او چنان کرد
از عنایتِ باطنی آنحضرت روز دوم خط میرمجید رسید ومعلوم شد که بحال
روز بسرکارِ بخشی بعهدهٔ جمعداری یکصد پیاده منصوب [illegible] شده اند واین از
عنایاتِ آنجناب بود۔

منقول ۹۸ که کرپارام [illegible]

سرکارِ سنبهل که درحقیقت ایمانداری [illegible] استعدادی [illegible]
تمام داشت ودر تصنیفِ کتب [illegible]

کرامات و ماہِ خرقِ عادات آنحضرت بر فلکِ شہرت تافت و عالی الفروغ
مہر ذات کامل الصفاتِ آن مشتری طینت از ظلمت یاس بر آمدہ بانوار امید
فائز شدند زنار دار مرقوم را نیز طالع سعادت بازگشت و در زانچہ خاطرش
کوکب حصول استفادہ ملازمت شامل البرکت مستقیم نشست از انجا
کہ در علم ریاضی نگاہش براست مبنی احوال ہر شخص حکم محور پیدا نمودہ بود
خطوطی چند ازین علم کشیدہ احوال برکات اشتمال آنحضرت را بخوض
و فکر تمام دریافت نمود کہ درین وقت قیام بروج این قصر معلق سماوی علاقہ
باستقامت ذاتِ آن قطب سپہر ولایت وارد حال مانند ماہِ سریع السیر
قطع مسافت نمودہ بحضور لامع النور رسیدہ مشتری حصولِ فوائد گردید
و اکثرے گیت ہائے از موزونی طبع خود در ستائشِ آن نیر درخشان فلک
قناعت و کوکب تابان سپہر ریاضت خواندہ رطب اللسان و عذب البیان
شد برخے ازان برائے یادداشت دوستان در صفحۂ تحریر می آید آن
اینست ۔ **کبت** ۔ عاقبت اندیشی قریشی کون پرنام کیجے مرشدِ ہمنون
شاہ عضد الدین کون منائے ÷ جن نپت سا پچی کرے سا ئیں سین
ڈلی سی نہ ناتا تا نا کی چیر ن لائے ÷ کیا چپا تپا پایا کا ہوں سون نہ نفا

جھاڑاون ایک نرگن گن گائے ✤ ہیرو پیرو دستگیر جیسی کنک جن تر

کرپالی کرپا ہادی جی کی چاہی ✤ ۔ **کبت** ۔

مرشد برہیں جاکو نام شاہ عضد الدین وہ دین کی پناہ جاکی کرپا پرو پائی ہے ✤

جن برہم پچھا نو میری بانجن کون بہانو سجان اور آنوتا سون رہو لولائی ہی ✤

چرن سرن کہی نت بادی بھو سہی ایک ٹک لہی یہ سب گر سہائی ہے ✤

جاسوں ہیت ہادی تا سون یاد کرت بادی سدا واکی شادی جاکو ہادی

سہائی ہے ۔ **کبت**

مرشد رہیمون شاہ عضد الدین تاکو مرید شاہ عبد الہادی ہے ✤

جن پانچ نت سادہی نو سات سودہ باندھے ین اچھا دہن نا دھی سنگ

یہ مد سادھے ہے ✤ پورو بچہ کھوجوں تھون پر میں پور رہو لہو سہ اللہ جاکی

پھرت منادی ہے ✤ بھو ساگر کنہر نا دکھیں لاکی تیر پار کر دپیر ہادی کرپا رام

دج دادی ہے ✤

بعد ازاں از روئے آثار و علامت کمال کہ بر طبق قاعدہ تفہیم یاد داشت

انچہ مکنونات ضمیرش بود بلکہ زیادہ ازان در ذات مستغنی الصفات آن

مجمع شیونات الٰہی و منبع فیوضات نامتناہی مشاہدہ ساخت و علم الیقین

بعین الیقین پیوست ازان باز طریقہ نیاز مندی را سلوک داشتہ اکثر اوقات
باستفادۂ صحبت لازم السعادت ہمت مفاخرت و مباہات می شد و انچہ از
غموض رموز ہر علم بخاطرش میگذشت سوالے میکرد۔ جوابے شافی و کافی
می یافت خواست کہ منطقۂ ارادت ظاہر بر کمر بندد و مانند جوزا بیعت را
زیور بر دوش خود گرداند آنحضرت بمشاہدہ علائق نگذاشتند کہ پیرامون
این اندیشہ گردد و در اقران و امثال خویش مطعون گردد و فرمودند کہ من ترا
در باطن بہ بیعت پذیرفتم لیکن در چشم ظاہر بینان ہمیں لباس باش۔

منقول است [۶۹] کہ روزے کرپارام مذکور بخدمت حضرت عرض کرد
کہ چنانچہ از کتب باحوال ماضی و مستقبل و حال و خیر و شر و غیر ہم تصریحاً معلوم
میشود از کتاب اللہ کہ فرقان حمید و قرآن مجید مقصود از دست پیرایہ ظہور می بخشد
آنحضرت بفحوائے عرای آیۃ کریمہ و الشمس و القمر و النجوم مسخرات
بامرہ فرمودند کہ لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین۔ ہمہ چیز از کتاب الہی
مستخرج میشود۔ بعد ازان بنا بر اطمینان قلب آن عقیدت منش کتابی تو در
علوم نجوم تصنیف فرمودند و آن کتابیست شامل ہمہ احکام ارباب ہند را
و ہم اہل عجم و عرب را تا آنکہ درمیان قواعد و قوانین ہر یکے از انتہا

تبائن کلمات ست و ہم ازیں طور متعارفہ و مغایر ست کہ خود طرزے
دیگر دارد بعد ازان کہ آن کتاب باین تقریب کہ بظاہر رجوع و خلوص آن
زناردار باعث شد و معناً ودیعتے بود کہ بر لوحِ سینۂ سینۂ آنحضرت کہ ہمچو
لوح محفوظ بود گذاشتہ بودند از قوت بفعل آمد آنرا ارشاد الطالبین موسوم
فرمودند چون مزاجِ فیض امتزاج آنحضرت از تصنیف ہیچو کتاب غرضی
نداشت محض بپاسِ خاطر داشت و رسوخِ اعتقادِ زناردار مزبور مشقت
فرمودند لہذا بمزاج آنحضرت گذشت کہ چیزے کہ بجمیع طالبانِ دین و دنیا
رابکار آید و فوایدِ کونین ازان متصور بقینے باشد اختراع باید کرد بنابران ازان
کتاب عمل او خنک کہ شرح شمہ مدارج آنرا دفترے جداگانہ باید استخراج فرمودند
تاثیرات و برکاتِ آن چہ بیان توان نمود کہ برافق قلب عاملش اختر سعادت
طلوع میکند و نیز بشارت متجلی میشود چہ سودہاست کہ از ان بموقف حصول
نمیرسد و از انجاکہ ہر فردے رازوجے ناگزیرست۔ لہذا آنحضرت برای زوج
عمل او خنک عمل تخشم اختراع فرمودند بموجب آیۂ کریمہ من کل شیٔ خلقنا
زوجین لعلکم تذکرون یعنی ہر چیز کہ پیدا کردیم دو صنف شاہد بہم
شوید یعنی حروف عرشی آسمانی و حروف مجرج جسمانی باہم زوجین یعنی جفت

ہستند پس باید دانست کہ حروفِ آسمانی موکل اند و حروف جسمانی وکیل
چون موکل صادق باشد وکیلِ او محکم و مصبوط باشد از قوتِ کن فیکون کلامِ
سبحانی سخن انسانی را تائید الٰہی ست و یکم عالم کبیر ست دویم عالم صغیر از مدد
کبیر ہر یک صغیر فیضیاب اند پس حروفِ آسمانی و جسمانی را باہم وصل کنند
تا طالب مطلوب خود برسد بنابرآن اتصال حروفِ آسمانی و جسمانی
کردہ میشود بدانکہ از الف سیوم ست۔ پس الفِ آسمانی و ت جسمانی شد
دریں صورت مددِ آسمانی بجسمانی میرسد خصوص دریں وظیفہ کہ مقرر کردہ اند
اگر کسے خواہد کہ چہار طبع مخالف و سرکش را بعمل خود آرد و مطیع روح گرداند باید
ایں نقشہا را کہ بعد ازیں قلمی خواہد شد بہمان ترتیب بخواند ہمہ چیز مسخر شوند
از شاہدے ایں آیت الم تران اللہ سخر لکم ما فی السموٰت و ما فی الارض
وَاَسبغ علیکم نعمۃ ظاہرۃً وَ باطنۃً ما ایا ایہا بندای مردان بدرستیکہ خدا تعالےٰ
رام ساخت برای شما انچہ در آسمانہا ست و انچہ در زمین ست از آفتاب و ماہتاب
از روشنی ایشاں بہرہ مندید و ستارگاں تا بدیشان راہ می برند۔ از کوہ و بیابان
و دریا و حیوانات و نباتات و معاونان ازان انتفاع دارید و تمام کرد بر شما
نعمت آشکارا و پوشیدہ یعنی انچہ می شناسید و نمی شناسید بالنعمت محسوسہ

و معقوله در نعمت ظاهر و باطن سخن بسیار است نعمت ظاهر حضرت رسالت پناه صلے اللہ علیہ وسلم و باطن امدادِ ملائکہ بدانکہ اگر نقشہاء مذکورہ را در طول بخواند چہار اسم میشود و در عرض بخواند ہفت اسم میشود ترکیب خواندن اسماء اینست ۔ اول اسماء آسمانی در طول بخواند بعدہ اسماء جسمانی بخواند در طول ہمچنین اول اسمائے آسمانی در عرض بخواند بعدہ اسماء جسمانی بخواند در عرض بعدہ وصل کند ۔

وظیفہ روز یکشنبہ شمس بغیر تبدیل

ثُ	حُ	شُ	مُ	اُ	دُ	ضُ	كُ
ثِّ	رِّ	سِّ	قِّ	بِّ	ذِّ	طِّ	لِّ
اَّ	سَّ	غَّ	كَّ	تَّ	رَّ	ظَّ	مَّ
بَّ	ذَّ	فَّ	هَّ	ثَّ	زَّ	عَّ	نَّ
خَّ	زَّ	ظَّ	يَّ	جَّ	سَّ	غَّ	وَّ
دَّ	ضَّ	عَّ	نَّ	حَّ	شَّ	فَّ	هَّ
جَ	طَ	لَ	وَ	خَ	صَ	قَ	يَ

بعدہ ایں اسماء الفی را در عرض معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند۔

اول ایں اسماء آفاقی را در عرض معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تَّ	حِّ	شَّ	مُّ	اَ	دِّ	ضَّ	كُّ
ثُّ	زِّ	صَّ	قَّ	بَ	ذِّ	طَّ	لُّ
اَ	سَّ	غَّ	كُّ	تَ	رِّ	ظَّ	مُّ
بَ	ذِّ	فَّ	هُّ	ثَ	زِّ	عَّ	نُّ
خَ	رِّ	ظِّ	يُّ	جَ	سِّ	غَ	وُّ
دَ	ضِّ	عَّ	نُّ	حَ	شِّ	فَّ	هُّ
جَّ	طِ	لَّ	وُّ	خَ	صِّ	قَّ	يُّ

وصل صحیح

این نقش جسمانی را | با نقش آسمانی وصل کرده یکبار بخوانند

تَ	حَ	شَ	مَ
ثَ	زَ	صَ	قَ
اَ	سَ	غَ	کَ
بَ	ذَ	فَ	هَ
خَ	رَ	ظَ	یَ
دَ	ضَ	عَ	نَ
جَ	طَ	لَ	وَ

اْ	دْ	ضْ	کْ
بْ	ذْ	طْ	لْ
تْ	رْ	ظْ	مْ
ثْ	زْ	عْ	نْ
جْ	سْ	غْ	وْ
حْ	شْ	فْ	هْ
خْ	صْ	قْ	یْ

در عرض یکبار رسته ذکر واحد الله هو الله بخوانند

آ	دِّ	ضّ	کّ
بَ	ذِّ	طّ	لّ
تَ	رِّ	ظّ	مّ
ثَ	زِّ	عّ	نّ
جَ	سِّ	غّ	وّ
حَ	شِّ	فّ	هّ
خَ	صِّ	قّ	یّ

بست وہشت منازل آسمانی یکبار درعرض بخوانند			
ادغک	وضیکا	ضکاو	کادض
بذظل	دظلب	طلبذ	لبذط
نزظم	زظمت	ظمتر	مترظ
ثرغن	رغنث	غنثر	نثرغ
جبغو	سغوج	غوجبس	وجبغ
حشفق	شفحج	فحجش	تحتیف
حقیقی	صقیغ	قیخص	یحقیق

بست وہشت منازل جسمانی یکبار درعرض بخواند			
تخشم	حشت	شمتح	متحش
ثرخق	رصقث	صقثر	قثرص
اسفک	سفکا	عکاس	کاسغ
بذفہ	ذفہب	فہبذ	ہبذف
خرظی	زظخ	ظیخز	یخزظ
وضعن	ضعند	عندض	ندضع
جطلو	طلوج	لوجبط	وجطل

اول اسمار الٰہی آسمانی درطول معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ یکبار بخواند			
اللہ	دیان	ضار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الظاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغفور	الوہاب
الحکیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	یٰسین

بعدہ اسمار الٰہی جسمانی درطول یکبار معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند			
تواب	حافظ	شکور	الملک
الثابت	الزکی	الصانع	القادر
اللہ	السبحان	الغنی	الکبیر
الباسط	الذاکر	الفتاح	الہادی
الخبیر	الرحیم	الطاہر	یٰسین
الدیان	الضار	العلیم	النصیر
الجلیل	الظاہر	اللطیف	الودود

ورد روز دوشنبه قمر غیر تبدیل

وظیفه روز دوشنبه قمر غیر تبدیل ست

ت	ح	ش	م
ث	ز	ص	ق
ا	س	ع	ک
ب	ذ	ف	ه
خ	ر	ظ	ی
د	ض	غ	ن
ج	ط	ل	و

ا	د	ض	ک
ب	ذ	ط	ل
ت	ر	ظ	م
ث	ز	ع	ن
ج	س	غ	و
ح	ش	ف	ه
خ	ص	ق	ی

بعده جسمانی در عرض هفت بار بخواند
معه ذکر واحد الله هو الله

اول آسمانی در عرض هفت بار بخواند
معه ذکر واحد الله هو الله

ت	ح	ش	م
ث	ز	ص	ق
ا	س	ع	ک
ب	ز	ف	ه
خ	ر	ظ	ی
د	ض	غ	ن
ج	ط	ل	و

ا	د	ض	ک
ب	ذ	ط	ل
ت	ر	ظ	م
ث	ز	ع	[illegible]
ج	س	غ	[illegible]
ح	ش	ف	[illegible]
خ	ص	ق	[illegible]

وصل صحیح یکبار باروح معہ ذکر

تَ	حَ	شَ	مَ	اْ	دْ	ضْ	کْ
ثَ	زَ	صَ	قَ	بْ	ذْ	طْ	لْ
اَ	سَ	غَ	کَ	تْ	رْ	ظْ	مْ
بَ	ذَ	فَ	ہَ	ثْ	زْ	عْ	نْ
خَ	رَ	طَ	یَ	جْ	سْ	غْ	وْ
دَ	صَ	عَ	نَ	حْ	شْ	فْ	ہْ
جَ	طَ	لَ	وَ	خْ	صْ	قْ	یْ

دعرض یکبار معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

				اَ	دْ	ضِّ	کُ
				بَ	ذْ	طِّ	لُ
				تَ	رْ	ظِّ	مُ
				ثَ	زْ	عِّ	نُ
				جَ	سْ	غِّ	وْ
				حَ	شْ	فِّ	ہُ
				خَ	صْ	قِّ	یُ

اول منازل آسمانی درعرض یکبار معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخوانند

اذغک	وضغکا	غدکاد	کادض
بذظل	وظلب	طلبذ	لبذط
نزظم	زظمت	طمتش	مشزظ
ترغن	زغنث	غثشز	تشرع
جسغو	سغوج	غوجبس	وصغ
حشفہ	سفہج	فہجش	ہجشف
حقیقی	صقیخ	قیجص	تجقیق

بعدہٗ منازل جسمانی درعرض یکبار معہ ذکر واحد اللہ ہو الصمد بخوانند

تحشتم	حشمت	شمتح	متحش
ثرحق	زصقت	صقثر	قثرض
اسغک	سغکا	غکاس	کاسغ
بدفہ	ذفہب	فہبذ	بہذف
خرظی	زظیخ	ظیخر	یخرظ
وضعن	ضعند	عندض	ندضع
جطلو	طلوع	لوجط	وجطل

اول اسمائے آفاقی درطول

اللہ	دیان	ضار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الظاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغنی	الوہاب
الحکیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	مبین

بعدہٗ اسماء انفسی درطول

تواب	حافظ	شکور	ملک
الثابت	الزکی	الصانع	[illegible]
اللہ	السبحان	الغنی	الکبیر
الباسط	الذاکر	الفتاح	[illegible]
الخبیر	الرحیم	الظاہر	[illegible]
الدیان	الضار	العلیم	[illegible]
الجلیل	الطاہر	اللطیف	[illegible]

وظیفه روز سه شنبه مریخ باتبدیل

کُ	صُ	دُ	اُ		مُ	شُ	حُ	ثُ
مِّ	ظِّ	رِّ	تِّ		کِّ	غِّ	سِّ	اِّ
وَّ	غَّ	سَّ	جَّ		یَّ	ظَّ	رَّ	خَّ
یَّ	قَّ	صَّ	خَّ		وَّ	لَّ	طَّ	جَّ
لَّ	طَّ	ذَّ	بَّ		قَّ	ضَّ	زَّ	ثَّ
نَّ	عَّ	زَّ	ثَّ		هَّ	فَّ	ذَّ	بَّ
هَ	فَ	شَ	حَ		نَ	عَ	طَ	دَ

اول درعرض هفت بار معه ذکر — بعده درعرض هفت بار معه ذکر

بشب هشت مراتب وجود درتصور دارد

کُ	ضَّ	دّ	اَ		مُّ	شَّ	حّ	ثّ
مْ	ظَّ	رّ	تَ		کُ	غَّ	سِّ	اَ
وّ	غّ	سّ	جَ		یُّ	ظَّ	رّ	خَ
یّ	قَّ	صّ	خَ		وُّ	لَّ	طِّ	جَ
لُّ	طّ	ذّ	بَ		قُّ	ضَّ	زّ	ثَ
نّ	عَّ	زّ	ثَ		هّ	فَّ	ذّ	بَ
هّ	فَ	شّ	حَ		نُّ	عَّ	ضّ	دَ

وصل غلط باروح یکبار معہ ذکر

تَ	حَ	شَ	مَ
اَ	سَ	غَ	کَ
خَ	رَ	ظَ	یَ
جَ	طَ	لَ	وَ
ثَ	زَ	صَ	قَ
بَ	ذَ	فَ	ہَ
دَ	ضَ	عَ	نَ

اْ	دْ	ضْ	کْ
تْ	رْ	ظْ	مْ
جْ	سْ	غْ	وْ
خْ	صْ	قْ	یْ
بْ	ذْ	طْ	لْ
ثْ	زْ	عْ	نْ
حْ	شْ	فْ	ہْ

بعدہ در عرض معہ ذکر واحد
اللہ ہو اللہ بخواند

تَ	حّ	شّ	مّ
ثَ	زّ	صّ	قّ
اَ	سّ	غّ	کّ
خَ	رّ	ظّ	یّ
جَ	طّ	لّ	وّ
بَ	ذّ	فّ	ہّ
دَ	ضّ	عّ	نّ

اول در عرض معہ ذکر واحد
اللہ ہو اللہ بخواند

اَ	دّ	ضّ	کّ
بَ	ذّ	طّ	لّ
تَ	رّ	ظّ	مّ
جَ	سّ	غّ	وّ
خَ	صّ	قّ	یّ
ثَ	زّ	عّ	نّ
حّ	شّ	فّ	ہّ

بعده درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تَ	جّ	شّ	مُّ
ثَ	زّ	صّ	قُّ
اَ	سّ	غّ	کُّ
بَ	ذّ	فّ	ہُّ
خَ	رّ	ظّ	یُّ
جَ	طّ	لّ	وُّ
دَ	ضّ	عّ	نُّ

اول درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

اَ	دّ	ضّ	کُّ
بَ	ذّ	طّ	لُّ
تَ	رّ	ظّ	مُّ
ثَ	زّ	عّ	نُّ
جَ	سّ	غّ	وُّ
خَ	صّ	قّ	یُّ
حَ	شّ	فّ	ہُّ

بعد درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تَ	جّ	شّ	مُّ
ثَ	زّ	صّ	قُّ
اَ	سّ	غّ	کُّ
بَ	ذّ	فّ	ہُّ
خَ	رّ	ظّ	یُّ
دَ	ضّ	عّ	نُّ
جَ	طّ	لّ	وُّ

اول درعرض

معہ ذکر واحد اللہ اللہ بخواند

اَ	دّ	ضّ	کُّ
بَ	ذّ	طّ	لُّ
تَ	رّ	ظّ	مُّ
ثَ	زّ	عّ	نُّ
جَ	سّ	غّ	وُّ
حَ	شّ	فّ	ہُّ
خَ	صّ	قّ	یُّ

وصل صحیح یکبار بخواند معہ ذکر

تَ	حَ	شَ	مَ
ثَ	زَ	صَ	قَ
اَ	سَ	عَ	كَ
بَ	ذَ	فَ	هَ
خَ	رَ	ظَ	يَ
دَ	ضَ	غَ	نَ
جَ	طَ	لَ	وَ

اْ	دْ	ضْ	كْ
بْ	ذْ	طْ	لْ
تْ	رْ	ظْ	مْ
ثْ	زْ	عْ	نْ
جْ	سْ	غْ	وْ
حْ	شْ	فْ	هْ
خْ	صْ	قْ	یْ

در عرض یکبار

معہ ذکر واحد اللہ ہوا للہ بخواند

اً	دٍّ	ضًّ	كًّ
بً	ذٌّ	طًّ	لً
تً	رًّ	ظًّ	مً
ثً	زًّ	عًّ	نً
جً	سًّ	غًّ	[illegible]
حً	شًّ	فً	[illegible]
خً	صًّ	قً	[illegible]

اول منازل آسمانی درعرض
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ادضک	وضکا	ضکاد	کادض
بذطل	ذطلب	طلبذ	لبذط
ترظم	زظمت	ظمتر	مترظ
تزعن	زعنث	عشنر	نشرع
جسغو	سغوج	غوجس	وجسغ
جشفہ	شفہج	فہجش	ہجشف
خصقی	صقیخ	قیخص	یخصق

بعدہ منازل جسمانی درعرض
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تحشم	حشمت	شمتح	متحش
ثزصق	زصفث	ضفثر	فثرض
اسفک	صفکا	غکاس	کاسغ
بذفہ	ذفہب	فہبذ	ہبذف
خرظی	زطیخ	طیخر	بخرط
دضعن	ضعند	عندض	ندضع
جطلو	طلوح	لوحط	وحطل

اول اسمار آسمانی یکبار درطول
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

اللہ	دیان	ضار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الطاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغفور	الوہاب
الحکیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	لیسین

بعدہ اسمار جسمانی درطول یکبار
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تواب	حافظ	شکور	ملک
الثابت	الزکی	الصانع	القادر
اللہ	السبحان	الغنی	الکبیر
الباری	الذاکر	الفتاح	الہادی
الخالق	الرحیم	الظاہر	لیسین
الدیان	الضار	العلیم	البصیر
الجلیل	الظاہر	اللطیف	الودود

وظیفہ روز چہارشنبہ عطارد باتبدیل

ثُ	حُ	سُ	مُ		اُ	وُ	ضُ	کُ
بِّ	ذِّ	فِّ	هِّ		ثِّ	زِّ	عِّ	نِّ
جَّ	طَّ	لَّ	وَّ		خَّ	صَّ	قَّ	یَّ
آ	سَّ	غَّ	کَّ		تَّ	رَّ	ظَّ	مَّ
دَّ	ضَّ	عَّ	نَّ		بَّ	ذَّ	طَّ	لَّ
ثَّ	زَّ	صَّ	قَّ		بَّ	ذَّ	طَّ	لَّ
خَ	رِ	ظَ	یٰ		جَ	سَ	غَ	وَ
بعده درعرض معه ذکر داحد الله هو الله بخواند					اول درعرض معه ذکر واحد الله هو الله بخواند			
تَ	حّ	شَّ	مُّ		اَ	وِّ	ضَّ	کَّ
بَ	دِّ	فَّ	هَّ		ثَ	زِّ	عَّ	نَّ
جَ	طِّ	لَّ	وَّ		خَ	صِّ	قَّ	یَّ
آ	سِّ	غَّ	کَّ		تَ	رِّ	ظَّ	مَّ
دَ	ضِّ	عَّ	نَّ		حَّ	شَّ	ضَّ	[illegible]
ثَ	زِّ	صَّ	قَّ		بَ	ذَّ	طَّ	[illegible]
خَ	رِّ	ظَّ	یَّ		حَّ	سِّ	[illegible]	[illegible]

ورد روز چہارشنبہ عطارد باتبدیل

وصل غلط

نقش جسمانی را با نقش آسمانی وصل کند

ت	ج	ش	م
ب	ذ	ف	ہ
ج	ط	ل	و
ا	س	ع	ک
د	ض	غ	ن
ث	ز	ص	ق
خ	ر	ظ	ی

ا	د	ض	ک
ث	ز	غ	ن
خ	ص	ق	ی
ت	ر	ظ	م
ح	ش	ف	ہ
ب	ذ	ط	ل
ج	س	غ	و

بعده در عرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ت	ج	ش	م
ث	ز	ص	ق
ب	ذ	ف	ہ
ج	ط	ل	و
ا	س	غ	ک
د	ض	ع	ن
خ	ر	ظ	ی

اول در عرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ا	د	ض	ک
ب	ذ	ط	ل
ث	ز	ع	ن
خ	ص	ق	ی
ت	ر	ظ	م
ح	ش	ف	ہ
ج	س	غ	و

بعده درعرض			
معه ذکر واحد الله هو الله بخواند			
تَ	حّ	شَّ	مُّ
ثَ	زِّ	صَّ	قُّ
اَ	سِّ	غَّ	کُّ
بَ	ذِّ	فَّ	هُّ
خَ	رِّ	ظَّ	یُّ
دَ	ضِّ	عَّ	لُّ
جِ	طِّ	لَّ	وُّ

اول درعرض			
معه ذکر واحد الله هو الله بخواند			
اَ	دِّ	ضَّ	کُّ
بَ	ذِّ	طَّ	لُّ
تَ	رِّ	ظَّ	مُّ
ثَ	زِّ	عَّ	نُّ
جَ	سِّ	غَّ	وُّ
حَ	شِّ	فَّ	هُّ
خَ	صِّ	قَّ	یُّ

وصلِ صحیح معه ذکر واحد الله هو الله بخوانند قاعده جسمانی را با حروف پنجم روحانی وصل کند

تَ	حَ	شَ	مَ
ثَ	زَ	صَ	قَ
اَ	سَ	غَ	کَ
بَ	ذَ	فَ	هَ
خَ	رَ	ظَ	یَ
دَ	ضَ	عَ	نَ
جَ	طَ	لَ	وَ

اْ	دْ	ضْ	کْ
بْ	ذْ	طْ	لْ
تْ	رْ	ظْ	مْ
ثْ	زْ	عْ	نْ
جْ	سْ	غْ	وْ
حْ	شْ	فْ	هْ
خْ	صْ	قْ	یْ

در عرض

معه ذکر واحد الله هو الله بخواند

اَ	دّ	ضّ	کّ
بَ	ذّ	طّ	لّ
تَ	رّ	ظّ	مّ
ثَ	زّ	عّ	نّ
جَ	سّ	غّ	وّ
حَ	شّ	فّ	هّ
خَ	صّ	قّ	یّ

اول منازل آسمانی در عرض

یکبار معه ذکر واحد الله الله بخواند

ادضک	وضکا	ضکاد	کادض
بذطل	ذطلب	طلبذ	لبذط
ترظم	رظمت	ظمتر	مترظ
ثزعن	زعنث	عنثز	نثزع
جسغو	سغوج	غوجس	وجسغ
حشفه	شفهح	فهحش	هحشف
خصقی	صقیخ	قیخص	یخصق

بعده منازل جسمانی در عرض

یکبار معه ذکر واحد الله هو الله بخواند

تحشم	حشمت	شمتح	متحش
ثرصق	رصقث	صقثر	قثر
اسغک	سغکا	غکاس	کا
بذفه	ذفهب	فهبذ	[illegible]
خزظی	زظیخ	ظیخز	[illegible]
وضعن	ضعنو	عنوض	[illegible]
جلو	طلوج	[illegible]	

اول اسماء اقامی درطول یکبار معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند			
الد	دیان	ضار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الظاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغنی	الوہاب
الحکیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	یٰسین

بعد اسماء الغی درطول یکبار معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند			
تواب	حافظ	شکور	ملک
الثابت	الزکی	الصانع	القادر
اللہ	السبحان	الغنی	الکبیر
الباسط	الذاکر	الفتاح	الہادی
الخبیر	الرحیم	الظاہر	یٰسین
الدیان	الضار	العلیم	النصیر
الجلیل	الظاہر	اللطیف	الودود

وظیفہ روز پنجشنبہ مشتری باتبدیل

ثُ	حُ	شُ	مُ	اُ	دُ	صُ	کُ
خِّ	رِّ	ظِّ	یِّ	جِّ	سِّ	عِّ	وِّ
ثَّ	زَّ	سَّ	قَّ	بَّ	ذَّ	طَّ	لَّ
دَّ	ضَّ	ثَّ	نَّ	حَّ	شَّ	فَّ	ہَّ
اَّ	بسَّ	غَّ	کَّ	ثَّ	رَّ	ظَّ	مَّ
جَّ	طَّ	لَّ	وَّ	خَّ	صَّ	قَّ	یَّ
بَ	ذَ	فَ	ہَ	شَ	زَ	عَ	نَ

بعده در عرض

معه ذکر واحد الله هو الله بخواند

مٌّ	شَّ	جّ	ثَ
یٌّ	ظَّ	رِّ	خَ
قٌّ	صَّ	زِّ	ثَ
نٌّ	عَّ	ضِّ	دَ
کٌّ	غَّ	سِّ	اَ
وٌّ	لَّ	طِّ	جَ
ہٌّ	فَّ	ذِّ	بَ

اول در عرض

معه ذکر واحد الله هو الله بخواند

کٌّ	ضَّ	دِّ	اَ
وٌّ	غَّ	سِّ	جَ
لٌّ	طَّ	ذِّ	بَ
وٌّ	فَّ	شِّ	خَ
مٌّ	ظَّ	رِّ	ثَ
یٌّ	قَّ	صِّ	خَ
نٌّ	عَّ	زِّ	تَ

وصل غلط معه ذکر واحد الله هو الله بخواند

مَ	شَ	حَ	تَ
یَ	ظَ	رَ	خَ
قَ	صَ	زَ	ثَ
نَ	عَ	ضَ	دَ
کَ	غَ	سَ	اَ
وَ	لَ	طَ	جَ
ہَ	فَ	ذَ	بَ

کُ	ضُ	دُ	اُ
وُ	غُ	سُ	جُ
لُ	طُ	ذُ	بُ
وُ	فُ	شُ	خُ
مُ	ظُ	زُ	ثُ
یُ	قُ	صُ	خُ
نُ	عُ	دُ	تُ

بعده الفی درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تَ	جّ	شَّ	مُّ
ثَ	زّ	صَّ	قُّ
خَ	رّ	ظَّ	یُّ
دَ	ضّ	عَّ	نُّ
اَ	سّ	غَّ	کُّ
جَ	طّ	لَّ	وُّ
بَ	ذّ	فَّ	ہُّ

اول اقانی درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

اَ	دّ	ضَّ	کُّ
بَ	ذّ	طَّ	لُّ
جَ	سّ	غَّ	وُّ
حَ	شّ	فَّ	ہُّ
تَ	رّ	ظَّ	مُّ
خَ	صّ	قَّ	یُّ
ثَ	زّ	عَّ	نُّ

بعده جسمانی درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تَ	جّ	شَّ	مُّ
ثَ	زّ	صَّ	قُّ
اَ	سّ	غَّ	کُّ
خَ	رّ	ظَّ	یُّ
دَ	ضّ	عَّ	نُّ
جَ	طّ	لَّ	وُّ
بَ	ذّ	فَّ	ہُّ

اول آسمانی درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

اَ	دّ	ضَّ	کُّ
بَ	ذّ	طَّ	لُّ
تَ	رّ	ظَّ	مُّ
جَ	سّ	غَّ	وُّ
حَ	شّ	فَّ	ہُّ
خَ	صّ	قَّ	یُّ
ثَ	زّ	عَّ	نُّ

بعده جسمانی در عرض سه ذکر لا اللہ هو اللہ بخواند			
ت	ح	ش	م
ث	ز	ص	ق
ا	س	ع	ک
ب	ذ	ف	ه
خ	ز	ط	ی
د	ض	ع	ن
ج	ظ	ل	و

اول آسمانی در عرض سه ذکر واحد اللہ هو اللہ بخواند			
ا	د	ص	ک
ب	ذ	ط	ل
ت	ر	ظ	م
ث	ز	ع	ن
ج	س	غ	و
ح	ش	ف	ه
خ	ض	ق	ی

نقش جسمانی را با حروفِ آسمانی پنجم وصل کند — سه ذکر بخواند

ت	ح	ش	م
ث	د	ص	ق
ا	س	غ	ک
ب	ذ	ف	ه
خ	ر	ظ	ی
ذ	ض	ع	ن
ج	ط	ل	و

ا	د	ص	ک
ب	ذ	ط	ل
ت	ر	ظ	م
ث	ز	ع	ن
ج	س	غ	و
ح	ش	ف	ه
خ	ض	ق	ی

در عوض سه ذکر بخواند

اَ	دّ	ضّ	کّ
بَ	ذّ	طّ	لّ
تَ	رّ	ظّ	مّ
ثَ	زّ	عّ	نّ
جَ	سّ	غّ	وّ
حَ	شّ	فّ	ہّ
خَ	صّ	قّ	یّ

اول منازل آسمانی در عوض سه ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ادضک	دضکا	ضکاد	کادض
بذطل	ذطلب	طلبذ	لبذط
ترظم	رظمت	ظمتر	مترظ
ثزعن	زعنث	عنثز	نثزع
جسغو	سغوج	غوجس	وجسغ
حشفہ	شفہج	فہجش	ہحف
حقیقی	صفیح	فیحص	تحقیق

بعده منازل جسمانی در عوض سه ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ثحشم	حشمت	شمثح	متحش
ثرصق	رصفت	صفثر	فثرص
اسفک	سفکا	غکاس	کاسغ
بذفہ	ذفہت	فہبذ	بہذف
خرظی	ذطیخ	ظیخر	بخرظ
ذضعن	ضعند	عندض	ندضع
جطلو	طلوع	بوجط	وجطل

اول اسمائے آفاقی درطول معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند			
البد	دیان	غفار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الظاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغفور	الوہاب
الحکیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	یس

بعدہٗ اسمائے انفسی درطول معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند			
تواب	حافظ	شکور	ملک
الثابت	الزکی	الصانع	القادر
اللہ	السبحان	الغنی	الکبیر
الباسط	الذاکر	الفتاح	الہادی
الخالق	الرحیم	الطاہر	یس
الدیان	الضار	العلیم	البصیر
الجلیل	الطاہر	اللطیف	الودود

وظیفہ روز جمعہ زہرہ باتبدیل

ثُ	حُ	شُ	مُ	اُ	دُ	ضُ	کُ
دِّ	ضِّ	عِّ	نِّ	حِّ	شِّ	فِّ	[illegible]
بَّ	ذَّ	فَّ	ہَّ	ثَّ	زَّ	عَّ	نَّ
تَّ	زَّ	صَّ	قَّ	بَّ	ذَّ	طَّ	لَّ
جَّ	طَّ	لَّ	وَّ	جَّ	صَّ	قَّ	[illegible]
خَّ	رَّ	ظَّ	یَّ	خَّ	سَّ	عَّ	[illegible]
اَ	سَ	غَ	کَ	ثَّ	زَّ	طَّ	[illegible]

ورد روز جمعہ زہرہ باتبدیل

بعدہ درعرض موافق ستارہ
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

م	ش	ج	ت
ن	ع	ص	د
ہ	ف	ذ	ب
ق	ض	ز	ث
و	ل	ط	ج
ی	ظ	ر	خ
ک	غ	س	ا

اول درعرض موافق ستارہ
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ک	ض	د	ا
ہ	ف	ش	ح
ن	ع	ز	ث
ل	ط	ذ	ب
ی	ق	ص	خ
و	غ	س	ج
م	ظ	ر	ت

وصل غلط معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

م	ش	ح	ت
ن	ع	ض	د
ہ	ف	ذ	ب
ق	ض	ز	ث
و	ل	ط	ج
ی	ظ	ر	خ
ک	غ	س	ا

ک	ض	د	ا
ہ	ف	ش	خ
ن	ع	ز	ث
ل	ط	ذ	ب
ی	ق	ص	خ
و	غ	س	ج
م	ظ	ر	ت

بجده در عرض		معه ذکر	
تَ	حِّ	شَّ	مٌّ
ثَ	زِّ	صَّ	قٌّ
دَ	ضِّ	عَّ	نٌّ
بَ	ذِّ	فَّ	ہٌّ
جَ	طِّ	لَّ	وٌّ
خَ	رِّ	ظَّ	یٌّ
اَ	سِّ	غَّ	کٌّ

اول در عرض		معه ذکر	
اَ	دِّ	ضَّ	کٌّ
بَ	ذِّ	ظَّ	لٌّ
حَ	شِّ	فَّ	ہٌّ
ثَ	زِّ	عَّ	نٌّ
خَ	صِّ	قَّ	یٌّ
جَ	سِّ	غَّ	وٌّ
تَ	رِّ	طَّ	مٌّ

بعدہٗ در عرض		معه ذکر	
تَ	جِّ	شَّ	مٌّ
ثَ	زِّ	صَّ	قٌّ
اَ	سِّ	غَّ	کٌّ
دَ	ضِّ	عَّ	نٌّ
بَ	ذِّ	فَّ	ہٌّ
جَ	طِّ	لَّ	وٌّ
خَ	رِّ	ظَّ	یٌّ

اول در عرض		معه ذکر	
اَ	دِّ	ضَّ	کٌّ
بَ	ذِّ	طَّ	لٌّ
تَ	رِّ	ظَّ	مٌّ
حَ	شِّ	فَّ	ہٌّ
ثَ	زِّ	عَّ	نٌّ
خَ	صِّ	قَّ	یٌّ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بعدہ درعرض معہ ذکر

مُّ	شَّ	جّ	تَ
قُّ	صَّ	زّ	ثَ
کُّ	غَّ	سّ	اَ
ہُّ	فَّ	ذّ	بَ
نُّ	عَّ	ضّ	دَ
وُّ	لَّ	طّ	جَ
ی	ظ	رّ	حَ

اول درعرض معہ ذکر

کُّ	ضَّ	دّ	اَ
لُّ	طَّ	ذّ	بَ
مُّ	ظَّ	رّ	تَ
نُّ	عَّ	زّ	ثَ
ہُّ	فَّ	شّ	حَ
یُّ	قَّ	صّ	خَ
وُّ	غَّ	سّ	جَ

بعدہ درعرض معہ ذکر واحد

مُّ	شَّ	جّ	تَ
قُّ	صَّ	زّ	ثَ
کُّ	غَّ	سّ	اَ
ہُّ	فَّ	ذّ	بَ
یُّ	ظَّ	رّ	خَ
نُّ	غَّ	ضّ	دَ
وُّ	لَّ	طّ	جَ

اول درعرض
معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

کُّ	ضَّ	دّ	اَ
لُّ	طَّ	ذّ	بَ
مُّ	ظَّ	رّ	تَ
نُّ	عَّ	زّ	ثَ
وُّ	عَّ	سّ	جَ
ہُّ	ثَّ	شّ	حَ
یُّ	قَّ	صّ	خَ

نقش جسمانی را با نقش حروف پنجم روحانی وصل کند و نقل مربع

بخواند همه ذکر واحد الله هو الله با تصور وحدت وجود

ک	ض	د	ا		م	ش	ح	ت
ل	ط	ذ	ب		ق	ص	ز	ث
م	ظ	ر	ت		ک	غ	س	ا
ن	ع	ز	ث		ہ	ف	و	ب
و	غ	س	ج		ی	ظ	ر	خ
ہ	ف	ش	ح		ن	ع	ص	د
ی	ق	ص	خ		ہ	ل	ط	ج

همه ذکر بخواند — در عرض

ک	ض	د	ا					
ل	ط	ذ	ب					
م	ظ	ر	ت					
ن	ع	ز	ث					
[illegible]	غ	س	ج					
[illegible]	ف	ش	ج					
[illegible]	[illegible]	ص	[illegible]					

اول منازل آسمانی درعرض
معه ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

اوفک	دضکا	ضکاد	کادض
بذطل	دظلب	طلبذ	لبذط
ترظم	رظمت	ظمتر	مترظ
ثزعن	رغنث	عشر	نشرع
جسغو	سفوج	غوجس	وجسغ
حشفہ	شفہج	فہجش	ہجشف
حقیقی	صقیج	قیحض	تحقیق

بعده منازل جسمانی درعرض
معه ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تحشم	حشمت	شمتح	متحش
ثرصق	رصقت	صقثر	قثرص
اسفک	سفکا	عکاس	کاسغ
بذفہ	ذفہب	فہبذ	بہذف
خرظی	زطیخ	طیخز	یخزط
ضعن	ضغند	عندض	ندضغ
جطلو	طلوع	لوجط	وجطل

اول اسمائے آسمانی درعرض معه ذکر بخوانند

الصمد	دیان	ضار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الطاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغنی	الوہاب
الحلیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	لیبن

بعده اسمائے جسمانی درعرض معه ذکر بخوانند

تواب	حافظ	شکور	ملک
الثابت	الزکیا	الصابع	الخفار
الصمد	السبحان	الغنی	الکبیر
الباسط	الذاکر	الفتاح	الہادی
الخبیر	الرحیم	الطاہر	لیبن
الدیان	الغفار	العلیم	النصیر
الجلیل	الطاہر	اللطیف	الودود

وصل غلط معه ذکر بخواند

حَ	شَ	مَ	اُ	دُ	ضُ	کُ
طَ	لَ	وَ	خُ	صُ	قُ	یُ
ضَ	عَ	نَ	حُ	شُ	فُ	ہُ
رَ	ظَ	یَ	جُ	سُ	غُ	وُ
زَ	فَ	ہَ	شُ	زُ	عُ	نُ
سَ	غَ	کَ	ثُ	رُ	ظُ	مُ
زَ	صَ	قَ	بُ	ذُ	طُ	لُ

درعرض حسب ستارگان [illegible]ه بار معه ذکر بخواند — اول درعرض حسب ستارگان دیا ده بار معه ذکر بخواند

جّ	شّ	مّ	آ	دّ	ضّ	کّ
زّ	صّ	قّ	بّ	ذّ	طّ	لّ
طّ	لّ	وّ	خّ	صّ	قّ	یّ
ضّ	عّ	نّ	حّ	شّ	فّ	ہّ
رّ	ظّ	یّ	جّ	سّ	غّ	وّ
زّ	فّ	ہّ	ثّ	زّ	عّ	نّ
سّ	غّ	کّ	تّ	رّ	ظّ	مّ

بعده درعرض سه ذکر بخواند			
تَ	جّ	شَنّ	مٌّ
ثَ	زٌ	صَنّ	یٌّ
اَ	سٌ	عٌّ	کٌّ
جَ	طّ	لَہٌ	قٌّ
دَ	ضّ	عَ	نٌّ
خَ	رٌ	ظَّ	ہٌّ
بَ	ذٌ	فَّ	ھٌّ

اول درعرض سه ذکر بخواند			
اَ	دٌ	ضَّ	کٌّ
بَ	ذٌ	طَّ	لٌّ
تَ	رٌ	ظَّ	مٌّ
خَ	صٌّ	قَّ	یٌّ
حَ	سٌّ	فَّ	ہٌّ
جَ	سٌّ	غَّ	وٌّ
ثَ	زٌ	عَ	نٌّ

بعده درعرض سه ذکر بخواند			
تَ	جّ	شَنّ	مٌّ
ثَ	زٌ	صَنّ	قٌّ
اَ	سٌ	غٌ	کٌّ
بَ	ذٌ	فَّ	ہٌ
جَ	طٌ	لَہ	مٌّ
دَ	ضٌ	غَّ	نٌّ
خَ	[illegible]	ظَّ	یٌّ

اول درعرض سه ذکر بخواند			
اَ	دٌ	ضَّ	کٌّ
بَ	ذٌ	طَّ	لٌّ
تَ	رٌ	ظَّ	مٌّ
ثَ	زٌ	عَّ	نٌّ
خَ	صٌّ	قَّ	یٌّ
حَ	شٌّ	فَّ	ہٌّ
جَ	[illegible]	غَّ	[illegible]

بعده درعرض مرتبه
معه ذکر بخواند

تَ	جّ	سشَّ	مٌّ
ثَ	زّ	صَّ	قٌّ
اَ	سِّ	عَّ	کٌّ
بَ	ذِّ	فَّ	ہٌّ
خَ	رِّ	ظَّ	یٌّ
جَ	طِّ	لَّ	وٌّ
دَ	ضِّ	غَّ	نٌّ

اول درعرض مرتبه
معه ذکر بخواند

اَ	دِّ	ضَّ	کٌّ
بَ	ذِّ	طَّ	لٌّ
تَ	رِّ	ظَّ	مٌّ
ثَ	زِّ	عَّ	نٌّ
جَ	سِّ	غَّ	وٌّ
خَ	صِّ	قَّ	یٌّ
حَ	شِّ	فَّ	ہٌّ

بعده درعرض معه ذکر واحد
الله هو الله بخواند

تَ	جّ	شّ	مٌّ
ثَ	زّ	صَّ	قٌّ
اَ	سِّ	عَّ	کٌّ
بَ	ذِّ	فَّ	ہٌّ
خَ	رِّ	ظَّ	یٌّ
دَ	ضِّ	غَّ	نٌّ
جَ	طِّ	لَّ	وٌّ

اول درعرض معه ذکر واحد
الله هو الله بخواند

اَ	دِّ	ضَّ	کٌّ
بَ	ذِّ	طَ	لٌّ
تَ	رِّ	ظَّ	مٌّ
ثَ	زِّ	عَّ	نٌّ
جَ	سِّ	غَّ	وٌّ
حَ	شِّ	فَّ	ہٌّ
خَ	صِّ	قَّ	یٌّ

وصل صحیح بخواند ومراقبہ کند تا تصور وحدت وجود

كُ	ضُ	دُ	اُ		مَ	شَ	حَ	تَ
لُ	طُ	ذُ	بُ		قَ	صَ	زَ	ثَ
مُ	ظُ	رُ	تُ		كَ	عَ	سَ	اَ
نُ	عُ	زُ	ثُ		ہَ	فَ	دَ	بَ
وُ	غُ	سُ	جُ		یَ	ظَ	رَ	خَ
ہُ	فُ	شُ	حُ		نَ	عَ	ضَ	دَ
یُ	قُ	صُ	خُ		وَ	لَ	طَ	جَ

در عرض بخواند معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ

ک	ض	د	ا					
ل	ط	ذ	ب					
م	ظ	ر	ت					
ن	ع	ز	ث					
و	غ	س	ج					
ہ	ف	ش	ح					
ی	ق	ص	خ					

اول منازل آسمانی درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

ادفک	دفکا	فکاد	کادف
بذطل	ذطلب	طلبذ	لبذط
ثزظم	زظمث	ظمثز	مثزظ
ثزعن	زعنث	عنثز	نثزع
جسغو	سغوج	غوجس	وجسغ
حشفہ	شفہح	فہحش	ہحشف
حقیقی	صقیح	قیحص	تحقیق

بعدہ منازل جسمانی درعرض

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تخشم	حشمت	شمتخ	متخش
ثزصق	زصقث	صقثز	قثزص
اسفک	سفکا	عکاس	کاسغ
بذفہ	ذفہب	فہبذ	ہبذف
خرظی	رظیخ	ظیخر	یخرظ
وضعن	ضعند	عندض	ندضع
جطلو	طلوع	بوجط	وجطل

اول اسماء آسمانی درطول

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

اللہ	دیان	ضار	کریم
الباسط	الذاکر	الطاہر	اللطیف
التواب	الرب	الطاہر	المبین
الثابت	الزکی	العلیم	النور
الجلیل	السمیع	الغفور	الوہاب
الحکیم	الشکور	الفتاح	الہادی
الخبیر	الصبور	القدیر	یس

بعدہ اسماء جسمانی درطول

معہ ذکر واحد اللہ ہو اللہ بخواند

تواب	حافظ	شکور	ملک
الثابت	الزکی	الصانع	القادر
اللہ	السبحان	الغنی	الکبیر
الباسط	الذاکر	الفتاح	الہادی
الخالق	الرحیم	الطاہر	یس
الدیان	الضار	العلیم	البصیر
الجلیل	الطاہر	اللطیف	الودود

ہرگاہ کہ ایں اسمار آسمانی وجسمانی بطوریکہ شرحش رفتہ ہر روز مزاد
شاید فوائد ومنفعت آں آنکہ بنظر آید وفیضے وامدادے از ارواح فیض
انفراح بدو رسد آمین رب العالمین ۔

منقول **ست** کہ روزے سید سعادت علی وعباس علی وغیرہ
چہار صاحب از سادات سرسی بجہت شرف ملاقات آنحضرت ارادہ
براہی نمودند در اثنائے راہ غلام رسول خان را از صاحبان موصوف اتفاقاً
ملاقات افتاد پرسیدند کہ بکدام جانب کمر ارادہ بستہ آید در جواب گفتند
کہ بخدمت شاہ عبدالہادی صاحب قدس سرہٗ میرویم غلام رسول خان اظہار
ساختند کہ بمشکوی بندہ امروز فردا نتیجہ رو بایلاد دارد از شاہ صاحب باید پرسید
کہ از ذکور واناث چہ جلوہ ظہور دہد مشار الیہم انگشت اجابت نہادہ روان
شدید وہریکے از آنہا چہار متنفس برای امتحان کشف آنحضرت طعامی مرغوب
خود ہا جداگانہ بدل مقرر کردہ واستدعائے آن بے حرف وصوت زبان
خود ہا بر کشف وعنایت آنحضرت قرار دادند کہ از تصرفات نمایان بدہند
چوں بحضور رسیدید طعام مرغوب مطلوبہ ہریکے بتصرف آنحضرت از جا
حاضر شدند بہریک برحسب استدعائش قسم [illegible]

که فقیر را مطبخ اہل دول نمی باشد که ہر وقت طعام ہر قسم موجود دارد و
امتحان این جماعه خالی از وسوسه نیست بلکه بعضی اوقات باعث مغفرت
گردد آن متصوران این خیال بمجرد استماع این کلمات پر قصور و نافہمیدگی
خود ہا معترف و مقر گشته از غایت انفعال سر در پیش انداختند و از سوز
تشویر حال خیال سوال غلام رسولخان از دست یاد در دادند و جواب
آن سوال بر آئینه ضمیر مہر نظیر منعکس گردید اتفاقاً در ہمان آوان ماده گاوی
در انجا ابی بچه زاد آنحضرت فرمودند که یکی از شمایان رفته دریافت نماید که این
ماده گاو بچه نر زاده یا ماده پا بیرون نہاده شخصی از ایشان بامر ماموره پرداخته
رفته دریافته که بچه ماده بود بعرض رسانید آنحضرت تبسم کرده فرمودند
که اگر این بچه نر بودی بخانه غلام رسولخان ہم فرزند نرینه تولد شدی از این سوال
ہم جواب یافتند ہمچنان بفعل آمد آن ہمه ہا از مبادات امتحان ندامت کشیدند
و از صحرای تذبذب بمعموره عقیدت رسیدند ازین قسم خوارق بی انتہا و
بی تعداد از آنحضرت بوقوع آمده که شرح آن از دفترہا باید تا ہم از عہده
آن نه بر آید۔

منقول است که روزی آنحضرت بر کہره موضع حادق پور

که سیرگاه خاصه بود نشسته بود که ناگاه طائفهٔ ارباب نشاط بحالت تباه به بے
سامانی تمام از راه رسیدند و از سرود و نغمه بمجرا پرداختند نظر بی اسبابی و محتاجی
آنها در مخیلهٔ خیال شریف که محل ابداع عرائس تقدیر است عبور کرد که کاشکی حاجی
نظر حاضر بودی تا چیزی از و باین فرقهٔ محتاجان دهانیده می شد که رفع حاجت
ایشان میکردید و حاجی نظر یکی از اعزهٔ انصاریان بلدهٔ سنبهل بود که برائے ترقی
و رفاه حال خود چون مهاجران کمر عقیدت برمیان بسته اکثر به پیشگاه حضور حاضر
می بود غرض چون برحسب تقدیر در برآمد بدعالیش قدری دیر بود آنروز حاضر نشد
درخلال این حال کرامت خان خادم خاص و اشرف نورباف که او هم از
خادمان حضوری است در رسیدند و مبلغ سه روپیه بان طوائف دادند
خورسند شده فرمودند که چه موقع و بجا شد که دولت خانه بخانه ماند یعنی از
کرامت خان و اشرف چیزی باین حاجتمندان رسید فائده این با[illegible]
عائد گردید چون خیال حاجی نظر بفلاح مشارالیه در مخیلهٔ مبارک گذشته بود در
بعالم رویا والقا شد که حضرت شاه صاحب برائے تماشائی ارباب نشاط
چیزی انعام او میفرمایند و این قسم خیالات کماهی حاجی نظر انتظار
عبوران بخاطر از عجائبات دانسته بیکی از برادران [illegible] خود [illegible]

متحیر شد آخر صبحی حاجی نظر باتباع ایں امر کہ در خواب صورت بستہ جماعہ از
قوالان راہمراہ گرفتہ شرفیاب جناب فیضماب گردید ہر گاہ کہ حاجی نظر معہٗ
قوالان بنظر حضرت گذشت متبسّم شدہ فرمودند کہ برائے کسانیکہ یاد شما
بخاطر گذشتہ بود خطرہ بخاطر راہ یافتہ راہ خود پیش گرفتند بقوالان ہیچ
احتیاج ندارد ودریں تصور کہ در دل فقیر گذر کرد موجب فراغت حال طوائف
وباعث ترقیات شما منظور است انشاء اللہ تعالیٰ در عرصۂ نتیجہ آن ظہور میکند
باصغای ایں نوید اداب بجا آوردہ مرخص شد و نیز اشکال غوامض اسرار
فقرا [illegible] گشت بعد انقضائی ایام معدود اسباب جمعیت آمادہ و
[illegible] اقبال برروی حال ایشاں کشادہ گشت **مصرعہ**
[illegible]یک کرشمہ دو کار۔
[illegible] کہ در ایام افراط و تفریط دار الخلافت شاہجہان آباد
[illegible] عفت یعنی زوجہ نواب سربلند خاں از شاہجہاں آباد وارد
سرکار سنبھل شد و سابقہ معرفتی کہ بنواب امین الدولہ عرف خان بہادر
خاں بمیاں بود محل اعتماد دانستہ بمحل سرائے ایشاں فروکش شدہ محل
استقامت ساختند و آنحضرت گاہ گاہے بشہر و ماہی برای ملاقات نواب

امین الدوله وسید شاه محمد معصوم و دیگر اعزه که ارتباط دوستی و نیاز بحضرت
آنها ثابت و متحقق بود بسنبهل تشریف می بردند خان داماد نواب سربلند خان
را بطریق نیازمندی بانجناب واثق گردید و تخم نیاز بمزرعهٔ سینهٔ ایشان به نشو و نما
رسید اتفاقاً در همان ایام ایشان را سفر لکهنو در پیش آمد آنحضرت نیز لیعد
چندی باستدعای خاطر ایشان عنان عزیمت جانب لکهنو منعطف فرمودند
بعد وصول شهر مذکور به اکبری دروازه فروکش داشتند و در آن روزها
رحمت الله نامی از رفقا و خدام آنجناب رجوع آوردند و چیزی نقد
بطور نذر بنظر حضور گذرانیدندی آنحضرت بمقتضای استغنا و بی نیازی
که لازم حال مجردان این طریق است قبول نفرمودندی رحمت الله
در حاضر باشی و خدمتگذاری همتش مقتصر بر حطام دنیوی بود طمع آن بر آن داشت
که بی آنکه آنحضرت را اطلاع شود آن نذر و نیاز را میگرفت و جمع می نمود
مبلغی اندوخته را بخانه خود ابلاغ میساخت بعد چندی که توجه عالی بدارالخلافه
راجع شد مادرش آن مبلغ خطیر را بنظر اقدس گذرانید آنحضرت پرسیدند
که این زر از کجاست اشاره به پسر خود کرد و رحمت الله را از کمال
آنحضرت بدریافت خیانت طینت [illegible]

...ہر باد دادہ با ندودگی تمام از صحبت خود براندند نکبت و شامت
...م باورد نمود ہر جا کہ رفتی دربارہ آنحضرت کلمات نامناسب بی ادبی ہا
...بان راندی وگفتی کہ ایشان را با فقر مناسبتی نیست محض شیر گلیم اند
...نحضرت باستماع کلمات بی معنی آن سیاہ گلیم تبسم فرمودند و بر زبان مبارک
...دشت کہ انچہ میگوید ہمچنان است کہ من شیر گلیم ام ولیکن خوف آنست
...مبادا شیر سیاہ باو دوچار شود و گلیم خود از پیش او نذر بردن نتواند واد
کارش تمام سازد در ہمان ایام روزگارش آنچنان بفقر و فاقہ انجامید و مردمان
...بافرقی از وبوضوح پیوست کہ ہرگز کسی او را پیش خود نگذاشتی ناچار از دست
...زمانہ بتنگ آمدہ بخدمت خلف اعز آنحضرت پناہی برد ایشان نظر بر بناہی
...تکلیفات او نمودہ بخدمت داشتند وغور و پرداخت در عایتش بدل کما نشستند
...دی قدمش کار کرد کہ دران سال نقصان و خسارہ کلی در کارخانہ زراعات
...ہیات و اسباب خانگی ایشان بمیان آمد تا آنکہ اسپ و نرگاوان دیگر
...حیوان کہ در خانہ بودند دست جوش اجل گردیدند و خود شیخ ظہور اللہ صاحب
...از اسپ بزیر افتادند چنانچہ آسیب ضرب و شکست شدید بپای مبارک
...آنحضرت باصغای این حالات و برہمی اسباب و صدمہ پای آن

سعادت مآب فرمودند که این همه نمونه نگاهداشتن رحمت الله است که بعد
آمد ایشان بعد دریافت این معنی که بزبان حضرت گذشت نامبرده را از نز
خود جواب دادند چند روز به تباهی و پریشانی گذرانیده جانب وطن مالوف
راهی گشت قضا را در دیهی که فضای آن کشت زار نیشکر بکثرت داشت وارد
گشت و از مردمان یک دو نیشکر درخواست نمود آنها در دادن نیشکر از
دست خود مضائقه کردند و گفتند که کشت نیشکر روبرو است بدست خود از آن
بگیر آن مغضوب اهل الله خود در ان نیشکر زار بطمع نیشکر پیش رفت و دست
به نیشکر آویخت که شیرینی از انجا برخاست و بدو آویخت او کلیم خود از وی برون
نتوانست بسزای اعمال خود رسید و عوض آن دهن دریدگی دید انچه دید
انچه درحقش بزبان آنحضرت گذشته بود بعینه بوضوح پیوست و تفاوت نکرد
منقول است که روزی نواب امام الدین خان که از اعالی سنبهل بود
و دیگر روسای سادات محمود پور و سرسی با همدیگر باستماع سخنان نصائح توامان
آن حضرت بر براهی بودند و آنحضرت با فاصله مستفیضان در گنجینه سخن کشاده
سامعه سعادت ایشان را بگوهر شاهوار معانی آب و تاب می بخشیدند
اشناکناسی که وضع و لباس افاغنه را باعتبار حال خود ساخته بود پیش کرم

ای سکنہ موضع براہی تحصیل زر آمد و بلاتحاشی بسبب خباثت باطن و بد گوہری خود بحرف و حکایت نامناسب پرداخت آنحضرت منع فرمودند انوقت خاموش شدہ بیرون رفت چون در نہادش بد نہادیہا از روز ازل نہادہ بودند و برنا پاک طینتہا بنیادش دادہ بعد یکساعت زائد ازان سخت و درشت برزبان آوردہ درصدد بی حرمتہا گشت افغان مذکور تنگ آمدہ شکایت پیش آنحضرت آورد آنوقت شان جلال و قہاری ظہور کرد آن حضرت چہرہ سرخ کردہ بکمال غضب برزبان آوردند کہ اللہ تعالیٰ این قوم تعدی شعار را ازین ملک مندفع سازد حاضران عرض نمودند کہ در صورت تقصیر یک با اہل جماعہ کثیر را برباد ساختن و این چنین دعای بد فرمودن موجب خوف و جای ہراس است ۔ **بیت**

تا دل مرد خدا نامد بدرد ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد

بعد ازان کہ آں بابکار تعدی شعار ازبراہی بطرفی راہی شد در اثنای راہ قریب موضع پوٹی رسید باانکہ اطراف جوانب آں بیابانی کہ محل سکونت سباع باشد نبود بغتۃ شیری در حوالی آن قریہ بدو رسید بیک تپانچہ کارش تمام کرد و لہا و بہ ہلاک رسانید انچہ بادرسید باعث عبرت دیگر

روباه طبتان کردید آری **مصرعه** با دل شدکان هرکه درافتاد برافتاد

منقول است که در ایام حدوث حوادث وعروض عوارض

در دار الخلافه شاهجهان آباد مرزا جانجانان مظهر را که در طریقه سنیه نقشبندیه

نقش کمالات خفی وجلی ایشان درست نشسته بود بسبب آب ودانه قسمت نامه

تقدیر در محروسه سنبهل رسانید وچندین مکان تشریف داشتند در آن

هنگام اتفاق آنحضرت برائے ملاقات شاہزادہ معصوم ونواب امین الدوله

بسنبهل افتاد بحسب اتفاقات توصل مناقبه وقرآن ازلیه در میان مرزا صاحب

وآنحضرت ملاقات صوری واقع شد ومحبت واتحاد باطنی از طرفین بوضوح

انجامید در مصاحبت ومجالست کلماتی که از ان هر دو دریای علم معرفت

بساحل لسان میرسد ادراک سامعان وحاضران محفل از ان قاصر بود

روزی آنحضرت پرسیدند معنی آن حدیث قدسی که مضمونش این است

که در شب معراج ندا آمد که یا محمد ایستاده باش که خدا ایت نماز است

مظهر شان الهی عرض کردند که از حضرت اذنت لفهم یعنی این حدیث ادنی

دارکی اند آنحضرت فرمودند که باعلم باطن شما علم ظاہر ہم ادلی است قال

ومن از پیرایه این علم معرا ام وهم ...

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ استفسار فرمودند خدمت مرزا
گفتند کہ سوء ادب است ولی اللہ را تعلیم کنم اگر حضرت چیزی فرمایند دلی است
آنحضرت چیزی معنی این آیت مبارک ارشاد فرمودند و مرزا صاحب متوجہ
شدہ باستماع آن ذوقی و کیفیتی حاصل نمودند ازاں باز رشتہ ارتباط آن
ہردو قطب فلک عزت وثوقی تمام پیدا کرد۔

منقول است کہ ہرگاہ مرزا صاحب مرزا جانجان مظہر
متوجہ دار الخلافہ شاہجہاں آباد شدند بعد چندی قصداً برای ملاقات
آنحضرت بہ براہی آمدند و یکجا اتفاق بیت افتاد صبحی وقت رخصت مرزا
صاحب دو عدد دانہ شیرینی با آنحضرت دادند و بمبالغہ تمام عرض کردند
کہ ایں را حضرت تناول فرمایند و بدیگری ندہند آنحضرت تبسم نمودہ خفیہ
بکرامت خاں حوالہ فرمودند کرامت خاں عرض کرد کہ بعد مضمضہ و شستن
روی خواہم خورد و آن ہر دو عدد را در آستین خود نگاہداشت دفعۃً آن
شیرینی از آستین کرامت خان ناپدید گشت و کرامت خان را کرامت
مرزا صاحب ملحوظ گردید کرامت خاں ایں طرفہ احوال را العرض رسانیدند
کہ آن شیرینی کام شیریں نساخت آنحضرت فرمودند کہ شما در خوردن

آن درنگ و تاخیر کردید مرزا صاحب و الپس گرفتند۔

منقول است کہ موجب تشریف آوردن آنحضرت در لوبلی آن بود کہ ہرگاہ میر اسد اللہ خان عرف میر کلو و علی اعظم خان بنی عم را نقش ارادت بحضور خادمان آنجناب درست نشست از بسکہ روزگار با ایشان کونہ در مقام آزمالیش و امتحان بود تکلیفی پیرامون حال ایشان می نماید عاقبۃ الامر بموجب ارشاد امر عالی بہ لسوبلی رفتند و با دوندی خان کہ ملک انضلع بقرعہ تصرف او آمدہ بود ملاقات کردند بحسن توجہ آنحضرت بہ وا فقت بوجہ احسن بمیان آمد و ذریعہ فراخی و فلاح گشت ازانجا کہ آوازہ کمالات آنحضرت سامعہ پرور و نزدیک امشرف می ساخت دوندی خان نیز احوال کرامت اشتمال آنحضرت را زبانی صادر و وارد بگوش ارادت می شنید تا آنکہ زبانی میر کلو باستماع کمالات والا اشتیاق ہادو بالا شد و آن عزیمت موکد گردید در ابتدای حال کہ اصرار میر معز اللہ برای ملاقات دوندی خان از حد بکار رفت لیکن در انوقت ہمین جواب ارشاد شد کہ **بیت**

بیاد حق از خلق بگریختہ ۔ چنان مست ساقی کہ می ریختہ

بعدازان کہ مبالغہ سیادت پناہ مذکور در باب ملاقات بحد آرزو رسید

نوازش موجب بہبود ما عقیدت مندان است و آنحضرت را پاس خاطر
عزیزالیشان نیز ملحوظ بود فرمودند کہ ما را نیز بملاقات او خوفی بخاطر است
ہمچنان طرف ثانی را میر کلو کہ استفسار این مقدمہ نمودند فرمودند خوفی
و تردی کہ مرا لاحق است آنست کہ شما ہموارہ پیش خان ما را بکرامات
و خرق عادات ستودہ اند و وقوع آں باختیار خود نیست ازین رہگذر
در قبول این معنی تامل است و خوفی کہ خان را از ملاقات فقیر بخاطر بودہ باشد
آن این است کہ ارباب دولت کہ از ملاقات فقرا استادگی می نمایند
بمیش ہمین است کہ فقرا در خیرات میراث و انجاح مرام خلایق از آشنا
و بیگانہ مکلف می شوند تردد شان نیز حمل برین قیاس است کہ بدل
ایشان گذشتہ باشد کہ فقیر بہر مقدمہ ساعی بالخیر خواہد بود اگر بتقدیم
آن اہمالی رود اندیشہ بدعای بد بدل خراشیہا بیشتر شود پس فرمودند
کہ بخان باید گفت کہ این جانب خود در ینجا خواہد رسید و ایشان مجوز
حرکت نشوند باری جا و بہ اشتیاق خان کار کرد آنحضرت را اتفاق تشریف
بردن بہ بسولی افتاد مکان علی اعظم خان را مورد سعادت ہا فرمودند
خان قدوم شریف را از مغتنمات دانستہ بحضور مشرف گشت و خلقی

کثیر از وقت پروانہ محفل آں شمع کمالات الٰہی بودند و خان نیز تا وقت نشستن مشغول برقت و لکا بود و بار دویم بصلاح و قواید ایشان خود بجای ملاقات خان قدم رنجہ فرمودند اندرون محل سرائے طلب داشت و باعث رفتن اندرون حرم سرائے زنانہ آں بود کہ خان را اثر وز درد قولنج عارض شدہ بود و اطبا و ارباب عزائم ہمہ از سعی خود با قاصر بودند وقت رسیدن و مقابل شدن آنحضرت درد مبدل بشفا شد از اں مرتبہ اعتقاد خان مضاعف گردید وقت رسیدن آنحضرت خدمہ محل و مستورات پردہ ستره داشتند کہ بگوشہ متواری شوند خان عالیشان بگذاشت کہ یکسو شوند و گفت کہ ہمہ ہا باستیلام اقدام مبارک مستفید شوند و خود ہم مراتب قدمبوس بتقدیم رسانیدہ گوش ہوش خود را بر کلمات طیبات می گماشت ہمواره کہ وقت صحبت نواری مواعظ و نصایح کہ آنچہ ارباب دولت را ناگزیر است صرف حال فرمودندی و او ہمیشہ و مشکلات خود از انجناب استعانت متوقع میگشت و تسہیل امور از من ہمہ آں حضرت می شمرد

منقول است کہ از عجائب تصرفات آنحضرت یکی این است

کہ یک مرتبہ در پرگنہ از فلک تلمرود و ندی خان [illegible]

ہم رسیدہ بود کہ آفت ژالہ حادث شد رعایائے آں محال بوقوع این حال
کثیر الاختلال بحضور خان آمدہ این واقعہ را بموقف عرض سانیدند خان موصوف
بعد وقوف این ماجرا جواب داد کہ دریں باب کدام تدبیر روی کار آید کہ از
عوارض فلکی چارہ نیست سیادت مآب میر کلو خان ممدوح مشورہ نمودند کہ دریں
مادہ بآنحضرت گذارش سازند تا آنچہ از پیشگاہ ولایت پناہ حکمی صادر شود بر طبق
آں عمل نماید تمامی رعایا و خان و میر معز اللہ بحضور آن آفتاب سپہر کرامت رسیدہ
تقریر این احوال نمودند آنحضرت ارشاد فرمودند کہ درآں زمین کہ از آفت سماوی
زراعت فصل ربیع تلف گردید تخمی از غلات خریف کہ شامل آخ است باید کاشت
و بعد چند روز مجدداً تخم ریزی ربیع دران باید ساخت و بازمین باید گفت کہ ایں
ہر سہ تخم نظر بر امانت تو بتو سپردہ ایم چناں کن کہ نقصان مابفائدہ و منفعت
مبدل گردد مردماں حسب الایمای آنحضرت ہمچناں بکار آوردند انمر بہ باوجود
آنکہ وقت کاشت گذشتہ بود زراعات تمام بحد خوشہ رسی رسیدہ دریں
مزروعہ چنداں غلہ بافزونی و فراوانی پیدا شد کہ پیش ازیں امکان نداشت
وآں ہمہ خسارہ رعایا بمنافع کلی انجامید وایں خوارق آن حضرت بود نہ
تدبیر و حکم ہمہ حال چنانچہ بعد مرور چند سال ہمیں معاملہ فلکی در ہماں موسم

برروی کار آمد آنہا کہ تصرف آنحضرت را ملاحظہ نمودہ بودند و ولایت [illegible]
کرامت بود معائنہ ساختہ ہماں عمل سالقررالعمل آوردند ہنوز فصل [illegible]
بود کہ فوج دکن درین ملک تاخت آورد و آن زراعت پامال گر[illegible]
آن تدبیر را ذریعہ خوبی و درستی حراثت دانستہ آنچناں نمودہ بودند [illegible]
تباہی تمام بگشت حال شاں راہ یافت و درکسی کہ ازان غلہ بخورد در حق [illegible]
سم قاتل پیدا کرد الحاصل کہ بظہور ایں حالت عبرتی تمام بحال گستاخان [illegible]
یافت وارباب نیاز و عقیدت را سعادت ارادت مزید گشت

منقول است کہ سید اسد اللہ خان عرف میر [illegible]
کرام امروہہ اند بخدمت بابرکت آنحضرت رسوخ و اعتقاد و اخلاص [illegible]
نہایت داشتند و نیز علی اعظم خان کہ از بنی اعمام میر موصوف [illegible]
آنحضرت بودند حسن صورت با حسن سیرت اینجا ملحوظ شدہ [illegible]
دربارہ ایشاں بکار میرفت و آں ہر دو برادران بسر کار [illegible]
و اعزازی تمام داشتند و ایشانرا با دیگر برادران [illegible]
کلاں اند بسبب تصرف و غضب بعضی دیہات [illegible]
وغیرہ منازعہ و مخاصمہ واقع بود و از سالہا [illegible]

ودمان ایشان آنہا متصرف بودند اگرچہ دوندی خاں کہ حاکم الوقت بود میخواست
حق بمیر کلو و علی اعظم خاں عائد گردد لیکن فرزندان و خلیلہ جلیلہ اش کہ گونہ بر مزاج
غالب بود بموجب طرفداری سادات در مار واله مانع می آمدند بارہا درین باب
مذاکرہ و قیل و قال بمیان آمد و حکم مقرر شد ندا ماحق بمرکز قرار نمیگرفت و ہر دو برادر
متامل و متردد بودند کہ اگر درین وقت باوصف قرب و خصوصیت ما کہ باین خاندان
است ثبوت ملکیت نشود پس کدام وقت متوقع وصول حقیت شویم و علاوہ
آں درصورت سستی مقدمہ سبکی پلہ خود تواند بود از اتفاقات روزی آنحضرت
برائی ملاقات میر علی اعظم خان و میر کلو تشریف آوردند و قران مسعود واقع شد
میر کلو برادر خود گفتند کہ دریں باب اعانت ہمت از جناب حضرت شاہ صاحب
باید نمود کہ ایں عقدہ ناحل بیاض دعائی و توجہ حضرت ایشان منحل گردد علی اعظم خاں
واسطہ جسم النقالی کہ آنجناب را بجانب ایشان مرعی بود تمامی احوال را عرض کردند
آنحضرت ارشاد فرمودند کہ من بدوندی خاں دریں مقدمہ نخواہم گفت و بدعائی
ایشان بدعائی آنحضرت بود و درخواست ہمت ہماں شب علی اعظم خاں را بر تمامتانہ
ذکر آنحضرت نشستہ اند و چراغی مقابل آنحضرت در طاقی روشن است و روشنی
آں است کہ در مشاغل و شمع ظاہر نتواں یافت و آنحضرت ایں دو اسم مبارک

وکند واو را یوسف وار منظور نظر حقیقت اثر خود گرداند غرض از تمہید این مطلب
آنست کہ ہرگاہ خلاصہ خاندان سیادت ونقاوہ دودمان سعادت سید علی اعظم
خاں را بجوب وجہ مذکور مفہوم شد کہ توجہات باطنی آنحضرت دمساز وشامل حال
این نیاز اشتمال است واو تعالی درحال عقود غیر منجملہ ہمت باطنی آنحضرت را
گرہ کشا ساختہ ور اصلاح ودرستی مقدمات ظاہر خود امداد واعانت را مستدعی
باید شد تا اکہ روزی بحضور آنحضرت مستعد گشتہ حکایت یاس آمود وملال آمیز آغاز
نمودند ومقصود ایشاں حصول مرادات ظاہرہ خود بود اول عرض نمودند کہ ایام
جوانی بعہد پیری انصال آوردہ ودوم تنہائی خود وعدم یادگار کہ مراد از وجود اولاد
باشد بر سبیل کنایہ بموقف گذارش رسانیدند وسیوم آنکہ ہنوز درین چارسوی دنیا
متاعی کہ رواج ورونق عبارت ازاں باشد بوقوع نیامدہ حسرتہا بدل باقی است
وآہ سرد برکشید آنحضرت از آنجا کہ الطاف ومراحم کلی برحال ایشاں مرعی میداشتند
فرمودند کہ اگرچہ جاموش را سفیدی در پیشانی باشد ہرگز کسی حمل بر پیری او نتواند نمود
یعنی ہنوز جوانی باقی است واشعار بر طوالت سن ایشان رفتہ ودر باب شکوہ تنہائی
وعدم تولد اولاد ارشاد فرمودند کہ از حضرت سید الشہدا صلوۃ اللہ حضرت امام
العابدین تنہا ماندہ بودند بعد ازاں قدرت الہی اقتضا آن کرد کہ آدم اہل بیت نبوی

صلی اللہ علیہ وسلم ایشان شدند درین مقدمہ نیز دلجمعی وتسکین خاطر بحصول
یعنی بوجود فرزند خدا تعالی گرامی خواہد کرد و در مقدمہ ثالث اشارہ بذاں رفت
تا وقتیکہ درخت در زیر درخت سایہ دار دیگر است قوت نموش در مرتبہ ضعیف
تر است ہرگاہ کہ درخت چتر دار مستاصل شود بلندی وقوت این کی تواند شد
چنانچہ ہمہ فرمودہ آنحضرت درحق ایشان چون آئینہ بمعاینہ آمد کہ از فضل الہی
با ولاد امجاد خود بفراغ ورفاہ در اعیان امرو ہہ ایشانند و آن مثل درخت کہ بزبان
مبارک گزشتہ بود اصلش آن است کہ سید اسد اللہ خاں عرف میر کلو کہ
ایشان بودند اعتبار ظاہر بسیار داشتند لہذا بر روی کار ایشان آن مقدمہ
بنود و بعد وفات سید مشار الیہ نوبت ریاست و اعتبار و مسند حکومت
بنام نامی ایشان بلند آوازہ و بوجود کثیر الفیض والجود ایشان از سر تازہ
وجمعیت و فلاح بی اندازہ دست داد۔

منقول است کہ یکی از کلمات طیبات آنحضرت این است کہ
سیادت پناہ سید اللہ خاں عرف میر کلو از آنحضرت بکمال بے تکلفی
کہ اگر مامرد ماں ۔ ایک دو روز بہ ترک مباشرت کہ ازلوازم است الفاقی
طبیعت ما سر رشتہ تشویش و تلاش [illegible]

وی شویم چون است که آنحضرت از سالها این سررشته را منقطع فرموده اند و
توجه خاطر باین طرف نیست آنحضرت فرمودند که شما را در زمرہ سپاهیان اتفاق
روزگار و نوکری بسیار ماند است غالباً که بسا مرتبه در صف کارزارها حاضر شده
باشند و نوبت به تیغ کشی افتاده باشد میر موصی الیه اقرار کردند آنحضرت پرسیدند
که بارى انوقت که اجل دهان کشاده روبرو و آلات مرگ همه روبکار می باشند
در انوقت تقاضای خاطر بالطرف می یابند عرض کردند که دران حین چه گنجایش
این خیال باشد که آناً فاناً مرگ متصور میشود و اجل روبروی روی خود می نماید
فرمودند همچنین فقیر را بهمه حال صورت مرگ و فنا مری است و خیالاتی که پیش
خاطر است نمیگذارد که باین طرف پردازد و این بیت برزبان مبارک را ندند

بیت نه چندان شور لیلی در سرم بود کجا پروای کار دیگرم بود

منقول است که شخصی بخدمت آنحضرت اعتقادی تمام داشت
در ابتدائی حال بعسرت و تکلیف میگذرانید هرگاه که اعتقادش بخلوص انجامید
برکت اقدام شریف که گاه گاهی بخانه اش رونق افروزی بود ند عسرت حال
او را بفراخی نعم مبدل گردانید چنانچه بمال و اسباب فراوان کامیاب گردید
تنگی آنحضرت خانه او را بقدوم فیوضات لزوم خود مفرد محل سعادت تنها

منقول است از ذکر احوال شاه عالم بادشاہ غازی

معلوم ارباب فکر و مشہود اصحاب عقل است کہ چنانچہ انتظام دار الملک پیکر انسانی
وابستہ بصلاح نفس ناطقہ است و لبفسادی کہ سلطان این مملکت است در
تمامی اعضای و جوارح کہ بمثابہ خدام و حواشی اویند ضعف و زبونی راہ می یابد
در انوقت التجا و رجوع بخدمت طبیبی حاذق و حکیمی کامل کہ اشارات و معالجات
او موجب شفا و صحت است می برند و بہ تدابیر صائبہ او ذخیرہ اندوز نعمت عافیت
می شوند ہمچنان حکمت کاملہ الہی در رتق و فتق و حل و عقد مہام صوری اقتضا نمودہ
کہ خیریت و رفاہ عباد اللہ و جمعیت و آبادی خلق متعلق بذات بادشاہان دادگستر
و سلاطان نصفت سیر کردہ کہ ہر یکی از بزرگ و کوچک بظل حمایت و عاطفت این
طائفہ عالیہ از شر اعادی مصئون و مامون باشد و اگر احیاناً خللی و شکستی در نظام این
کارخانہ سترگ پدید آید مومیائی درستیش بقبضہ توجہات شکستگان درگاہ خود
باز بستہ کہ بتاثیرات دعوات برکات سمات این جماعہ بلند پایہ لغزشی کہ در پاے
استقامتش راہ یافتہ مبدل بقیام و بقا گردد و فساد حال ہر دو در عدم قبول
امر صاحب علم و آگاہی است از اطناب تمہیدات مدعا آن است کہ ہر گاہ بسبب

وقوع حوادث وتداول پای ثبات دودمان خلافت خلق الله پامال صدمات
وحوادث گشت کو هر بحر سلطنت صاحبقرانی شاه عالم بادشاه غازی از دار الخلافه
شاهجهان آباد برآمده متوجه بنگاله شدند و پیش نهاد همت والانهمت خود ساختند
که بهر کیف جمعیتی بهم رسانیده تنبیه وتادیب مفاسده که باعث انهدام بنیان
سلطنت شده به تقدیم رسانید بعضی از امرا که از بساط قرب دور افتاده در
بلده سنبهل بذریعه ملاقات قدیم وارتباط سابقه که با نواب امین الدوله بهادر داشت
وارد شدند از انها اکبر علیخان نامی در ایام استقامت انجا برسوخ ونیاز انجا
مستقیم شده بود روزی نواب امین الدوله ودیگر اعیان دهلی وسنبهل را که
بخدمت آنحضرت آمدند که در بادشاه عالم وتسلط ایشان بر ملک وارتفاع
باب نصرت والقای معاملات سلطنت این شاهزاده توجهی بلیغ باید گماشت
آنحضرت فرمودند که اگر بر نصائح ومواعظ فقیر که بقلم آید استحکام ورزند و همگی
مصروف آن سازند چه عجب که درستی وآراستگی حال ومآل ایشان گردد و
صورتیکه پنبه غفلت بگوش دارند وکار بند این پند نشوند مآل ازین کار الا
تباهی وپریشانی گردد غرض که میرزا اکبر علیخان که واعی این امر وساعی ان
بود ابلاغ این پیام خیر انجام [illegible]

مواعظ و نصائح کہ شاہ راہی بایست کرد و اقدام بر آن حکم از جملہ واجبات باید
دانست بنام شاہ جمجاہ نوشتہ حوالہ اکبر علی خاں نمودند مرزا معزالدآں خط
را ملفوف عریضہ خویش روانہ حضور شاہ نمود بعد وصول بمطالعہ ساطعہ رسید
بادشاہ باین عطیہ عظمی قرین دلجمعی ہاگشتہ جوابش بقلم آوردند چنانچہ نقلش
بزبان خامہ خواہد آمد و چیزے بطریق تحفہ برائے آنحضرت ہدیہ نمودہ بودند از آنجا
کہ مالتی بود منظور نیفتاد بعد از انکہ شاہ عالم دراں ضلع جمعی بہم رسانیدند و بعضی
از امرا غاشیہ اطاعت بدوش و حلقہ ارادت بگوش کشیدند نواب میرن کہ از
عمدہ امراء عظام عظیم آباد بود سر بشورش برداشتہ و صدد مقابلہ جنگ آمادہ
بی ادبی ہائے بود و آہنگ فساد داشت بادشاہ بلندنگاہ از انطرف دغدغہ
بخاطر داشتند بار دوم بتوقع دعا و استمداد باطنی خطی بآنحضرت مرقوم ساختند
در جوابش ازیں طرف بقلم کرامت توام آمد کہ از جانب میرن ہیچ وسوسہ
در دل ندارند اورا فوج آسمانی خواہد گشت چنانچہ در اندک مدت روشن گردید
کہ خرمن وجودش از برق خاطف بباد فنا رفت و ترقیات روز افزوں
و فتوحات بوقلموں نصیب اولیاء دولت گردید و بازار سلطنت بآں تمام
کسادی بااندکی رواج و رونق پذیرفت و شرنان دولتخواہ و مستدعیان عروج

شاه حاضر الخدمت شدند دریں اثنا مرزا مسطور ہم روانه حضور ...
درباب رفیع الدین خاں که از عالی خاندان و عمده دودمان بودند ہم ...
مولوی غلام کاکی سفارشی مرقوم فرمودند و بآن کلمات پند و اندرز که موافق ...
وقت بود ضمیمه ساختند مرزا مذکور را اتفاق نیفتاد که بحضور بادشاه گذرانند
مدتی آدم آنحضرت منتظر جواب ماند آخر جواب یافت مرزا اکبر علیخاں خود عریضه
نوشته مصحوب ہماں آدم روانه ساختند و عدم فرصتی ملازمان حضور شاه بقلم
آوردند آنحضرت بعد ملاحظه ایں غفلت که ماده نکبت است بر سبیل استعجال
نوشتند که الحال گذرانیدن آں خطوط موقوف دارند ہرگاه که فراغت کلی دست
خواہد داد و مضائقه ندارد از انجا که تقدیر الہی براں رفته بود که بقوای سلطنت
ضعفی و نقاشی بدید آید ہرگاه اندک عیش و عشرت فرصت ندارد که بداں نصائح
بردارند حتی که آنخطوط ہم بمطالعه نیامد و خط دوم که متعاقب رفته بجنس پیش مرزا
مذکور امانت بود دریں اثنا فوج و جمعیت که فراہم آمده بود تمام رو به تفرقه و پراکندگی
نہاد آں زماں شاه عشرت پناه را توجه بجانب دعا و توجه فقرا شد و احوال ماجرای
نصائح آنحضرت یاد آمد ناگاه از مرزا اکبر علیخاں مذکور کردند ایشاں آں ہر دو
خطوط حضرت بنظر گذرانیدند شاه عالم پناه جوابش نوشته بحضور آنجناب

بمصحوب سیادت مآب سید شہامت علی خاں ارسال داشتند ازبسکہ وقت گذران است وقت از دست رفتہ و تیراز کمان جستہ باز بدست نیاید و توجہات این طائفہ عالیہ و گروہ نامدار در جمیع اوقات بر یک وضع دشوار و بس محال آن خطوط کہ شاہ عالم بادشاہ بانحضرت در جواب نوشتند این است۔

خطوط بادشاہ محرم اسرار از علم ربانی واقف رموز سبحانی حقائق و معارف آگاہ خیر خواہ خلق اللہ شاہ ہادی سلمہ اللہ بعد شرح اشتیاق مشہور رائے مودت پیرائی میدارد کہ نصیحت نامہ توجہ شمامہ مصحوب عرضی فدوی خاص اکبر علی خاں از نظر مبارک گذشت حرف بحرف بمطالعہ اقدس درآمد توجہ ایشاں در حق خود تائید الٰہی دانستم انشاء اللہ تعالیٰ انچہ درباب عدل و انصاف و رفاہ خلق اللہ مرقوم کردید زیادہ ازاں پیش نہاد ہمت والا است حقائق اینجا یعنی داخل شدن بقلعہ عظیم آباد از خارج مسموع شدہ باشد درباب استقلال و ترقی وقت دعا است و در حق این نیازمند درگاہ الٰہی توجہ قلبی لازم و تادست داد ملاقات بہجت آیات کہ آرزوی دل مشتاق است ہمیشہ حقائق بکار خیریت خود باشند۔

خط دویم حقائق و معارف آگاہا دعا نامہ مرسلہ معرفت مرزا اکبر علیخاں

بعد ازانجا بسرهنده جانب چکله گوزه عثمان عزیمت معطوف داشتند آنحضرت
بدوندی خان که در روسای افاغنه مستقل الخراج بود برسیدند که اگر شما
در رفاقت سلطانی کنید در باب طلب بادشاه بدیار شاهجهان آباد ایمای بقلم
آید دوندی خان بسبب دریافت احوال مایه آنحضرت قبول نمود آنحضرت
به بادشاه قلمی فرمودند که عزیمت دار الخلافت مبارک است شاه متوجه
شاهجهان آباد بود و هم دران ایام فوج دکنیان بمقابله نواب ضابطه خان
خلف نواب نجیب الدوله بهادر سرگرم جنگ و شورش بود شاه به یلغار تمام
داخل لشکر دکهنیان شدند و از مشیت کارگزاران قضا و قدر در همان نزدیکی
دوندی خان از حکومت اقطاع ملک فانی بملک جاودانی رحلت کردند و از
پسرانش که هیچکس اهلیت ریاست و قابلیت تمیز مردم شناسی نداشت بجای
خان مرحوم متمکن شدند سید اسد الله خان عرض نمودند که الحال چیزی بشاه
نباید نوشت که دکهنیها یکی محل اعتماد نیست آنحضر هم بسر تغافل زدند
وقتیکه افواج جنوبیان بتاخت و تاراج این ملک ید طولی نمودند آنحضرت
بپاس حرمت و ناموس غربا بران داشت که بخدمت شاه ظاهر ساختند این بلیه
را ازین ملک دفع باید کنانید این مرتبه دیگر اتفاق تحریر ملاطفه افتاد و

پادشاه بملاحظه مضمون صلاح مشحون بطرف شاهجهان آباد نهضت فرمودند
وجواب آن خط از آنجا بقلم آوردند لیکن بسبب عدم استقامت بر کلمات نصایح
سمات آنحضرت استقلال سلطنت در و بد الیقان صورت نه بست مصرع
فکر هر کس بقدر همت اوست * یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۵

منقول است که در وقت تشریف داشتن آنحضرت در
معموره بسولی مشائخ و درویشان بسیار از اطراف بامید حصول مراد و وجوه
معیشت فراهم بودند و هر یکی بر ملاقات و مطارحات بساط مفاخرت و مباهات
می گستردند لیکن خان را نقش التفات و اعتقاد در دل نمی نشست لهذا جناب
فقرا که در وقتی و رنجشی راه یافته بود و آن حضرت نیز انقطاع ملاقات را اختیار
میدانستند در همان ایام عارضه غشی بر مزاج خان عارض گشت بعد دوست
آن حالت رو میداد سایر اطبا بمعالجه و تداوی خوض جانسوزی و صداقت
افلاطونی بکاری بردند از آنجا که الله تعالی آن بیماری را مرض الموت
ساخته بود تدبیر احدی پیش نمی رفت زیرا که در هیچ کتاب طب علاج آن
و جماعه فقرا نیز بدعای صحت و عزائم عافیت اشتغال و مواظبت می داشتند
وقتیکه رجوع خان باین مقدمه بحضور آنحضرت گردید فرمودند که فقیر هم

دعای خیر غافل و حاطل نیست اگر فضل حکیم علی الاطلاق جلت حکمتہ شامل
حال است شفای بظہور خواہد آمد ہر گاہ کہ تقدیر الہی بعکس آن بود دوا و
دعا اثر پذیر نگردد ہیچ اثری مرتب نشد و آنجا غشی ترقی بانمودہ نوبت بجائی
رسانید کہ خان مذکور نوبت باقلیم فنا لواحت درویشان بہ طعن و اعراض بر
آنجناب لب کشادند و کلمات سست بہ نسبت آنحضرت بر زبان آوردند و
عدم رجوع خان را بطرف خود علت شدید لقیاس خود قرار دادند آنحضرت فرمودند
کہ ما نہا بدعای صحت میکوشیدم و شما جماعہ کثیر خلاف آں از حضرت مجیب الدعوات
درخواست داشتید بدرجہ اجابت رسید ہر کسی کلمات نقار و نمیر گیہا بزبان
می آورد بزبان خود میکوشید آنحضرت ترک استقامت انجا را اولی و صلاح
دانستہ بسمت موضع بہلاوی تشریف بردند و بزبان مبارک رفت کہ الحال شما
در بسولی خواہید بود از اتفاقات خفیہ اتفاقیہ بروی کار آمد کہ بعد مرور دو سال
یا کم و بیش فوج دکن برین ملک تاخت آوردو آن جمعیت بتفرقہ انجامید حضور
قلب ہر یکی بہ پریشانی و ودولی مبدل شد و ہمہ بطرفی مامن خود جستند تا
آنکہ چون چندروز برین تباہی و تخلل بکارخانہ والیان این ملک گذشت جامع
فضائل صوری و معنوی مولوی محمد احسن خان کہ از اکابر روسائی بریلی بودند

و موجب قدوم آنحضرت درین شهر بریلی ایشان شدند و کرامت [illegible]

آمد انشاء الله تعالی بمقتضای وفور اتحاد و اعتقاد که با نجابت دستگاه [illegible]

این قوم متصرفه و متصرفه را پیش نهاد خاطر داشته بخدمت آنحضرت بکمال مبالغه

نوشتند که الحال تقصیرات آن ناآشنایان معنی بعفو و صفح محو و منسی ساخته همگی

همت علیها مصروف بر آمدی و تسلط افغانان برین ملک مبذول شود آنحضرت

التماسهای ایشان نقش آن گفتگوهای ویرا از صفحه خاطر زدوده متوجه بجای

مطلب ایشان شدند چنانکه تمامی سرداران دامن کوه را گذاشته گریبان کشاده

بملک مالوف خود رسید و من بعد آن جماعه متفرقه درویشان بدعوی فقری

دیگر در بسولی مجتمع نشدند

منقول است که هرگاه آنحضرت در موضع بهلاونی رونق افزا

بشدند اهل و عیال بهادر خان که از متوسلان نواب علی محمد خان مرحوم بود

خدمتگذاری آنحضرت را سرمایه سعادت خود دانسته [illegible]

و هم دران موضع جمشان خان نامی از افاغنه [illegible]

منال و اسباب معیشت بسیار داشت [illegible]

الغرض خانه زر ساخته مبلغ [illegible]

صرف می ساخت هر گاه که بحضور آنحضرت حاضر شد التماس خدمت بجا آوردی و
آنحضرت احوال او را کماینبغی استماع فرموده بودند از مال حرام تکلیفی بنده بادو
تو و از دست او بجاب نفرمودند چون الحاح و عجز بسیار پیش آورد آنحضرت ارشاد
فرمودند که من مال حرام را برای خود روا ندارم و تو باین وتیره فراهم آورده تاثیر
زبان مبارک او را توفیق توبه دست داد و از ان افعال گذشته استغفار کرد
با این هم بر زبان مبارک گذشت که ازین اندوخته چیزی پیش تو باقی نخواهد ماند
و همه برباد خواهد رفت جمشان خان بدریافت این احوال در خدمتگذاری تمام نشد
روز و شب حاضر ماندی تا انکه بروئیت در عالم مثال که عالم حسن شهود و محل عکس
و پرتو و روداست معامله آمدن فوج دکن و تخریب فاغنه مشهود حضرت ارشاد
پناهی گشت اطلاعا به جمشان خان فرمودند که درین ملک فوجی موفور تاخت
خواهد آورد مصلحت آنست که ازینجا کناره کنی و جائی که تمام قوم شما سکونت ورزد
باینجا شریک فاقت باید شد او گفت که حضرت بتوجه ذات سامی همین جا از
بلیات حفاظت دست خواهد داد فرمودند که باعث نزول بلا همین وضع است
که اندوخت مشار الیه زمینداری بقتل رسیده بود بر قول صلاح آنحضرت کار بند نشده
همانجا مستقیم ماند و این معنی را سهل دانسته اراده جائی دیگر نکرد و لعد انقضای

عرصه سه ماه نواب ضابطه خان از فوج دکهنیان و شاه عالم که شریک باهم بودند
هزیمت خورده رو بدامن کوه کرد و همه رؤسای افاغنه و فیج و شرفاء صلاح
وقت همین دیدند که دامن کوه گیرند همچنان بعمل آوردند درآن وقت جهشا نجان
از جاب غفلت بیدار گشت و صلاح حال خود با آنحضرت جست فرمودند که و ابستگان
تا سنبهل رسانیده خواهد شد و تو بذات خود بدامن کوه روانه شو و بقوم خود بیا میز
و یک تعویذ نوشته عنایت فرمودند که در سر دار که از کسی مزاحمت بتو نرسد
مگر تا چهل قدم بعقب نه بینی و بر تقدیر یکه قطاع الطریق سنگ ساهت شود دامنت
گیرد و شمشیری آخته روبرو پیش شوی مشارٌ الیه آن حرز جان را بوسیده
بسر نهاد و امر حضرت را کار بند شده رو بدامن کوه کرد هر که سنگ راهش شد
سنگ اجل بر سر خورد او بی مزاحمت بسلامت گذشت و وابستگانش
بسنبهل رسیدند۔

منقول است[۸۵] که سید شهامت علی خان که یکی از اعزه سادات
قصبه سرسی بودند از ایام صغر سن و عهد طفولیت بحضور آنحضرت مستفید
می شدند و غایت تمنای ایشان آن بود که به نسیم عنایت و الطاف ابیاری
توجه و نوازش آنحضرت نهال حال ایشان سرسبزی نمو یافته باز فراغت

وجمعیت آرد و بہ تشریف نوکری سرکار پادشاہ عالم شاہ انار اللہ برہانہ وجاگیر
پرگنہ مذکور مشرف شوند لعدہ بوساطت کرامت خان کہ از خدام خاص انجناب
بود این معنی را بعرض لقدس میرسانیدند وہم با این استدعا وعدہ بمیان
بود کہ لعبد ظہور این مرادات وصورت لبست این توقعات موضع براہی کہ
محل ان قدوۃ انام بود بمصرف خادمان حضور مقرر نمودہ خواہد شد ازانجا
کہ قوت یافتہ توجہات اہل اللہ ممد ترقی وسرسبزی اشجار موقعا نست در چند
روز شاخسار مراد سید معز اللہ ثمرہ حصول بار آورد گل تمنا لشگفت یعنی پرگنہ
سرسی در جاگیر ضمیمہ نوکری بادشاہ وقت گشت واثر دعای آنحضرت جای گیر
شد لیکن ہجوم سرد مہری وفور مشاغل وعدہ کہ بمیان بود مانند برگ خزان
زدہ از درخت خیال ایشان فرو ریخت وآن ہمہ حاضر باشی وخلوص ارادت
یکم قدمیہا وتصور سیدنہا مبدل گردید وقطع نظر ازین تنکنازی گلی دیگر
شگفت کہ چون باغبان حقیقی خواست کہ نہال اقبال ایشان را بصرصر ادبار
مصرتی رساند وشجرہ بر ثمرہ حشمت واجلال شان را بہ تیر مکنت واذلال
مستاصل گرداند از اتفاقات یکی از نوکران سید مذکور بستر بجارجی از ساکنان
براہی بتعدی وحکومت بردہ کرامت خان نظر برین کہ ریشہ عقیدت ونیاز

سید مشار الیه اصلی دارد بر سبیل سفارش و معاونت آن بجا رسیدن سید
موصوف رفته ظاهر ساخت بقوت در روز این حشمت دو روزه که فرعی ام
اصلا بگوش هوش ایشان نیامد و خوابکه متضمن سوء ادب باشد به زبان آورد
کرامت خان ساکت گشته بتمام بی مزگیها از آنجا برگشته بجناب آنحضرت این
احوال را گذارش ساخت بزبان مبارک گذشت که درخواست آن تیر
نیاید کرد و انما بهمانجا باید گذاشت که آن الله قطع و هدم است برائی قطع
بیخ دولت. و هدم بنیان ثروت بخانه او شان رفته است از اتفاقات در
همان ایام ضبطی جاگیر با تمامی اسباب و اموال خانگی و یطرفی نوکر بمیان آمد
حتی که غیر از ال سر چیزی بخانه نماند و سید مذکور همان حالت برملالت دل
خار خار و سینه از غم فگار بخارستان فنا شتافتند و بتر مرقومه که از خلفه
شان تقریبی بخانه بدهو خان عامل پرگنه مذکور اند استیصال مالش را نیز
همان تیر بنا گشت چنانچه قصه آن تبرد ران ضلع مشهور است اهل فساد
را عبرتی و ارباب عقیدت را ارادتی بمزید انجامید

منقول است که در ان ایام که این ملال و دلگرفتگی ها از طرف
سید شهامت علی خان پیرامون خاطر همایون بود در وقتی که سید مذکور زد

دروازه محمودپور برآمدند و آن ہم آنحضرت دران روزہا بمقبرہ سید داؤد کہ ہمانجا واقع است فروکش داشتند بدریافت آمدن شان آنحضرت از مکان برخاستہ جانب صحرا متوجہ شدند اگرچہ سید مذکور قریب بودند لیکن از تصرفات آنحضرت حجابی بر ابصارت ایشان حائل شد کہ اصلا ندیدند و از خدام پرسیدند کہ حضرت کجا تشریف دارند گفت کہ روبرو استادہ اند ہرچند کہ نگاہ بکار بیرفت کارنمیکرد کہ مستوران حجاب الہی را چشم بدبینان نتواند دید بی نیل مرام وخاسر مراجعت بخانہ نمودند وظہور این خرق عادت بکمال تصرف آنحضرت بہ ثبوت پیوست الحمد للہ علی ذلک

منقول است کہ مویداین مقال قصہ شاہ حسین است

ایشان از اعیان سادات وبزرگان ولایت افغانان بودند تمامی رؤسای افاغنہ شاہ مذکور را بہ پیری بی پرستند و شاہ حسین مذکور نسبت ارادت وبیعت بجناب آنحضرت میداشت وبکمال تقوی وطہارت وقوت باطن موصوف بود بحلیہ ادب نہایت آراستہ اوقات بدین مصروف کہ بطرفی آنحضرت می بودند ہرگز پشت خود بان طرف نمی کرد وہرکسی کہ بہ نیاز وعقیدت بجناب آں حضرت پیش می آید سید مذکور را ازو موجب کمال سرور وخرسندی

خاطر نگشته آن حضرت رتق وفتق وحل وعقد این خرقه که اهل باطن را درنگاه
دخلی وتصرفی می باشد بقبضه اختیارش سپرده بودند واذنا در عالم العزل ونصب
هریکی از اهل ظاهر حاکم ومجاز مطلق ساخته روزی بسبب ظهور بعض خلاف
عادی وترک ادبی از سرداران لسودی شاه حسین مسطور را حالت جذب و
غضب روداد ومتوجه بر سوختن لباس خود گشتند هرچند آنحضرت منع فرمودند
لیکن بسبب غیظ وخشمی که عارض طبعش بود مستمع نگشته خرقه وغیره لباس
خود را بر دروازه دوندی خان سوخته بهمان حالت بطرف ولایت که وطن
مالوف او بود متوجه گشت ودعای بد واخراج اینها از ملک وسیع پرداخت

منقول است که کدهو نامی زاردار سکنه موضع کیدو
را نصرت خان که از طرف نواب فیض الله خان حکومت پرگنه شاه آباد علاقه
داشت بعلتی از حیات مالگذاری محبوس ساخت بقید شدیدی که بخیال ظاهر
بنیان رهائی او از ان حبس خیلی محال ودشوار ملحوظ میگشت الغرض [illegible]
بسته کاران کشائش افعال مسدوده بکلید دعای معجز نمائی خود [illegible]
نموده پسر آن زندانی که بدهی چند نام داشت باستماع خبر [illegible]
عادات آنحضرت برائی حل عقده خود [illegible]

عزل ونصب

بیچارگی و درماندگی بحضور ظاہر ساخت واستمداد واعانت گوشۂ چشم عنایت و
ہمت خواست آنحضرت راعجز والحاح او دریافتہ بحر بخشایش بجوش آمد بزبان
مبارک آں کارروائی مستمدان گذشت کہ ہمیں دم بخانہ خود برود قدرت کارساز
حقیقی را بچشم خود معائنہ کن بدہی چند بوضوح این بشارت عالی اشارت بخانہ
مراجعت نمودہ دید کہ پدرش شاداں وفرحان بخانہ رسیدہ است واحوال
رہائی وخلاصی خود بطوریکہ گذشت ظاہر ساخت کہ در نیم شب دفعۃً زنجیرہا کہ بپا بود
خود بخود برآمدند من بمعائنہ این حال دانستم کہ توجہ صاحب کمالی دربارہ من مبذول
شد علی الصباح نصرت خان خود بدروازہ زندان آمدہ آوازداد ومرا بیروں
آوردہ بمہربانی کمال والطاف مالا مال سرفراز ساخت وہماں ساعت رخصت
خانہ نمود بعد ازاں پسرش حقیقت دعای آنحضرت ظاہر نمود پدرش ودیگر
اقربای آں زناردار زناد عقیدت ونیاز آنجناب بر کمر جان ودل خویش بستند
بار دیگر ہم بعد چندی آں زناردار مذکور عزیز زنداں گشت بدہی چند باز بامید
عنایت آنجناب کہ ملجائی ومامنی بہتر ازیں نداشت بحضور آمد واحوال حبس
معروض نمود ایں مرتبہ پیش از رسیدنش خیال او بخاطر مبارک رسیدہ بود
ودر حق او دعائی فرمودہ بودند ہمیں ارشاد شد کہ من ہمیں لحظہ دربارۂ او

دعائی کردہ ام وہم بزبان ہندی این کلام فرمودند کہ مواظبت برین بلید کرد

انشاء اللہ موثر خواہد شد پسر فی الحال آورد و اللہ تعالی بہ برکت آن کلمات بیمار

رہائیش داد آن کلمات این است **ہندی**

پربھو جی ڈوبل بابھن مت لو ٹوری

پیہائی چند سیا میلی دہوتی ہاتہہ کہپر ہیو لٹوری

چٹکی چون ماٹی کاٹیکا سکت جنو ٹولوری

ای پڑہی جب جم جیہ سیتن ہادی کبہہ جیسہ چہو لوری

منقول است ۸۹ کہ نصرت خان باستماع حالات برکات سمات

آنحضرت غائبانہ مشتاق استفادہ حضور بود و اکثر اوقات تمنائی آن

داشت کہ خاک قدم پاک را سرمہ دیدہ حرمان دیدہ خود سازد لہذا اوبرباب

توجہ و عزیمت آنحضرت بارہا کراہت خان پیغام مہا میفرستاد و کرامت نامہ

مرقوم بحضور پرنور اشتیاق و تمنائش را اظہار میساخت تا آنکہ بکمر تر خدمت

و صفائی عقیدت او کارکرد کہ آنحضرت ساگنی ہی جیسکین اعتقاد بکمال لطف

و عجز و ادب و انکسار پیش آمد و بوسیلہ شخصی شاہ کہ از خادمان شریف اوند

بعرض رسانید کہ از دیر اولاد و بخاطراین آرزو میند سہ می مند اگر حضرت

این دولت نشاط مشمول توجهی و دعائی بر گمارند بقیه عمر سر بر آستانه بندگی خواهم گذاشت آنحضرت چیزی باو دادند و فرمودند که این را پیش خود نگاه دار که فاعل حقیقی ترا بوجود اولاد گرامی خواهد کرد از عنایت ایزدی و توجه آن واقف رموز سرمدی دو فرزندش روزی شد یکی شجاعت خان و دیگرے بالفیض محمد خان موسوم و ایشان را از خدم و حشم و جاه و ثروت که از برکت اقدام فیوضات التیام بهم رسید چه بیان توان نمود و چیز که آنحضرت بر سبیل تبرک عنایت فرموده بودند همچنان بخانه ایشان امانت بود و از برکت آن از آفات و حادثات مدت العمر محفوظ و مامون بودند بعد از آن که نواب فیض الله خان بهادر بملک جاودان شتافت و قتل و خون در فرزندان نواب موصوف عمل آمد و نواب وزیر الملک آصف الدوله بهادر بیاری تنبیه غلام محمد خان خلف نواب مرحوم که ناحق برای ریاست خود محمد علی خان برادر کلان خود را بقتل رسانیده بود در این دیار رسیدند و تفرقه و تباهی جمعیت افاغنه راه یافت در همان ایام آن تبرک از خانه فرزندان نصرت خان مرحوم مفقود گردید و الآن بسبب گم شدن آن وسیله رفاه و فلاح ایشان نهایت تکلیف و ادبار پیرامون حال آنها ست ما شاء الله کان ـ

ہمت یافتند و آں کلمات ارشاد حضرت ایں است **ہندی**

پناں نام کی نوبت باجی جہا مکڑ جہا مکڑ

اس دنیا میں دو میوا ایک املی ایک گناں

وہ شکر وہ پاکی املی ملیں تو ہووی پناں

ناہیں کون کہے گا پناں

موج چہارم

در بیان تشریف آوردن آنحضرت بضلع بریلی درخت اقامت انداختن

در باغ مولوی محمد احسن خاں و از انجا رو کردن بموضع کہائی کہیڑہ ہر گاہ کہ

حکمت کاملہ الٰہی و رافت شاملہ نا متناہی اقتضا آں میکند کہ خلائق کثیر الوجود

کثیر الفیض والجود صاحب کمالی استفادہ برکات نمایند و بانوار ذات خورشید

سپہر ولایت معانی دراب خاک نشین لطالب استفاضہ شعاع سعادت

ساز مدیکی از مقبولان درگاہ خود را برایشاں می گمارد نا با دراک صحبت مملو

الافادتش لبشا ہراہ ہدایت رسیدہ توسل و اعتصام بعروہ ولقای احدیت

ساختہ در امور ظاہر و باطن و بہبود لنشاتین استمداد و استعانت از جانب

او نمایند همچنان فیض الہی در توجہ آنحضرت بدیار بریلی کارکرد و باعث این سعادت و قدم رنجگی آنجناب فضیلت و کمالات نصاب مولوی محمد احسن خان که از عظام کرام بلده مرقوم بودند گردیدند ابتدائی ملاقات ایشان بانحضرت چنان بود که شیخ محمد علی نامی از متوطنان دبھاری که قصبه است از مقامات سنبھل از منتسبان حضرت شاه عضدالدین قدس سره بسرکار مولوی صاحب علاقه نوکری داشتند هرگاه که مولوی صاحب بدار الخلافت شاہجہان آباد تشریف میداشتند شیخ محمد علی مذکور از حالات و کرامات آنحضرت سامعه ایشان را بالسعادت ها مقرون می ساختند و ایشان لشیخ شوق و عقیدت اصغامی نمودند و اشتیاق ایشان روز بروز در ترقی ها بود تا آنکه از دار الخلافت بسمت بریلی عازم شدند و عزم ملاقات آنحضرت را بخاطر خود جزم نمودند چنانچه بایں اراده در براہی وارد گشته بوساطت شیخ مرقوم به تمنائی دلی رسیده بحصول شرف ملاقات آنحضرت مشرف محظوظ شدند اشتیاق باطنی بوصول ظاهری انجامید آنحضرت را نیز با مولوی صاحب محبت و الفت تمام بمیان آمد مولوی صاحب در باب قدم رنجگی این دیار بالحاح تمام استدعا کردند بدرجه اجابت رسید بعد چندی آنحضرت نیز ایفائ للوعدة برائی ملاقات مولوی صاحب ودر بریلی تشریف

ور دند چون آنحضرت را صحرا و گوشه مانوس طبعی بود در باغ مولوی صاحب
مروکش فرمودند چند روز در اینجا رونق افزا بوده باز بطرف براہی نہضت
فرمودند من که بعد تقاضائی خاطر طرفین برای مواصلتها می کشید بعد یک
دوسال اتفاق این طرف می افتاد در باغ مولوی صاحب استقامت
می فرمودند و بسبب ہجوم مردمان که بطبع والا ناگوار می شد در موضع آسپور جاگیر
مولوی صاحب تشریف می بردند و باز متوجہ براہی می شدند و درین آمد رفت
بسیار کس از مردمان این دیار به برکت دعائے بہتر که آنحضرت بمقاصد و
بمرادت کامیاب شدند۔

منقول است که یکی از تصرفات آنجناب این است که در
ایام تشریف داشتن به بریلی رام کشن نامی باغبان باغ مولوی صاحب
حضور حاضر می شد و بکمال نیاز عرض میکرد که نظری در کار من شود آنحضرت
نظری باو فرمودند در مدارات چند روز حالت جذب برو طاری شد و اسرار
ط و کشف نام او را نصیب گردید دست از ہمه کارہا بر داشته مجاور آستان
بی نشان گشت و اکثر اوقات در کلمات جذب خود گفتی که افغانان از این
بد سکیم و فوجی از مشرق می طلبم و خیمه ہا درین میدان نصب خواہند شد

ولشکری عظیم فرود خواہد آمد چنانچہ در چند روز ہماں معائنہ افتاد کہ شکست
افغانان بمیان آمد و نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر دراہمین زمین
نشان دادہ او مخیم ودائرہ نزول افواج گردید۔

منقول است[۹۲] کہ در ایام استقامت آنحضرت در محروسہ بریلی
نقالی نابینا باستماع آوازہ کمالات و خرق عادات آنحضرت بامید حصول
بصارت بحضور وارد گردید آنحضرت ارشاد فرمودند کہ نقلی از فقرا باید کہ
آں حاجت مند اوّل اد با درین باب جسارت نتوالست کرد من بعد کہ چوں
استدعائی حضور درین نقل رجوع باصل بود نخست وضو ساختہ و مصلا گستر
نقل کرد کہ نابینائی بخدمت درویشی بجہت استدعائے دعائی حصول
آمد درویش اورا باداے دوگانہ حکم فرمود ہر گاہ باہتمام رسانید دعا
از جناب حضرت حکیم علی الاطلاق عود بصارت را داعی شد چوں درو
مستجاب الدعوات بود دعائش درجہ اجابت یافت بعد ایں نقل آں حضرت
فرمودند کہ بینائی خود از جناب بینائی برحق بخواہ ہمیں کہ دست الا
اجابت بر داشت فرمودند کہ چشم باز کن در حال بینائی تازہ
چشمش روشن گشت ظہور ایں طرز ...

دارباب ذوق وحال راایں میسر است

منقول است[۹۳] کہ خان سعادت ومغفرت نشان حافظ الملک حافظ رحمت خاں بہادر ۳ لکھہ روپیہ لبطریق نذرانہ وپیش کش بحضور بادشاہ جم جاہ احمد شاہ درّانی والی قندہار وکابل فرستادند وآن مبلغ بمنشی کدار ناتھ کہ از نوکران سرکار خاں ممدوح بود تفویض وتسلیم یافت وارسال آں زر خطیر بمعیب ایں معتمد مقرر کردند لبعد رسیدن حضور بادشاہ درانی ودریافت رواج حساب انجا کہ سی وپنجہزار روپیہ پیش محاسبان آں سرزمین یک لکھہ روپیہ مقرراست بہماں دست آویز متعارفہ بمخزن خاص سرکار شاہ یک لکھہ وپنجہزار روپیہ داخل نمود ورسید ۳ لکھہ روپیہ گرفتہ بہندوستاں معاود شد وتصرف تمام وخیالات مالا کلام نمودہ وآن زر معنبہ را شیرما در دانستہ بی ہراس وخطرات بہ نشست بعد چندی بوسیلہ امنہیان معتبر ایں راز برملا فتاد وسرقہ وبد دیانتی آں نزد خان مرقوم ودیوان راؤ بہار سنگہ کہ در مزاج خان دخلی تمام داشت وازیں خائن بلگونہ رنجشی ولقاری بپیرامون خاطراو میگشت ثابت ومتحقق گردید درباب وصول اں مبلغ ازان خیانت پیشہ بتاکید مزید حکم صادر شد وانکہ آوازہ کمالات آنحضرت شنیدہ بود درین

جناب پناہی آورد و عرض نمود کہ اگر بدعائی والا ازین مہلکہ نجاتی حاصل آید
عین کرم و محض مرحمت است و ہم بدیوان خانہ فنا شتافتن دیوان کہ از
انطرف دغدغہ کمال بخاطر داشت استدعا نمود آنحضرت فرمودند کہ اگر از جانب ہی
کہ موجب مضروب نقصان است مفقود گردد بعوک و ماہی مشابہ است ہمچنین
بودن او در بارہ تو کہ در صدد ایذا و ہلاکت نخواہد گردید دعای فوت او مسالت
نمودن و دور از کار است از اتفاقات مدت سہ سال برین ماجرا گذشت
و آرزو نکہ از آنحضرت دعا نمودہ بودند تا مدت مذکور احدی در سرکار شناسائی
حال آن بیگانہ وضع نشد و آن مبلغ کلی بیادکسی نیامد آنحضرت در ابتدائی
رجوع این معاملہ سفارش دو چہار کس از محتاجان بآن حق ناشناس نمودہ
بودند و اشعار برین رفتہ بود کہ اینہا برای دفع مضرت اعدائی تو بدعوات
خواہند پرداخت لیکن آن ناقباحت فہم درین مدت مدید بیک خرمہرہ ہم
متواقع نشد و ہم چون طلب و تقاضا کہ از طرف سرکار بود در حیز توقف افتاد
آمد و رفت و عرض حالات موقوف ساخت روزے آنحضرت ازان محتاجان
بر سبیل مذکور استفسار فرمودند کہ چیزی درین مدت بشما از دست آن واصل
شدہ است یا نہ انچہ واقع بود گذارش ساختند آنحضرت از آنہا فرمودہ

که پیش منشی مذکور رفته بگوئید که اینجانب بسیار دعاها ساخت لیکن نذر وه قبول
پذیرا نشده قضارا در ہماں عرصه متعدی این امر یعنی دیوان مذکور را آن مبالغ
مغبونه بیاد آمد بحضور خان ظاہر نموده که چند سال منقضی شد که آن کور نمک،
ضرب المثل خابان زر سرکار نمید ہد و سکہ تمرد و خیانت آن درست نشسته است
تا ندیم ندم و از ضرب و توبیخ بر ولنشود زر بصورت سہولیت نه براید الغرض
سراولان شدند متعلق شدند آں خائن بعد خرابی خانمان و بی حرمتی ہای بسیار
چیزی بسرکار خان داد و بجزای اعمال خویش رسید و دریں ایام که باز التجا
بجناب آنحضرت آورد بسبب بے دیانتی او بمعرض قبول نرسید که وعده خلافی
وکوتاه نظری آن در آنمدت دراز ملحوظ شد فالحکم الله

منقول است[۹۴] که دراں وقت رونق فزائی آنحضرت به بریلی ہر کے
از اعیان شہر باستفاده خدمت سعادت ہامی اندوخت مولوی غلام عمر صاحب
که بحلیه امر معروف و نہی منکر آراسته و پیراسته بودند و دریں معنی شہره کمال
داشتند و با این در فقر و فنا و ترک تجرید نامرد و دست انداز و در قضایا و معاملات
شہر دخل ساز باستماع کمالات آنحضرت مشتاق ملاقات بودند لیکن از انجا که آنحضرت
بباغ مولوی محمد احسن خان تشریف میداشتند و سید غلام عمر موصوف را

بسبب عوارض از مولوی صاحب قدری رنجشی وگونه کشیدگی بخاطر بود ازین
رسیدن آنجا متعذر دانسته زبانی خادمی گفته فرستادند که فقیر از رسیدن حضور
قاصر است وجهش اینکه خود بدولت بباغ فلان کس تشریف دارند لهذا
موجب عذر روا اشتیاق ملاقات دستگیر بان جان وجگرا آنحضرت بسبب صفائی
سریرت فرمودند که فقیر خود حاضر خواهد شد تا آنکه خود روزی بمکان مولوی
تشریف بردند مولوی صاحب بکمال تواضع واخلاق پیش آمدند ودر
وحکایت همان عذر را بمیان آوردم که من درین مدت همین وجه حاضر
ودر انوقت گفتگو دیگر کلمات شکایت از طرف مولوی محمد احسن خان
راندند آنحضرت فرمودند که عجب اتفاق است که مولوی صاحب گاهی
ناخوشی که ناشی از کلمه وسوء مزاجی ها به نسبت شما باشد بزبان نیاورده
وشما که با فقیر مناسبتی دارید این قدر را از نفیسها وچون وچرا دیدن
بکار برید خیلی محل تعجب است واگر مولوی صاحب در قضایای شهر
قال را کار فرمایند موقع وبجا است که ریاست شهر ومنصب قضا ودیگر
ظاهر ضمیمه آن دارند وصاحب که خوش باش وتازه وارد این شهر اند
شما بیجاست مولوی صاحب متنبه شده معروض داشتند که حضرت

آئندہ در ہیچ امری بعروفی بمیان نخواہم آمد وہم دراں مجلس بزبان مولوی صاحب
گذشت کہ برنخاستن فقیر از مکان خود ستیدی است برای تکلیف ندادن عوام
آنحضرت فرمودند کہ ایں سد خلاف سنت نبوی است وانزماں بزبان مبارک
گذشت کہ عنقریب شمارا با مولوی صاحب ملاقات واقع خواہد گشت و ہر
کلفت وکدورت مبدل بصفا خواہد گردید از اتفاقات درہماں ایام با مردمان
محلہ قاضی ٹولہ وسکنہ دیگر محلہ مناقشہ بظہور پیوست ارکان شہر مجتمع شدند جہت
تصفیہ ورفع خلش مولوی صاحب نیز برای رفع ان مجلولہ ومخالفت طرفین
دراں ہنگامہ رسیدند ومولوی غلام عمر صاحب نیز ہمانجا وارد شدند درمیان
ہر دو بزرگوار ملاقات واقع شد وآں جہا بہائی سابق از میان برخاست و تصرف
ارشاد آنحضرت بوقوع انجامید وہم دراں روزہا مولوی صاحب غلام عمر صاحب
کہ عالمان باعمل رامحل ناگریز است ستی را از سوختن باز داشتہ وحبس نمودہ
بودند وہم در شکستن اجسام درستی امر معروف خود ساختہ بودند بتقریبات ایں
احوال پیش آنحضرت بمیان آمد فرمودند کہ فقیر را باید کہ بہائی خود را بشکند نہ
کہ بیگانہ۔

منقول است [۹۵] کہ روزی آنحضرت بزبان مبارک۔ فرمودند

که برکات فقیر در همه اوقات منقسم میشود گاهی بیک توجه دلی فقیر کشاد کار بسته بوقوع می آید یعنی بزبان خاموشی کار میکند و بسا اوقات احتیاج بگفتن زبان می باشد و اصرار و ران می باید و گاهی بنگاهی و وقتی نوبت بدست و پا می فتد که از حرکت اینها حصول مقصود متصور می شود چنانچه مطابق این نقلی فرمودند که در وقت استقامت بریلی یکی از فرزندان مولوی محمد احسن خان کسلمند گردید هر چند که اطبا در معالجه و دوا و حکمت فلاطونی بکار می بردند سود نداشت و آن بیماری روز بروز در ترقی بود مولوی صاحب بسبب ارتباط و اتحاد که بآنجناب داشتند مضطربانه در باغ رسیده در باب دعای شفای او مسالت نمودند فقیر هر چند دعا کرد مستجاب نشد ناچار از بریلی در آسیور موضع متعلقه ایشان رفت و در آنجا نخلستانی بود در انجا مشغول توجه گردید و صورتیکه آنوقت در تخیل خویش مقرر ساخت آن بود که گویا زنی از بالای آسمان فرود آمد و بدستش چوبی است از رشته پیچی که زنان ریسمان خود را بر آن می پیچید و دهان آن علیل تا ازان تکشا و واز پستان خود شیر بدهنش داد فی الحال که این تصور درست نشست در بحال صحت و شفا نصیب او گشت فی الفور مولوی صاحب آدم را بخدمت فرستادند که از فضل الهی و توجه ولایت پناهی [illegible]

در جمیع احیان نشانی دیگر دارد

منقول است که در همان روزہا استقامت بریلی خلف الصدق
آنحضرت شیخ ظہور اللہ صاحب تشریف آوردند و بخاطر خیالی داشتند کہ این عریضہ
از فراغ معاش خود پیش آنحضرت ظاہر نمودہ خواہد شد کہ در علاقہ نوکری سادات
بقدر حاجات خود حصول ویافت نمی شود پیش ازانکہ این ارادہ بمعرض عرض
رسانند آنحضرت فرمودند کہ عجب اتفاق است کہ ہر یکی ہمیں میخواہد کہ در مرتبہ و
شوکت و حشمت علائق دنیا داری پایہ حافظ رحمت خاں و دوندی خاں و دیگر
سرداران عظام برسد و بملاحظہ احوال تکلیفات زیردستان و محتاجان کہ از
خود بمرتبہ فروتر باشند شکر الہی بتقدیم نمی رسانند و پیش خود عدالت این نمیسازند
کہ اللہ تعالی بفضل خویش کونہ کارروائی ما بیحتاج اینہا می سازد و دولت
وجمعیت و فراغ حال مقصود از صحت و تندرستی و عزت و ابرو و اولاد ایمان
است باستماع این کلمات نصائح شیخصاحب خاموش شدند و ساکت ماندند
بعد ازاں آنحضرت خود از ایشاں پرسیدند کہ فراغ اوقات شما در سال تمام
بچقدر مبلغ میتواند شد ایشاں گذارش ساختند کہ در پانصد روپیہ بدلجمعی و
کشادہ دستی صرف اخراجات خود می توانم کرد و در جواب آں خاموش شدند

وهیچ نفرمودند و توجه دلی باستدعائی ایشان برگماشتند بعد ازان از فضل الهی
و توجهات ولایت پناهی همان مبلغ پانصد روپیه مطلوبه در سال تمام همان شغل
که داشتند بایشان میرسید و بکار حوائج ضروری صرف می شد و احیاناً چیزی زائد
ازان بدست می آمد و در خسارهٔ تلف می شد و هنوز از عنایت باری عز اسمه برکت
آن دعا باقی است و روزی در همان اثنا شیخ صاحب عرض نمودند که خانه سکنی خود
خام و چهپردار است اگر حکم شود بقدر مقدور وسعت مکان پخته تعمیر نموده آید
فرمودند برای بنای اندک مکلف شدن چه ضرور هرگاه وقت خواهد رسید
عمارات عالی را اتفاق خواهد افتاد چنانچه الحال از برکت آن ارشاد مکانهای
وسیع و عمارات رفیع از دست ایشان نشانی است پایدار و همیشه اجرای
این کارخانه درین خاندان عالیشان برقرار و تعمیر مسجد و خانقاه و مقبره شریف
که اتفاق افتاده هریکی باستحکام وارتفاع و علو شان به بروج فلکی پیغام رسان

منقول است که چون آنحضرت را از قدیم صحرا گوشه از خلائق
پسند خاطر بود و بجهت فراغت از هجوم مردمان کناره می جستند و صفت فضای
موضع کهائی کهیڑه که گرد خود صحرای وسیع دارد و کناره جوی واقع است بسمع مبارک
رسید و باعث این حرکت سنا سر برکت [illegible]

شدند آخر آنحضرت آن موضع مذکور را بقدوم میمنت لزوم خود سرفراز کردند
پیشتر روزانہ بسیر صحرا پرداختی وشب بمکان در ساختی در آن ہنگام بموضع مذکور
ہر یکی از علما و فقرا و روسائی بریلی وغیرہ مکانات باستماع کمالات وخرق
عادات بملازمت مملو البرکت حاضر شدندی و وصول سعادت خدمت کیماخاصیت
را از مغتنمات میدانستند

منقول است کہ یک مرتبہ مولوی شیخ نور صاحب برادر بزرگ
میاں شیخ میر صاحب لاہوری خوشنویس خط نسخ باستماع مناقب وفضائل
آنحضرت در موضع کہائی کہیڑہ وارد شدند وایشاں بحلیہ صلاح وتقوی آراستہ
بودند وبحرارت شرعی گرم جوش اتفاقاً در انوقت آنحضرت بوضوی نماز عصر
مشغول بودند واز حالات مستمرہ انحضرت بود کہ آخر ر وز لسبب وجد حالت
جذب وکیفیت بر مزاج مستولی گشت لیکن برادای فرائض جدی تمام داشتند
وہرگز از دست نمیدادند آندم کہ مولوی رسیدند آنحضرت را در وضو یافتند
بطرفی بنشستند حضرت را بسبب غلبہ وجد وجذب در ترتیب وضو خللی واقع شد
مولوی بملاحظہ وضوی آنحضرت انکاری وشکی بخاطر آوردند وبی ترتیبی وضو
او در فقر دخل دادند وبزبان ہیچ نیاوردند بعد ازاں کہ از نماز فراغت دست

داد ایشان بعد یک لمحہ رخصت شدہ بارادہ پہلی بہت بجانب حافظ گنج رفتند وقت
شب بایشان وارداتی ظاہر شد کہ جواب شک خفی ایشان بود مولوی ہمان
کہ نصف شب بود از حافظ گنج کہ فاصلہ یک کروہ دارد بحضور باز آمدند و استغفار
آن خطرہ را ارمغان آوردند و استغفار را مسالت نمودند آنحضرت لبسیار الطاف
و تفضلات مرعی داشتند زبانی شاہ نزہت علی صاحب است میگویند کہ اگرچہ
فقیر نیز آن الوقت حاضر بود لیکن مفصل معلوم و منکشف نگشت کہ کدام حالت و
چہ معاملہ بر ایشان گذشت و پیش آمد کہ ہمان وقت مراجعت نمودہ بآن عجز
و نیاز پیش آمد والعلم عند اللہ

منقول است ۹۹ کہ یکبار دیگر مولوی شیخ نور را اتفاق رسیدن
ان عتبہ علیہ افتاد و درمیان صرف و حکایت نظر مولوی بر لفافہ خطی کہ بر زمین افتادہ
افتاد از جای خود برخاستہ از دست برداشتہ بر سر و دیدہ گذاشتند و بحضرت
نقلی عرض کردند کہ فاجری کاغذی در راہ افتادہ یافت کہ دران نام پاک
اللہ عز اسمہ نوشتہ بود آنرا بہ چشم گذاشت و باعزاز و احترام تمام نگاہ داشت
اللہ تعالی بہ برکت آن تعظیم و تکریم کہ از دلو قوع آمد از گرداب معصیت آزاد
بساحل عفوش رسانید و ہمچنان تعظیم قرطاس از واجبات است کہ

نام او سبحانہ جلشانہ است و این نقل را حوالہ کتابی کردند مولوی ہر گاہ کہ دریں
سخن مبالغہ بکار بردند و تعلیم و نصیحت را کار فرمودند آنحضرت این شعر کہ از
سیاح عالم ذوق است بر زبان مبارک فرمودند
خاک صحرای محبت سرمہ در چشمت نکرد
ورنہ ہر زشتی کہ بینی یوسف در پردہ است
مولوی را باستماع این بیت حالت وجد و رفت رو نمود و بی تابانہ برخاستند
و گرد آنحضرت گردیدند و طواف آں کعبہ مقصود نمودند و این بیت را بر کاغذ
نوشتہ تعویذ بازوی شوق خود ساختند و اعتقاد و محبت ایشان روز بروز
ترقی پذیرفت۔

منقول است کہ یک مرتبہ مولوی غلام عمر صاحب در موضع
بہائی کہیڑہ برای ملاقات آنحضرت رسیدند آنوقت حضرت لبشستن لباس
خود مشغول بودند بمولوی صاحب اشارہ نشستن فرمودند بعد دیری کہ خادمی
ظاہر کرد کہ امروز ارادہ مولوی صاحب بمراجعت شہر است و روز قدری
مانست آنحضرت برخاستہ بمولوی صاحب بمکالمات مشغول شدند
مولوی صاحب ممدوح در قیل و قال مسئلہ و جدت وجود را بیان شروع

وآن نان خشک بے نمک ہم بود آں مسافر را از روی نمک گلوگیر شد اشارہ
بشیخ کرد شیخ اندرون خانہ رفتہ از دختر خود پرسیدند کہ نمک موجود است چوں
موجود نیافتند آفتابہ وضوئے خود را کہ در مالیت و اسباب خانہ ہماں متاع
روی دست داشت بدوکان بقال گرو کردہ نمک آوردہ پیش درویش نہاد از
زبان فقیر ہماں گذشت کہ ہمیں توکلی است کہ بنان خشک با پارہ نمک قناعت
کردہ ام آں دخترک بخندید و گفت کہ ای شیخ اگر بمزہ قناعت ولذت توکل متلذذ
می شدی آفتابہ ما بدوکان بقال نرفتی شیخ سرفرو کرد۔

منقول است کہ روزی سخن در راحت کم گوئی میرفت آنحضرت
نقلی ارشاد کردند کہ بزرگی ارادہ سفر حج در پیش داشت و خادمی میخواست کہ
ہمہ کاروبار سفر و منزل دانا و مختار کار باشد از من ہیچ کلام و مصالح محتاج
نباشد مگر کوزہ آب طہارت پہلوئی من گذارد مردمان شخصی را کہ بحسب ادب
دیگو خدمتہا مہذب ولائق صحبت بزرگان و دانا و ہوشیار تر بود و تلاش
نمودہ بخدمت شیخ گذاشتند گاہی دریں سفر ور از اتفاق ہم کلامی نیفتاد
بعد چند سال کہ ازاں سفر مراجعت کردند روزی در راہ از و پرسیدند کہ
متاہل شدہ او کہ مدتی از سکوت شیخ در دل فریاد داشت عرض نمود

که متاهل شده ام بلکه دختری نتیجه دارم و مادام هم در شیعان ... حیات است باز شیخ ساکت شدند و لب بسخن نکشادند تا انکه مراجعت نمودند بمکان رسیدند مردمان بعد حصول سعادت قدمبوس استکشاف احوال رفیق خادم نمودند که مباد اادائی خارج و خلاف مرضی از و سرزده باشد فرمودند که این مرد خوب و بهر صفت موصوف است مگر عیبی که ملحق بحالی واست آن زیاده گوئی است یکی پرسند دو جواب دهد پس معلوم شد که ترتیب یافتگان محفل عنایت منزل خدا شناسان را باید بکمال ادب آنست که هر قدر که سوالی باشد از عهده جواب آن بدر آیند و چیزی بر آن سخن از رای خود مستزد نسازند که ترک ادب است

منقول است که از کلمات آنحضرت یکی این است که دعای فقیر سه خاصیت دارد اوّل خاصیت تخم دویم خاصیت درخت سویم خاصیت ثمر یعنی در ظهور دعای فقیر سه حالت بوقوع می آید دعائی که بمثابه تخم است ظهور آن بعد مرور زمانه تواند شد چنانچه تخم در مدت ... ... می آید و دویم مانند درخت که در اقرب اوقات ... و امید حصول ثمر ... است وسویم که بمنزله ثمر می ماند دعای ... ...

منقسم باید کرد برسہ وقت یعنی دعای کہ حکم ثمر دارد در حق ہمان شخص است کہ مستدعی است واللہ تعالیٰ دربارہ او مستجاب سازد و دعای کہ بدرخت مناسبت دارد در حق فرزندان آں شخص بعد چندی ظہور خواہد کرد و دعائے کہ حکم تخم دارد در فرزندان فرزندانش واقع خواہد شد پس معلوم شد کہ دعائے فقیر کامل ضائع نمی رود و معطل نمی باشد

منقول ست کہ روزی آنحضرت در استیلای شوق در باب غلبہ وجد و ذوق میفرمودند کہ فقیر آنست کہ ہر گاہ کہ گوید ربی ہمان دم جواب بگوش سعادت نیوش بشنود کہ لبیک عبدی

منقول است از کلمات طیبات آنحضرت است کہ طالب را در راہ طلب عشق رہبر باید تا دریں راہ جد و جہدی نماید و اگر بوی عشق ندارد وایں دولت خداداد میسر نشد نیست سعی و کوشش بیجائی او محض بی سود است بموافق ایں مثلی فرمودند کہ اگر طفلی از پدر خواہد کہ الات و اسباب سپاہگری و اسلحہ جنگ خریدہ دہد و اسپ سواری برای مقابلہ معاندان خواہد کہ در زمرہ سپاہیان و جنگ آوران سر رشتہ بدست آرد می تواند شد کہ ہمہ اسباب حسب خواہشش او موجود نماید و اگر کاشکی خواہد کہ دل مردانہ و

شجاعت شیر دلان پیدا کردہ آورد این ممکن نیست کہ از کسب آید یا از بازآ
شرا نماید این جوہر دانی است کہ حق تعالیٰ در دل او می نہد ہمچنان فقیر را
عشق و ذوق باید کہ آں وسیلہ وصول مقامات است الحق کہ درین راہ
ذوق و شوق و عشق و سوز و گداز در کار است ۔ **بیت**

کار مردان روشنی و گرمی است + کار دونان حیلہ و بی شرمی است

منقول است کہ روزی در باب اہل فکر و دزد حکایت میرفت
آنحضرت لطیفہ فرمودند کہ چند و چند ارباب مکر و دزدان طائفہ کہ در مسلک
راستی سلوک دارند بیشتر است برائے فروغ و رواج خود چنانکہ دزد را
بیداری و آگاہی از صاحب مال و متاع را باید باشد تا درین کار بر و سبقت برد
مال و متاعش بتصرف خود آرد

منقول است از زبان شاہ نزہت علی صاحب کہ روزی
ذکر بدرجات بہشت افتادہ بود فقیر بحضور عرض کرد کہ در کتب مرقوم است
کہ عرض و طول یک بہشت بیش از ارض سبعہ است این ہمہ کجا خواہند بود
آنحضرت تبسم نمودہ آنچہ مناسب بود فرمودند اتفاقاً بزبان فقیر گذشت
کہ حضرت معاینہ دوزخ ہم فرمودہ اند ارشاد شد کہ بہشت را از اصل [illegible]

لیکن روز خ اکثر اتفاق افتاده مقارن انیحال وقت نماز بود
ستند و متوجه نماز شدند فقیر وسه کس دیگر در انجماعت نماز بودند وانحضرت
مشغول در رکعت اول حالتی برانحضرت طاری شد که لرزه برا اندام
ارک افتاد بر مایان نیز گرمی انحالت بیخودی عارض شد که در وقت
لف برق وافتادن او غفلتی وهراسی پدید آید وچشم بسته میگردد حتی که
حضرت در رکعت دوم دو سه بار قعود نمودند وباز بر خاستند واز خود
شدند ولکها بر دهان مبارک پدید آمد ورعبی وهیبتی از صورت آنجناب ظاهر
ویدا گشت که حاضران تاب دیدن نداشتند فقیر از سوال خود منفعل گشت
منقول است که روزی آنحضرت در صدق وراست گوی
ن میفرمودند که صدق موجب نجات است وکذب سبب هلاک مطابق
یث شریف جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصدق ینجی
لکذب یهلك وهم موافق این معنی نقلی از جناب حضرت غوث
لین فرمودند که هرگاه آنحضرت برای تحصیل علوم از والده شریفه
رخصت خواستند والده آنحضرت چهل دینار در پیراهن شریف دوخته
ن امر فرمودند وگفتند که بهر حال صدق را لازم حال باید گردانید هرگاه

آنحضرت متوجه بغداد شدند در اثنای راه جماعه قطاع الطریق بر قافله
و بر مال و اسباب دست غارت بکشادند یکی ازان حرامیان پیش آنحضرت
آمده پرسید که چیزی از نقد داری آنحضرت فرمودند که چهل دینار در خرقه
دارم آنشخص بر استهزا حمل کرده برفت دیگری آمد باو نیز همان فرمودند او
هم باور نکرد القصه این سخن بمهتر رهزنان رسید او خرقه شریف را چاک
کرده واقعی چهل دینار بر آمد مهتر دزدان پرسید که اظهار این معنی خلاف جمهور
از چه راه است آنحضرت فرمودند که به بیعت امر والده صاحبه مقدسه که
بصدق امر فرموده اند آن همه قوم رهزنان به برکت صدق آنحضرت
متنبه شده ازان عمل تائب گشتند مقصود آنست که آنحضرت به برکت
خود نجات یافتند و هم دیگران هدایت پذیرفتند و هم مناسب این حکایت
حکایتی از احوال حضرت خواجه حسن البصری فرمودند که روزی آنحضرت
از دست مخالفان که در صدد اذیت او بودند کناره کرده پناه بکلبه حبیب
بردند و در گوشه متواری گشتند مخالفان متعارف رسیده [illegible]
نمودند حبیب عجمی گفتند که خواجه [illegible] مخالفان [illegible]
بدانستند که به سبیل سخریه گفته [illegible]

اندرون برآمده فرمودند که یا حبیب نشان مرا چه ادا دی بعرض رسانیدند
شما بصدق اشاره فرموده آید اگر کذب میگفتم خلافش واقع می شد الله تعالی
برکت صدق من شما را از دست معاندان نجات داد و از من خلاف
صدق بعمل نیاید حاصل این هر دو نقل همین است که بهر کیف صدق را
لازم باید گرفت که موجب نجات است

منقول است که روزی آنحضرت می فرمودند که آدمی را
باید که بزهد و تقوی و عبادت و ریاضت خود معجب نگردد و تکیه بران نکند
که مدار نجات بر حسن خاتمت است و هم درین معنی ارشاد فرمودند که در
حضرت بایزید بسطامی و ابراهیم ادهم برای ملاقات رابعه بصری رفتند
رابعه آن وقت غسل نموده موی سر خود را خشک میکرد باستماع خبر این هر دو
عرفان اسرار حقیقت ابراهیم را اندرون طلب داشت - و بایزید هم بخانه
رابعه عذر این معنی پیش آورد که ای بایزید ابراهیم سلطنت را گذاشته درین
راه قدم نهاده است و مثل من هزاران خادمه و پرستاران میداشت لهذا
فهمیده است دانستم که او را بسوی من نظر التفات نخواهد بود و ترا که ازین معنی
نصیبت شاید که خیال دگرگون گردد و عند الله ماخوذ شوی ازین باعث

طلب تو در انحالت جائز نداشتم بایزید گفت ای رابعہ میخواہی عقد کنی رابعہ گفت کہ ما بایزید طالب مولی مذکر است مذکر را با مذکر نباشد و اگر طالب دنیا است مونث است مونث عقد نی و اگر طالب عقبیٰ مخنث است مخنث را با مخنث نکاح نتوان کرد اگر مرد ہستی بگو بایزید ساکت شد و جواب را بر وقت دیگر گذاشت تا آنکہ بایزید رار حلت ازاین جہان پیش آمد۔ رابعہ بر جنازہ اش حاضر شد و گفت کہ جواب سوال من نداده بایزید سر از کفن بر آورده گفت کہ ای رابعہ امروز معلوم شد کہ مرد ہستم و مردانہ وار میروم والا تا روز یقینم نہ بود این بگفت و باز سر بر بالین نہاد غرض از کلام آنحضرت ہمین بود کہ مغرور بودن اعمال خود نادانی است اگر اللہ تعالی خاتمہ را بر قول ثابت گرداند مرد والا لا۔

منقول است کہ روزی آنحضرت می فرمودند کہ ہر کسی را باید کہ از اندازہ خود قدم بیرون نہ نہد کہ درینمعنی ترک ادب است و محل فتنہ ہم درین معنی نقلی فرمودند کہ گاذری حماری داشت و سگی ہم بر در وی بسبب کفالت خدمت خود دائم و گاہ سیر داشتی و سگ را نگاہ

زندگانی بسر کردی واز گرد جوار لقمهٔ و استخوان بطریق دریوزه گراں یافتی و به تنگی عمر خود را گذاشتی لیکن شرط رفاقت گاؤ را از دست ندادی و شبها پاسپانی میگذرانند روزی وزدی وارد خانه آن قصار گردید سگ که بسبب فاقه کشی با قوت آوازش مبدل بضعف شده بود آواز نتوانست کرد خر که پرورده نعمت بود بسگ گفت که خداوند خانه را بیدار باید ساخت سگ بعلت ضعف خود کاهلی کرد و طرح داد خر بی تمیز از کمال دولت خواہی که در سر داشت بر سر گاذر بهنقی بر آورد که بیدار گشته از شر دزد ایمن باشد او بآواز دراز ش از خواب شیرین بیدار شد فریاد و فهمایش ورا نوفت ناگوار و گراں گذشت برخاسته چند ضرب چوب بر سرش کوفت خر خجل شده سر در پیش ماند حاصل آنکه آں کار پاسبانی و بیدار سازی عهده سگ بود غیری که متکفل آں گردید بسزای خود رسید بیت

کار خود کن کار بیگانه مکن ✣ در زمین دیگراں خانه مکن

منقول ست از مولوی شیخ الاسلام که در ایامیکه بحضور ان دی برحق استفاده ملازمت حاصل شد اکثر کسب کیمیا و اکسیر بخاطرم زم می بود و از مردمان که آتش افروز کانون این فن بودند و دریونه

شوق این دولت بی بہا طلا دار در گدازہ ہوس می ماندند مذاکرہ این طرح
وکرم جوشی از انہا بمیان می آمد وہم دران روزہا شخصی محمد اعظم ثانی قریب
درگاہ حضرت شاہ دانا صاحب تشریف میداشتند ودرین علم کوس
یکتائی می نواختند ودر علم کیمیا علم معلومات خود بفلک برافراشتہ و
مرا نیز برای حصول این مامول التزام صحبت ایشان رو نمود لیکن
بسبب استغنای مزاج شان دمی مدعا میسر نمیشد وہر چند کہ مس ارزو را با آتش
ہوس پیش آن طلا ساز می گداخت لیکن بسبب کم توجہی و بی التفاتی
ایشان ویکی نمیگرفت تا چار روزی بحضور آنحضرت مرشد کامل این احوال
را گذارش ساختہ استعانت واستمداد را متوقع شدم آنحضرت بیک
سورتی وسورتہائی قرآن اشارت کردند کہ این را چندد فعہ خواندہ در
طعام ومیدہ بآن کیمیا ساز باید خوراند غالب کہ از فضل الہی توفیق اعلام
آن راز یابد اگرچہ وہلہ اول نظر برین کہ دیگ طمع بجوش بود مواد ہمانیدم
مہیا ساختہ آن سورہ مبارک را بعمل آوردم امانی الفور آن ہوس خام
از گوشہ خاطرم بیرون کشید وبتاثیر ارشاد آنحضرت آن شخص کہ اصلا
حرف استدعا را پیرامون خاطر خود راہ نمیداد آندہ مستدعی آن شد

کہ راز نہفتہ آن بمن باز گوید ہر گز بخاطر خود ذوق تعلیم آن نمی یافتم

حتی کہ صحبتش کدورت و تنفر ہم رسید و آن کرد خطرہ فاطبۃً

از دامن خاطر برفت۔

منقول است ہم از مولوی موصوف درہماں روز ہا

روزی بخاطرم گذشت کہ اکسیر چہ چیز است کہ نایاب تر است آنحضرت

برلب چاہ چہ کہ در باغ نو تیار بود اجلاس داشتند بریں خطرہ وارسیدہ

یک مشت ریگ بکف مبارک گرفتہ فرمودند کہ بگیر این اکسیر است

آن وقت ہیئت و رعب آں شیر بیشہ تقدس آنچنان طاری شد

کہ ہمیں بعرض رسانیدم کہ حضرت مرا مطلوب نیست نظر الطاف

حضوری کہ کیمیائی مس وجود نیازمندان است **مصرعہ**

کیمیای است کہ صحبت در ولیشان است

منقول است کہ روزی آنحضرت در باب توکل و اعتماد بر

خدا فرمودند کہ فقیر را باید کہ ہمہ حال مطمح نظر او غیر از حق نباشد و نظر را

ما از سوی الیہ بدوزد و ہرا مید یکہ دارد از و دارد مناسب این حکایتی

فرمودند کہ حضرت رابعہ عدویہ قدس اللہ اسرارہا بتوکل مشغول بود

روزی مهمانی بخانه رابعه آمد دران ضمن شخصی دو قرص نان برای وی آورد
آورد مهمان دانست که ما حصه خواهد ساخت همان وقت سائلی آواز داد رابعه
آن هر دو نان بسائل ایثار کرد مهمان در تعجب ماند که با وجود مهمان نان بغیری
داد بعد ساعتی جاریه آمد و هیزده نان آورد رابعه رضی اللہ عنہا آن را شمرده
واپس داد و گفت وعده الهی خلاف نمی شود شاید که درین نانها خیانتی رفته است
آن جاریه پیش خاتون خود برد باز با دو قرص نان دیگر آورد خاتونش گفت
که بست نان بنظر داشتم دو فراموش کردم چون بست عدد کامل گردید
آن مهمان از رابعه احوال این معاملات باز پرسید فرمود که اللہ تعالی
یک نفقه ده مید هد دو نان در راه او دادم بست نان بمن فرستاد تا قبول
کردم که وعده دوست خلاف نمی شود و این معاملت و سوداگری با خدای
تعالی برائی مهمانی تو بود حاصل کلام آنحضرت این بود که اعتماد بر وعده های
الهی این چنین باید کرد۔

منقول است از شاه نزهت علی صاحب که این فقیر اکثر
اوقات بخاطر می بود که احوال معیشت و اسباب [illegible] بجمیع علیا [illegible]
لیکن جرأت نمی یافتم که اقدام بعرض [illegible] آنحضرت [illegible]

فرمودند که حضرت ابراہیم بر دروازہ پیر طریقت خود رفتند خادم خبر رسانید
شیخ بخادم فرمود کہ بر پشت ابراہیم مشتی بزن وانچہ بگوید بمن بازگو خادم ہمچناں
کرد و باز رفتہ یک مشت بر پشت ایشاں زد ابراہیم گفت کہ اگر در بلخ بودمی
چیزی بتو میدادم خادم ہمچناں بشیخ عرض کرد فرمودند کہ بگوای ابراہیم کہ
ہنوز ترا وطن یاد است وآں عیش سلطنت از خاطرت نرفتہ اہلیت آمدن
حضور ما نداری یعنی فقیر را از مال واسباب خانگی انقطاع کلی می باید
تا بداں راہ تا زادی وانقطاع تمام پائی نہد۔

منقول است کہ ازانجا کہ کرامات وخرق عادات ما آنحضرت
بحد تواتر وتوالی رسیدہ اگر شمہ ازاں بقید قلم وحصر تحریر درآید دفترہا باید
پرداخت ودریں کتاب کہ ایجاز واختصار ملحوظ ومنظور است وہم متصدی
ایں امر شدن از حوصلہ کاتب افزون است حکایتی چند از خوارق احیای
اموات کہ ایں ہم بدیدہ ارباب بصیرت ازاں عیسوی مرتبت وعلوی
منزلت یکی از ہزار واندکی از بسیار است بنابر وثوق حبل المتین عقیدت
اعادتمنداں آنحضرت بصفحہ اظہار میگذارد واز مشاہدات جماعہ از اہل
بریلی وثقات محلہ قاضی ٹولہ است وبعضی ازانہا از زوار داشتہ ہیں

محلہ است۔

منقول است کہ شیخ غلام حسین کہ از بردران و عزیزان محلہ بودند
ایشان را در صغر سن تپ مزمن عارض شدہ حکمای شہر حتی الوسع در معالجہ
وتداوی داد حکمت وحذاقت دادند و آں بیماری روز بروز در ترقی و تزاید
بود تا آنکہ بدرجہ دوم کہ در انوقت بزعم اطبا تدبیرش اصعب و اہم است رسید
ہم دست بردار شدہ وانستند کہ قریب است کہ شمع حیات ایشاں از
ہوائی دامن این تپ استخوانی رو بہ تیرگی و ذبولی آرد والدہ عزیزہ
شیخ غلام حسین مرقوم بمقتضائی حسن عقیدت کہ بانجناب داشتند ایشاں
در موضع کہائی کہیڑہ کہ از بحر و سہ بریلی بہفت کروہ واقعہ است و دران
ایام بقدوم شریف مشرف بود بردہ بحضور آں طبیب ظاہر و باطن و نبض
شناس علیلان در دروئی بالحاح و عجز تمام پیش آمدند کہ غیر ازین فرزندے
ندارم والحال کہ ہنگام یاس رسیدہ بامید عنایت باطنی مظہر شفا بخش
حقیقی برین عتبہ فلک رتبہ رسیدہ ام و زندگانی مجددہ اش را سائلت
دارم آنحضرت فرمودند کہ حکیم علی الاطلاق جلت حکمتہ شفا خواہد بخشید و
کلمات دلاسا طمانیت بار ارشاد فرمودہ والدہ ایشاں شیخ غلام حسین

راہمانجا گذاشتہ خود بہ بریلی معاود شدند از وزدر مطبخ شریف با نخورش
کدوی مدرج سادہ بود آنحضرت پرسیدند کہ غلام حسین چیزی خواہی خورد
اگرچہ از مدتہا اشتہا منقطع شدہ بود الوقت میلان طبیعت یافتند انحضرت
دو نان و قدری کدو طلب فرمودہ وازا الوش خود نمودہ بالیشان عنایت
فرمودند غلام حسین آں ہر دو نان با نانخورش تناول نمودند آں آبحیات
بود غرض کہ چندروز بخاک آں آستان سفانشان کہ فی الحقیقت خاک
شفا تواں گفت سکونت داشتند حکمت الہی و توجہ حضرت ولایت پناہی
اقتضا آں کرد کہ آں بیماری مہلک مندفع گردید و بیش از یک ہفتہ نکشید
کہ بصحت و تندرستی بخانہ خود باز آمدند اطبا بمشاہدہ ایں خرق عادت
و کرامت آنحضرت دانستند کہ طبیبان باطن را در ازالہ امراض ظاہر
بی استعمال معالجہ دستی تمام می باشد ہمہ اشارات آنحضرت را محض
بشارت و شفا دانستہ و خیرہ اندوز سعادت عقیدت گشتند۔

منقول است کہ یک مرتبہ شیخ محمد حیات را کہ از اعزہ
محلہ قاضی ٹولہ بلدہ بریلی اند بیماری صعب و نمود و مدت آں مرض بطول
کشید ہر چند کہ استعلاج بکار میرفت سودمند نمی افتاد آخر روزی نوبت

نزع و حالت سکرات رسید چنانچه طایر روح از آشیانهٔ کالبد پرواز نمود
و خویشان ایشان نوحه و زاری بنیاد نهادند در آن ایام آن شاهباز هوای
ولایت و سیمرغ قاف قناعت همانجا تمکنت فرما بودند بدریافت واقعهٔ
ممات شیخ محمد حیات فرمودند که هنوز سلسلهٔ زندگانی اش منقطع نگشته
نخل حیات او در بوستان عالم ثمره عمر مثمر است و از فضل الٰهی ایشان
را بوجود اولاد که تا آن زمان هیچ نجل شهود نرسیده بود کامیاب شدن است
غرض که از زمان ارشاد بران رفت که پلنگ او شان را برداشته زیر درختی
که در صحن خانه واقع است همه شب نگاه دارند آنچنان بعمل آوردند هرگاه
که وقت صبح نزدیک رسید و آفتاب رو بطلوع آورد و آثار طلوع خورشید
زندگانی از مشرق جسد ان مریض پیدا گشت و با بیاری آن بحر عنایت آب
رفته باز در جوی آمد و شجر خشک بدنی با هتزاز نسیم عنایت آن نفس حاذق
از سر تازگی پذیرفت لیکن آن درخت که در سایه اش با شارت بزرگ بشارت
همه شب نگاه داشته بود از سر تا پا خشک گردید و آنچه در باب عیال
و اطفال ایشان بزبان الهام ترجمان گذشته بود لبعد الفراغ [illegible]
از قوه بفعل آمد و شیخ محمد حیات جناب خدمت جناب [illegible]

ازنیازمندان ومعتقدان انجناب فیضماب ماندند وحلقہ اطاعت بگوش

جان انداختند

منقول است کہ شیخ محمد اسلم راکہ ایشان ہم از اکابر محلہ

قاضی ٹولہ بریلی بودند فرزندی بود ریاض الدین نام داشت وصغیرالسن

بود وایشان باو کمال الفت ودلبستگی ہا داشتند اورا بیماری چیچک

پیدا گشت بعد چند روز آں طفل بہماں علت بریاض جنت شتافت شور نوحہ

وفغاں ازخانہ ایشاں برخاست آنحضرت آنزماں بالای صحن مسجد قعود

داشتند باعث آں زاری وفریاد پرسیدند مردماں احوال واقعہ اش

عرض نمودند آنحضرت برخاستہ اندرون خانہ تشریف بردند دیدند کہ

آں طفل بی حس وحرکت سرد افتادہ است قریب او نشستہ دست مبارک

برپیشانی ایش اندام او فرود آوردند وانوقت این لفظ برزبان مبارک

گذشت کہ ای چیچک تو دراینجا چہا آمدہ مگر خبر نداشتی کہ فقیر دراینجا

حاضر است وفرمودند کہ این کودک در لحاف وتوشک بمحافظت

باید داشت کہ برودت برین غالب شدہ است از فضل الہی افاقت

ہم میرسد ہمچناں کردند فی الفور چشم باز کرد وصحبت جسمانی نصیب او

گشت و چند سال بزیست

منقول است که در موضع کہائی کہیڑہ پیرزالی بہولی نام داشت آنحضرت اکثر اوقات با او مزاح و خوش طبعی ہا میفرمودند و چیزی از قسم لقولات وغیرہ که درخانہ اش ماحضری می بود برغبت تمام درخواست نمودہ تناول می فرمودند او را در ہمہ تمتعات دنیاوی دختری بود که او را عصای پیرلیش تواں گفت قضارا آں دخترک بیمار شدہ بعد چند روز عروس خلوت خانہ عدم گشت آن بیوہ در شیون وزاری بر پشت خمیدہ خود چکی دار بارسنگ می بست ہرگاہ که شور و نالہ اش از دائرہ حساب خارج شد آنحضرت باستماع آں غلغلہ درخانہ اش تشریف بردند دیدند که مردہ افتادہ است از اں پیرزن بر سبیل استہزا فرمودند که شاید چیزی نذر شیخ سدو و شاہ مدار وغیرہ کسی بر ذمہ خود داری ازاں سبب تاثرات ایں بیخودی و غفلت برین طاری شدہ است برخیز و تدبیر ادای نذر را آمادہ شو دیگران کرم کن آن بیوہ دانست که بدستور معمول خوش طبعی و مزاح میفرمایند عرض نمود که حضرت ایں کدام وقت استہزا است آنحضرت فرمودند که ...

بلکہ واقعی است برخیزد تمبریرش ساز د دست مبارک خود را بر پیشانی آں دختر فرود آوردند و مس کردند و چیزی خواندہ بر دمیدند فی الحال از بادیہ فنا بشہرستان وجود آمد و مفاد خدمتہائی آن پیر زال مرتب شد۔

منقول است کہ مولوی شیخ الاسلام کہ از اعیان محلہ قاضی ٹولہ و از عمدہ معتقدان و اخص منتسبان آنحضرت بودند یکمرتبہ مسلول شدند حسب مقدور در بذل جہد مداوی و استعلاج مشغول بودند لیکن ایں مرض خونخوار و مبدم بسینہ کاوی و دلخراشی غلیانی و طغیانی داشت روزی بعادت معہود لشرف تقبیل اقدام جمیل آنحضرت مشرف شدند آنحضرت پرسیدند کہ مولوی ایں عارضہ شما زائل نشدہ است و دست بگریبان شما است عرض کردند کہ ہرگاہ نظر عنایت مبذول خواہد شد مندفع خواہد گردید بعد ازاں آنحضرت برخاستہ یکبار باغ تشریف بردند وانجا درخت مغیلاں بود صمغش را از دست مبارک جدا ساختہ بالیشاں عنایت فرمودند کہ ایں را بتجرید مولوی ممدوح بموجب ارشاد آنحضرت صمغ مرقومہ را روزی چند استعمال نمودند حکمت کاملہ الہی بسرعت شفا یافت

رسانید و آن مرض مہلک ہلاک شد و بالکل دفع گردید۔

منقول است کہ زن اہلیہ محمد فاضل بقال ساکن قاضی ٹولہ بریلی دختر خود را کہ بیمار بود برائی دعای صحت آن بکھائی کہیڑہ بحضور آنحضرت برد ہنوز موضع مذکور بفاصلہ یکنیم کروہ باقی است کہ قضارا در موضع رٹھورا قضائی آن دختر در رسید زنان ہمراہیش گفتند کہ بہ بریلی باز گردو این مردہ را پیش حضور بردن چہ فائدہ آن زن نیک ظن گفت ازانجا بہ بریلی بردن میت خیلی دشوار است ہمانجا در کھائی کہیڑہ بزمین سپاریم آخر در بموضع مذکور گردند در آنجا رسیدہ دختر مردہ را بیک جا گذاشتہ مادرش فیضیاب حضور گردید داشکش در تردد از پیش خواست کہ عرض التماس جای قبر کند حضرت الوقت مشغول بحجامت د موتراشی بودند فرمودند کہ این وقت گنجایش گفتگو و سخن ندارد بعد فراعت اصغا نمودن خواہد شد و یک پارچہ نان باو عنایت فرمودند کہ دخترک گرسنہ باشد باو تناول نما چون بدانجا رسید دید کہ دخترش نشستہ است و استدعائے طعام دارد ازین خرق احیای اموات لبس متعجب شد و سجدات شکر بدرگاہ جان بخش حقیقی بجا آورد و باز رخصت شدہ شادان و فرحان بہ بریلی رسیدہ

منقول است که نصرت خاں پسر محمد اشرف خان افغان دردکہ
ساکن بریلی مدقوق گشت حکمائی یونانی وہندی ازبسکہ بمعالجہ پرداختند
اثری ازاں مرتب نشد تاآنکہ درشبانہ روز ازخون دردہنش طشت لبریز
می شد وشرفہ شرمالش درہم کشید ویاس تمام ازحالش رو داد حکما
نیز ازمعائنہ پریشانی حالش دست ازتدادی بازکشیدند کہ ایں مریض
صلاحیت جان برشدن ندارد محمد اشرف خاں بی حواس تر شد ازانجا
کہ خرق عادات وکمالات آنحضرت شہرہ تمام داشت در وقت شب قاضی
صدرالشریعت وکرم خاں کرانی راہمراہی گرفتہ روانہ موضع کہائی کہیڑہ
گردید چوں بحضور رسید بپای آنحضرت برافتاد والتماس نمود کہ بندہ زادہ
بعنایت وتفضلات حضوری ازیں بلیات جاں برشود وقاضی صدرالشریعت
وکرم خاں بالحاح ولجاجت تمام ملتجی گشتند آنحضرت بملاحظہ حالات بیقراریہا
واضطراب ایشاں عنایت مبذول فرمودہ یک مشت خاک ازمیش پیش
دیگراں برداشتہ مرحمت فرمودند کہ مریض را بخورانند خداتعالی شافی
مطلق است شفا روزی خواہد کرد ورخصت ساختند ایشاں بخانہ خود رسیدہ
ازاں خاکستر اندکی دردہن مریض انداختند فوراً برسر مریض خاک فتاد

وخون و سرقہ ہمانزم موقوف گردید دریک ہفتہ مار فتنہ ہلاک وست
رخت از انجا بیرون کشید

منقول است از سیادت مرتبت فضیلت منزلت واقف امور
خفی وجلی مولوی لبشارت علی کہ یکی از راہ روان عرصہ ترک وتجرید اند میگوید
کہ درا یامیکہ آنحضرت درکہائی کیتھرہ رونق افزا بودند اکثر از قصبہ سنبھل کہ
سکونت گاہ سادات عظام است برائی ادراک سعادت بملازمت مستفیض
می گشتم روزی بارادہ حصول شرف مجالست واحراز برکات صحبت از
قصبہ مذکورہ متوجہ شدم وکسی را برایں معنی مطلع نساختم مردمان پرسیدند
کہ کجا میروید من در اظہار آن تقدیم ننمودم کہ بسید فقیر اللہ گفتند کہ من
کہ بخدمت شاہ عبد الہادی صاحب میروید الوقت بموجب گفتہ ایشان از
این معنی لب آمدم ہر گاہ کہ بخدمت آن مقتدای ارباب کشف رسیدم
از جلسہ ساعتی برخاستند وجانب صحرا متوجہ شدند حاضران آن محفل بہ
یک دو قدم سوا فقط گردہ باز گشتند ومن تنہا بتعقب آنحضرت
بتفاوت ماندم روئی مبارک سوی این کمترین گردانیدہ فرمودند کہ
خود پیش فقرا بسید اللہ ... گویا ... آ

دانند که ایشان با درویشان ملاقاتها دارند عرض کردم که بنده از خود نگفته است فرمودند که بعد گفتن سید فقیر اللہ که انسان پیش خلاں پیروملہ اقرار کردید اگر آمدن منظور باشد بی اطلاع احدی معمول دارند بعده رخصت فرمودند کشف صریح وجلی آنحضرت برمن متحقق شد وحسن ظنی که بحضرت ایشان داشتم بمرتبہ یقین پیوست۔

منقول است ہم از زبانی مولوی بشارت علی صاحب که روزی ملاہا در قدری برگ تنبول وپارچہ گوشت برای آں حضرت بدست شخصی ہدیہ فرستاد دانوقت من نیز عازم خدمت سراسر سعادت بودم از من و آنشخص در راہ اتفاق معیت افتادان با قباحت دراز وکوتہ اندیش غافل از حال درویشان خدا کیش در اثنای راہ گفت که فرستادن برگ تنبول بآنحضرت موقع وبجا است که آنحضرت را عارضہ ضیق النفس گاہ گاہی عارض میگردد واین مفید است وفرستادن گوشت بی فائدہ است فقیر را بالذت زبانی چہ کار اگر آنحضرت بمن عنایت فرمایند بکار خود برم الغرض بعد رسیدن بحضور آں شرف خطرات وگذرانیدن آں ہدیہ بدایۃ فرمودند که فرستادن پان بجا است که مرا اگر احتیاج بداں می باشد این

گوشت ناحق و عبث فرستاده اند بعد ازاں طرف آن حامل لحم اشارہ فرمودند که بگیر او عذر ہا بمیان آوردن گرفت فرمودند که فقیر را بالذت زبانی چه کار آنشخص از خطرات خود بترسد و خوف خورد باز فرمودند که من ہدیہ اوشاں را قبول کردم و از طرف خود بتو میدہم آنشخص بگرفت و بخانه خود آورد ایں ہر دو حکایت از قسم عمده اسراف خواطر و اطلاع بر احوال ضمائر است که سالکان ایں راه را میسر است ۔

نظم

در حضور حضرت صاحبدلان ہاں نگہدارید دل اے عاقلان
پیش ایں شمشیر بی اسپر ما کز بریدن تیغ را نبود حیا

منقول است که در ایام استقامت آنحضرت نواح براہی قصاری تختہ حال خود را بنقوش راحت درست ساخته و جامه نیاز بصابون رسوخ شست و شوی عقیدت بصفا رسانیده مترصد گوشہ چشم عنایت ازان دریائے توحید و معرفت بخدمت حاضر می شدی و بتقدیم خدمتی که درخور او بود ہمہ وقت مباہات و مفاخرت میگشت ہر گاه که آں دریائے مواج حقیقت بدیار برملی موج التفات زدو و ارادتی بر حرمان دولت حضور گشت کسافت طبعش میل مناہی کرد که امری که نا مشروع از وی بوقوع آمد و دیرہم داشت

بوی عائد شد کرامت خان آن قصہ را بجنسہ بحواشی حضور نوشتند
بر طبع ہمایوں آنحضرت ناپسند آمد متقارن این حال قصار ندکو زیر بموضع
کہائی کہیڑہ کہ دران ایام محل استقامت شریف بود وارد گشت آنحضرت
چگونگی انحالات را ازو استفسار فرمودند آن کوتہ اندیش کم فہم بی تامل دست عو
بر فرق مبارک گذاشتہ قسم کاذب یاد کرد کہ این کار از من بوجود نیامدہ انحضرت
تبسم فرمودند و آن گاذر نا عاقبت بین رخصت شدہ روانہ وطن خود گشت
قضارا در اثنای راہ مقصود الخبر گردید و اثری ازوی پیدا نشدہ و باز کسی نشانش ندا
انحضرت فرمودند کہ دو بارہ مرا خندہ و ضحک رو نمودہ است یکی در مقدمہ رحمت اللہ
کہ سابق گذشت و دیگری بر حال این گاذر وہر دو بسزای اعمال خود رسیدند
منقول است کہ در ایام رونق افزای بکہائی کہیڑہ خلف رشید آنجناب
شیخ ظہور اللہ صاحب در امروہہ متصل مکان استقامت خود موازی چہاردہ بیگہ زمین
خریدہ بنای باغ انداختہ درختہای انبہ نشایندند چون درختہا از زمین سر بر آوردند و
وقت نمو گرفتند جانوران خارپشت بکثرت پیدا شدہ استیصال باغ کردند باردوم
باز تیاری باغ از سر نو بعمل آمد ہمان جانوران خارپشت کہ بہندش سیہی گویند باز ار
زمین بر کردہ انداختند بار سیوم باران نونہال حدیقہ ولایت از سر تکدر نمودہ بر تیاری

باغ پرداخت بعد و شان ہماں خارپشت بطور نخست بر باد کردند چون از
معاملہ عاری آمدند ناچار آن ثمرہ شجرہ مراد کہ این فکر در دل خار خار داشت
بحضور آنحضرت گذارش نمود کہ ہر چند چند بار اتفاق نشانیدن شجرہای انبہ
بسیار نمادیکن خارپشت کہ پشت میشان بشکنا د نمیگذارند کہ باغ تیار شود آنحضر
ہفتصد قسم اول انبہ طلبیدہ و تخم ہر یک را از لب دندان مبارک شرف داد و ہم
ہفتصد تخم انبہ ازین جا فرستادند کہ این بکارند بفضل کارساز حقیقی اصل گرفت و دندان
خارپشت بد و بر سر چون آن تخم مرسولہ آنحضرت بکار بردند باز خارپشت رد نکردن
و نشست دادند آن باغ تیار شد و تا حال بسر سبزی و شادابی موجود است و ہمدان
باغ مزار آنحضرت گردید زیارت گاہ رابران نزدیک دور است

منقول است کہ وقتی آنحضرت را عارضہ کسل طبیعت ملحق حال گردید
و تپ محرق دامن صحت را فرا گرفت چون چند روز برین و تیرہ گذشت و از آن
حالت تجاوز نگشت شاہ نزہت علی و قاسم شاہ کہ ہر وقت بخدمت می بودند
گریہ و زاری رقت و بیقراری بنیاد نہادند و با ضطراب تمام عنان اختیار از دست
دادند آنحضرت فرمودند کہ این شکر بارانی بر واز سحاب دیدہ بچہ روا است و این ہم
بیقراری چرا ہنوز از عمر من بجالی ہفت سال و بحساب دیگر سہ سال دیگر باقی

و این عارضه تپ عارضی است مهلک تصور نتوان کرد بفضل شافی برحق مندفع خواهد شد آخر بعد چند روز تپ مفارقت کرد و آن کسل بصحت مبدل گشت و بعد سه سال ازین جهان ناپایدار بملک قیام و استقرار اتفاق رحلت افتاد و حساب آن چنان بود که چهار سال از عمر خود به بازید خان کرامت خان که بیمار شده بود بخشیده بودند ذکر آن سابق گذشت در صبح سیوم و آن چهار سال بدرگاه محاسب حقیقی مجرا یافت

منقول است که چون آنحضرت را عارضه آخیر دامنگیر صحت گردید صاحب فراش شدند و آن عارضه بطول کشید و شاه عبدالهادی نبیره آنحضرت موجود بودند هرگاه که روز وعده در رسید آنحضرت بخادمان و ارادتمندان نصائح و مواعظ فرمودند حاضران طوفان اشک بجوش آمد و خیال بمفارقت در دل نقش بست و هم گریه ایشان را دیگر باعث این بود که حضرت را امروزه خواهند برد و مهجوران این یار همه محروم زیارت خواهند ماند حضرت فرمودند که این امر ناگزیر است و کسی زین گریزندارد و در اینجا هم از شما جدا نیستیم آخر بروز قریب وپیر روز بتاریخ چهارم رمضان سنه ۱۱۹۰ یکهزار و یکصد و نود رحلت فرمودند جسم خاکی را بخاک گذاشته روح بریاحین جنت شتافت قطعه فی التاریخ

سوی ملک جاودان رحلت نمود ٭ شاه عبدالهادی والامقام ٭ آن محبت خاصه پروردگار
بی تعلق بود از خلق عوام ٭ روز جمعه چارمین از ماه صوم ٭ بود کامد از در ایزد پیام

سوال تاریخش بجستم از خرد ٭ تا بود آں یادگار ہر کدام ٭ گفت ہاتف با دل قلب سلیم
رفت ہادی رابع ماہ صیام ٭ بروز جمعہ بتاریخ چہارم رمضان المبارک در موضع کہاکی
مضاف بریلی مدفون شدند چنانچہ دراں جا روز عرس آنحضرت چہارم رمضان است بعدہ در
اول شوال نعش مبارک ازینجا برآوردہ بامروہہ بردند و ہشتم شوال درانجا مدفون
کردند درانجا عرس شریف ہشتم شوال میشود در باغ خلف الصدق آنحضرت شیخ ظہور اللہ
مزار شریف آن عنصر لطیف است و زیارتگاہ ہر پاک لطیف **خاتمہ این کتاب**
صوفی خامہ صوف پوش در صفحہ کتاب بر زبان اشغال شکر موحد است کہ این خوارق عا
مختصر را بعنایت خویش خرقہ اختتام در بر داد و صومعہ دار قلم معرفت گوش را بمقصود
دا دوات تسبیح خوان نماز واحدیست کہ تاج دو ترکی بر سر حالش نہاد بر لب ہر کہ مجرہ
باستحکام پاس عبادتش و تجدید وضو است و بطی ارض بساط قرطاس برقص نقش ماہب
بر پائی سر از دست صفحہ اوراق بدعائے توفیق تمامیش کف کشاد مکشف ما محجوب ضمیر قلوب
مدام دست بدعا بہ چہرہ صحیفہ از سلاسل سطور بند و قش گیسو دراز و حروف الفاظ با شاہد معانی
بد کرشش دمساز راز و نیاز نقطہ سر بستہ شب و روز بخیالش مراقب و عنوان رنگین جوش
صبح و شام بیادش شہاب ثاقب بیت کند ہر کہ بر نام او ابتدا ٭ دہد لطف او وجہ انتہا
چو خواہی کہ بینی سر انجام او ٭ مکن آغاز ہیچ جز بنام او ٭ از آنجا کہ او کار زہرہ امدار

دخاصان درگاه دادار ذریعہ نجات بدار القرار ست لہذا خاکسار بہ نیت للہ
بی خیال تحسین و آفرین باجتماع وتحریر چندی خوارق عادات وکشف وکرامات
آن مقتدای سالکان مراحل طریقت پیشوای رہروان منازل حقیقت عنقای
قاف جبروت شہباز ہوای لاہوت ناصب لوای آزادی شاہ عبد الہادی صاحب
قدس سرہ العزیز کمر جہد بربست وباعث این مثوبات اخروی شاہ نزہت علیشاہ
گشتند کہ خود آمادہ مثوبات وذخیرہ سعادت شدند وخاکسار را داخل ثواب عظیمی
ساختند از عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرویست کہ روزی جناب آن سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخوش حالت اعلی بودند و بالتفات تمام بمن فرمودند
کہ بخواہ انچہ میخواہی عرض کردم کہ این قدم مبارک دیدم وبخواستہ خود رسیدم
دیگر چہ خواست باشد کہ بخواہم بعد از ان پیش حضرت صدیق والد بزرگوار خود رض
این ماجرا گفتم فرمودند کہ اگر باز این وقت میسر آید بارشاد یکی از ان کلمات
طیبات کہ شب معراج او سبحانہ جلشانہ فرمودہ وباخفای آن امر رفتہ
التماس نمای آخر بالقضائی ایام معدود وحسب قسمت مسعود روزی باز ہمان وقت
موجود شد ودران حالت سرخوشی آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودند
کہ یا حمیرا بخواہ انچہ میخواہی عرض کردم کہ بارشاد واظہار یکی از کلمات مخفیہ شب معراج

راکہ باخفائیش امر رفتہ توقع دارم اگر فرمایند بخوشدلی تمام فرمودند کہ یکی از
این است کہ اگر از دست کسی سہل بدین کاری محض بہ نیت اندر آید مثلا خسی از
ریش کسی برآرد عاصیان ہفت پشت او بر تبہ مغفرت فائز گردند پس در
نیت بہ للہ منفعت ہای دنیا و آخرت مضمر است و ذخیرہ سعادت او تعالی
جمیع مسلمانرا توفیق این عمل دقیق رفیق کناد بمنہ وکمالِ کرمہ آمین یا رب العالمین

شدہ این کتاب خوارق تمام بحق محمد علیہ السلام الٰہی طفیل بندگان دین
نگاہ ترحم برین خوشہ چین ہمہ عمر دادم بغفلت تمام ہم از صبح تا آخر وقت شام
بہر سو کہ کردم ز حیرت نگاہ بجز درگہ تو ندیدم پناہ برائے محبان نیکو سیر
ز جرم ہمہ عمر من درگذر اگرچہ گناہم ہمہ موبمو است نگاہم بدان امر لا تقنطوا است

تمت تمام شد کار من نظام شد

الحمد للہ والمنۃ کہ امواج این بحر امواج معرفت مسمی بمفتاح الخزائن سر بساحل ختام
کشید بروز دوشنبہ بتاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ ۱۲۹۲ سنہ ہجری از ہجرت سرور کائنات مفخر
موجودات حضرت رسول دادار نبی المختار احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بدستگاہ
امیدوار بمغفرت پروردگار غفار شیخ شہامت علی ساکن محلہ جعفر خان حسب فرمائش
منشی غلام رضا بمقام مدرسہ جناب مولوی علی احمد صاحب تحریر نمودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے طالب خدا جان تو کہ خالق اکبر نے اپنے وجود کو جسطرح ظاہر کیا اور ہر مرتبہ
میں خدا نام رکھا ہے یعنی ذات مطلق منزہ جامع سب صفات کمال کے بیچ عالم بطون
اور غیب کے لاہوت کہلایا مثال لاہوت کے جیسے تخم درخت انبہ کا کہ تنہ درخت
اور شاخ اور پتی اور پہول اور مول اور پہل اور گٹہلی سب کچھہ اسمیں موجود ہے پر
بالفعل ظاہر نہیں بلکہ باطن میں ہے جب اس ذات مطلق اور حقیقت واجب الوجود منزہ
نے ارادہ ظہور کیا جواہر مجردہ ارواح اور عقول اور نفوس بنکر عالم جبروت کہلایا مثال
جبروت کی جیسے گٹہلی انبہ سے ڈنڈی بیسکی نکلکر ٹہنی گنے لگیں پہر اُس ذات نے جب
چاہا کہ جبروت سے زیادہ ظہور کروں ملایک اور اقوال اور خیال مفصل بنکر عالم ملکوت
کہلایا مثال ملکوت کی جیسے تنہ درخت سے شاخیں اور شاخوں میں ٹہنی اور تا شر ہر ایک
کی جدا ہو۔ پہر اس ذات نے چاہا کہ ملکوت سے بہی زیادہ ظہور کیجئے صورت عناصر
اربعہ میں یعنی آگ اور پانی اور خاک اور ہوا ساتھہ کیفیت حرارت و برودت
اور رطوبت اور یبوست کے ظہور کر کے عالم ناسوت کہلایا مثال ناسوت کی جیسے
درخت میں پہول اور مول آکر پہل کا ہوا پہر اُس ذات نے چاہا کہ ناسوت سے
بہی زیادہ ظہور کیجئے اور بسایط کو بباس ترکیب کا دیجئے ترکیب چاروں عناصر اور
کیفیات کی اجسام الوان روایح موالید ثلاثہ بنکر عالم شہادت و محسوسات کہلایا
مثال شہادت جیسے مول اور شگوفہ سے انبہ اور پہل درخت میں اگر صورت و شکل
و تاثیر و رنگ و بوی مختلف ہوکر صورت لاہوت کو ہر یک پہل میں دکہا دے کہ ہر ایک بیج میں
وہ تخم اور درخت اور اُس کے اجزا موجود ہیں۔ پہر ذات نے چاہا کہ پانچوں عالم
کو ایک حقیقت میں جمع کر کے مظہر اتم مجموعہ سب عوالم صغیر کا کر کے عالم کبیر

اور الشان کہلایا پس شریعت اقوال بہتری ہیں اور طریقت افعال اور حقیقت احوال بہتری ہیں۔

طالب اور سالک کو چاہئے کہ سوچ سمجھکر دیکھ لے کہ سب عالم اپنے میں موجود ہیں یعنی جسم تیرا ناسوت اور شہادت ہے اور دل تیرا ملکوت ہے اور روح تیری جبروت اور سر تیرا لاہوت اسواسطے فرمایا ہے۔ الانسان سری وانا سرہ یعنی آدمی بھید میرا اور میں بھید آدمی کا ہوں پس فقیر کو نسبت ذکر و فکر کے اپنے مراتب اور مقامات پر آگاہی ہوتی ہے اور غفلت دوئی کی جو پیدائش سے اجتک جم رہتی تھی اوتنی نکل جاتی ہے اور دل اور جان کو شہادت سے طرف کے راہ ملنے لگتی ہے اور حواس ظاہر سے طرف حواس باطن کی اور ادراک بہڑکنے لگتا ہے اب ذکر ہر یک عالم کا جاننا چاہئے ذکر ناسوتی اور ذکر لسانی قول لا الٰہ الا اللہ ہے اور ذکر ملکوتی اور ذکر قلبی اللہ اللہ ہے اور ذکر جبروتی اور ذکر روحی ہو ہو ہے اور ذکر لاہوتی اور ذکر سری صورت انا انلکے منی ہے یعنی ذاکر کی زبان اور دل سے وہ آپ فرماتا میں ہوں میں ہوں۔ جب ان سب اذکار سے روح اور قلب صافی ہوجاوے بعدہ مراقبہ فکر ہے یعنی چاہے خلوت میں ساتھ طہارت کے قبلہ رو بیٹھکر آنکھ اور کان اور ناک اور مونہہ بند کرکے زبان تالو سے لگاکر نماز کی طرح سے متوجہ ہوکر دہیان کرے دلمیں سے کیا آواز آتی ہے یعنی دم کے آنے جانیمیں اللہ اللہ نکلتا ہے یا لا الٰہ الا اللہ یا ہو ہو جیسا دہیان ہے اسی کی کثرت ہر وقت چلتے پہرتے سوتے جاگتے رکہے اور ایک تصور میں سے جاتے نچھوڑے بشرطیکہ ذاکر خدا کو جانے اور کام اپنے اور غیر اپنے کو اسیکی طرف نسبت کرے لحاظ دلکو پاس انفاس اور لحاظ نسبت کو فنا فی افعال کہتے ہیں بعد اسکے فنا فی الصفات اور اسکے بعد فنا فی الذات ہے بیت چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ✽ گر نہ بینی نور حق بر من بخند

واللہ یہدی لنورہ من یشاء

شجرہ مبارکہ حضرات چشتیہ صابریہ قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا برکاتہم وفیوضہم۔

سبحانک اللّٰھم وبحمدک اسئلک باسمک اللہ العلی الاعظم

وبجاہ سیدنا ونبینا وشفیعنا احمد مجتبا محمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

وبجاہ سیدنا ابوالحسن ابوتراب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشریف۔

وبجاہ سیدنا حضرت امام حسن بصریؒ وبجاہ سیدنا ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ وبجاہ سیدنا ابوالفیض فضیل بن عیاضؓ وبجاہ سید سلطان ابو اسحٰق ابراہیم بن ادھمؒ وبجاہ سیدنا سدیدالدین حذیفہ مرعشیؒ وبجاہ سیدنا امین الدین ابوھبیرہ بصریؒ وبجاہ سیدنا کریم الدین ممشاد علو دینوریؒ وبجاہ سیدنا شرف الدین ابو اسحٰق شامی چشتیؒ وبجاہ سیدنا قدوۃ الدین ابی احمد ابدال چشتیؒ وبجاہ سیدنا ابو محمد زاہد محترم چشتیؒ وبجاہ سیدنا ناصرالدین ابو یوسف چشتیؒ وبجاہ سیدنا قطب الدین مودود چشتیؒ

وسجادہ سیدنا منیر الدین حاجی شریف زندنی رح وسجادہ سیدنا ابی النور
عثمان ہارونی رح وسجادہ سیدنا امام الطریقہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی
سنجری وسجادہ سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح وسجادہ سیدنا خواجہ
فرید الدین شکر گنج رح وسجادہ سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رح
وسجادہ سیدنا حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رح وسجادہ سیدنا حضرت
مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی بن محمد رح. وسجادہ سیدنا حضرت عبد الحق
ردولوی رح وسجادہ سیدنا شیخ محمد عارف ردولوی رح وسجادہ سیدنا شیخ محمد
ردولوی رح وسجادہ سیدنا قطب العالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رح بن محمد
اسمعیل الحنفی رح وسجادہ سیدنا شیخ جلال الدین تھانیسری رح وسجادہ سیدنا حضرت
شاہ نظام الدین بلخی رح وسجادہ سیدنا حضرت شاہ ابو سعید گنگوہی رح وسجادہ سیدنا
حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی رح وسجادہ سیدنا شاہ محمدی فیاض رح وسجادہ
سیدنا شاہ محمد حامد مکی رح وسجادہ سیدنا حضرت شاہ عضد الدین رح وسجادہ سیدنا حضرت
خواجہ شاہ عبد الہادی متوکل صحرائی رح وسجادہ سیدنا حضرت شاہ عبد الباری رح وسجادہ
سیدنا حضرت شاہ رحمن بخش رح وسجادہ سیدنا حضرت شاہ غلام مصطفے رح

ام حکم السید الضعیف   [illegible]

حظاً وافرًا من برکاتہم وکمالاتہم وزدہما ذوقاً وشوقاً الیٰ لقائک
واحشرنی زمرة اولیاءک یا ارحم الراحمین

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

دوسرا شجرہ حضرت شاہ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے اس ترکیب سے شروع ہوتا ہے

حضرت شاہ فقر اکر سودائی رح

حضرت شاہ مجنون صحرائی رح

حضرت شاہ غریب رح

حضرت شاہ مسکین رح

حضرت شاہ یتیم رح

حضرت شاہ عبد الہادی رح

حضرت شاہ عبد الباری رح

حضرت سید حاتم علیشاہ رح

حضرت شاہ دوست محمد رح

حضرت شاہ رحمٰن بخش رح

حضرت شاہ غلام مصطفٰے رح

شجرہ چشتیہ منظوم از حضرت ذکی مراد آبادی مرحوم مغفور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ایزد را کہ احمد زاں عمل تفضیل یافت — صد درودش بر رواں آل اصحاب کرام
پس فشانم شجرۂ در باغ نظم دلکشاء — از کرامات صفوف پیشوایان انام
نام ہر یک چوں نوا کہ دلنشین و خوشگوار — قوت ارواح لطیفاں قوت فہم عوام
می نویسم ذکر ہر یک را باخلاص و ادب — تا شوم یا زجمع عاصیاں فرخندہ نام
بر غلام مصطفیٰ زید خطاب خواجگی — او ز رحمٰن بخش حاصل کردہ فیض مستدام
سید حاتم علی چشمۂ فقر و فنا — آن محمد دوست کامل مقتدای خاص عام
شاہ عبد الباری از انوار صفوت آفتاب — شاہ عبد الہادی از فیض کسان تر خرم
گوہر یکتائے بحر فقر را شاہ یتیم — شاہ مسکین الک گنجینہ صدق تمام
گنج راز ایزدی بودہ دل شاہ غریب — شاہ مجنوں بود صحرائی بہ تلقینش مدام
شاہ ذاکر ذاکر مسعود سودائی لقب — از نظام الدین بلخی یافت عز و احتشام
راہ عبد الہادی زینجا ہم بسوئے دیگر است — ہم نشاندش شاہ عضد الدین بصد احترام
شاہ حامد مکی و دارائے عرش و لامکاں — با رضائے ایزدی بودش ہمہ عمر اعتصام

(محمدی فیاض)

با محمد یائے نسبت بود نامش شد درست | ہست فیاضش لقب مشہور در خاص و عام

ان محب اللہ کش موطن الہ آباد بود | بوسعیدش بود گنگوہی ادیب نیکنام

بر نظام الدین بلخی باز نوبت اوفتاد | آنکہ قاصر ہست در وصف کمال او کلام

آن جلال الدین شاہ ملک دین تھانیسری | عبد قدوس ہست گنگوہی زرحمتہا عام

سیرت شاہ محمد جمع بود و صفا | شاہ عارف منبع عرفان برائے دین نظام

شاہ عبدالحق حق جو کش ردولی مولد است | از جلال الدین پانی پت رسیدش فیض تام

سید شمس الدین کہ مخدومش بصد عز و جلال | بود مخدوم علی احمد کہ صابر یافت نام

آن فرید الدین کہ میخوانی شکر گنجش لقب | خواجہ قطب الدین کاکی خواجہ دار السلام

قطب الاقطاب آن معین چشتی با کمال | خواجہ عثمان ہارونی ملک دین را انتظام

خواجہ حاجی شریف آئینہ اسرار حق | خواجہ مودود چشتی سید والا مقام

ناصر الدین خواجہ بو یوسف ظہور دین حق | بو محمد خواجہ در وصف اعجاز القیام

خواجہ بو احمد ابدال نور شمع فضل | خواجہ بو اسحق شامی صبح عید احتشام

خواجہ ممشاد دینوری کہ کان جود بود | از ہبیرہ بصریش شد بارور نخل مرام

آن حذیفہ مرعشی کش از توجہ در رساند | حضرت سلطان ابراہیم ادہم را بکام

فضیل

جامع فضل و کرامت بہر دین خواجہ فضیل | شاہ عبد الواحد اسباب طریقت را نظام

بوسعید پیش میں خواجہ حسن بصری کہ بود — مستفیض از صحبت مولیٰ علیؓ فخر انام

از محمد ایں ہمہ گشتند واصل با خدا — کز خدا یش قاب قوسین است دورے والسلام

رحمت یزداں بوے یاری کند روز جزا — ہر کہ دارد با حضور قلب ورد ایں جملہ نام

ربنا بارحق ایں صفوف اصفیا — سرخ رویم کن بلطف خاص در یوم القیام

ربنا فرط معاصی کرد نومیدش زعفو

رحم کن بر بندۂ مسکین ذکی ناشاد کام

شجرۂ قادریہ امامیہ

پس از حمد خدا نعت محمد شجرہ قادر — بخوانم تا شود محکم زفیض آں اساس دیں

جناب قبلہ کونین حضرت شاہ رحمٰن بخش — کہ ہست از رنگ مدحش سفحہ دیں دامن گلچیں

دگر حاتم علی سید کہ بود از قلزم عرفاں — محمد دوست عبد الباری عبد الہادی عضد الدیں

محمد محمدی فیاض شاہ دیں محب اللہ — سعید الدیں نظام الدیں دگر سید جلال الدیں

بود قدوس وقاسم سید بدھن سید اجمل — جلال الدین مخدومی محمد شاہ شمس الدیں

مکارم فاضل دوراں قطب الدیں شمس الدیں — ز شمس الدیں حداوی کہ بودہ پیشوائے دیں

جناب غوث الاعظم بوسعید و بوالحسن و بو الفرح — ز عبد الواحد ابن عبد العزیز لائق تحسیں

گہر بحر خدادانی جناب حضرت شبلی — گل گلزار عرفانی جنید صاحب تمکیں

جناب سقطی و معروف شہ موسیٰ رضا کاظم — امام جعفر و باقر علی عابد امام دیں

جناب سید الشہدا حسین و شہ علی حیدر — محمد مصطفےٰ شہ نبوت رابہ بست آئیں

خدایا از طفیل مرشداں بخشائے بر ظالم — مشرف ساز از عرفان عالی کن ہم ثبات دیں

گرہمی خواہی برادر سروری — باش در دنیا مرید قادری

خلفایہ

جناب سقطی معروف داؤد حبیب عجمی — حسن بصری علی حیدر محمد پیشوائے دیں
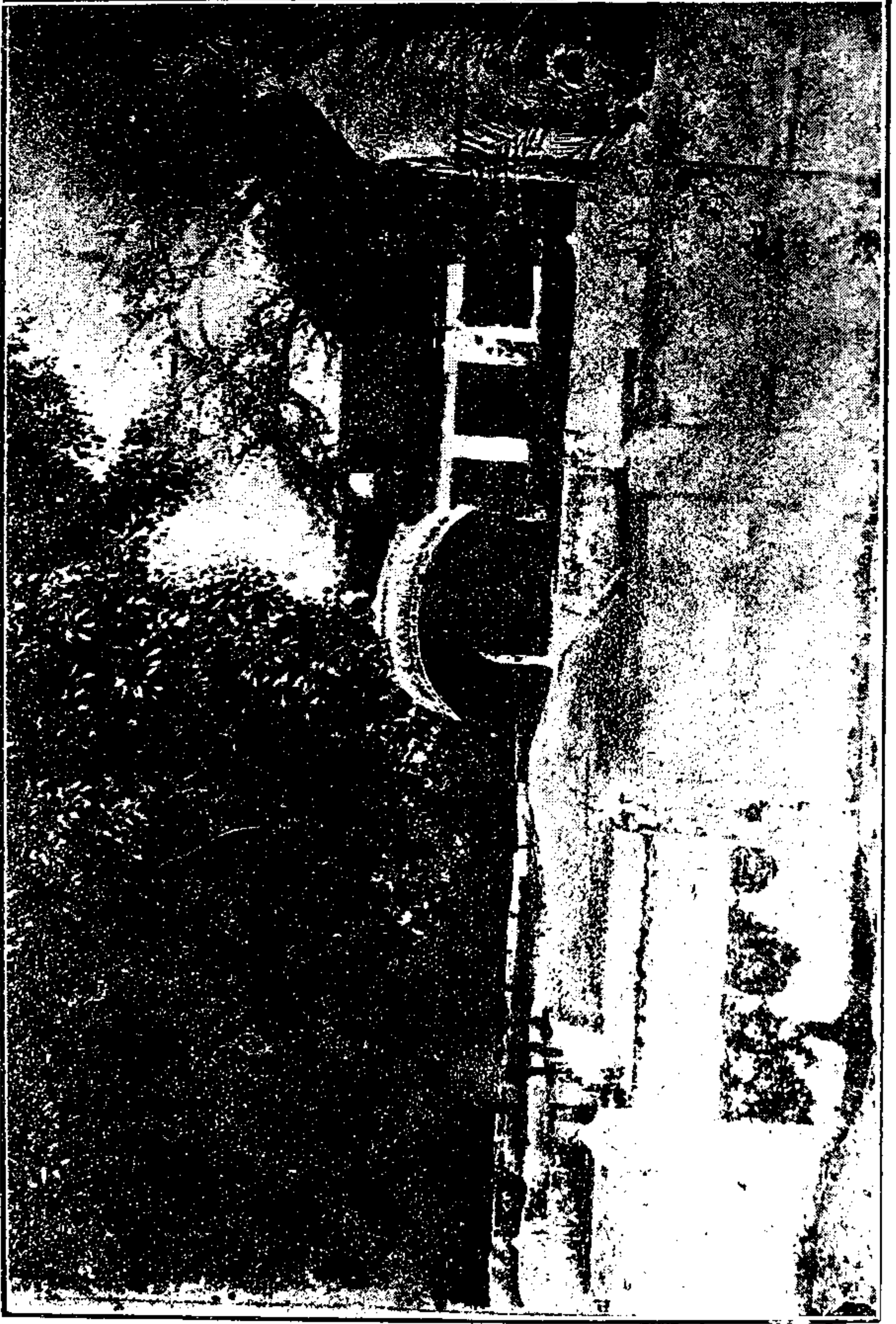
فوٹو مزار شریف حضرت شاہ عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مع مجلس خانہ وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس بے قیاس خداوندے را کہ اسراق آفتاب الوہیت او در ہر ذرہ صد ہزار حکمت نصب گردانید۔ حکیمے کہ صد ہزار جان مطہر را کہ چوں طوطیان کرامت اند از دام نفس جسمانی بفضائے ذروۂ انسانی باز خواند۔

خالقے کہ از دو حرف کاف و نون صد ہزار گوناگوں از کتم عدم بصحرائے ظہور آورد۔

کریمے کہ از دریائے بے نہایت رحمت درِ یتیم برگزیدہ و آنرا بخلعت نبوت و رسالت آراستہ و تاج خلافت مطلقہ بر سرش نہادہ بساحل وجود آورد تشنگان ثقلین یعنی جن و انس و طالبان علوی و سفلی را بر مائدہ انعام خاتم انبیا و خواجہ و زبدۂ اتقیا و قدوۂ اصفیا مقتدرے ہیجدہ برند آدم و عالم رسول قرشی دینی ہاشمی علیہ التحیۃ و السلام و علےٰ و اصحابہ و احبابہ

اما بعد چو دریں آوان فیض نشاں از فضل ایزد متعال و کرم ذوالجلال

مفتاح الخزائن کہ مجموعہ احوال و سوانح و مقامات و کرامات و ملفوظات حضرت جامع کمالات عرفان شاہنشاہ مملکت ورد شاں صدر مسند شریعت واجد حقائق حقیقت خلیفۃ اللہ فی الارض آیۃ من آیات اللہ تعالیٰ سوائے آزادی جناب خواجہ شاہ عبدالہادی صاحب قدس سرہ العزیز است بزیور طبع آراستہ شد۔

راحتے و سرورے در قلب و دماغ ہر ارادتمند آں بارگاہ علیہ ہادوی پیدا شدہ۔

ایں کتابے است کہ حقایق و معارف آگاہ شاہ نزہت علی شاہ کہ یکے از دستگیر فتگاں و فیض پایاں دربار خواجہ موصوف بودند دراں احوال و خوارق عادات چشم دید خود و ملفوظاتیکہ از زبان فیض ترجمان آں یگانہ عصر شنیدہ جمع کردہ اند سال تالیف او از نام کتاب مفتاح الخزائن بحساب ابجد ظاہر می شود کہ اعداد جمل او یکہزار و دو صد و بست و ہشت اند۔

فللہ الحمد کہ بعد از یک صد و ہیجدہ سال از تالیف اکنوں از پردۂ اختفا بمنصہ ظہور آمد۔

طالباں راہِ حق را شکرِ نعمت آں زبدۂ اولاد حضرت خواجہ صاحب موصوف یعنی حافظ شاہ ممتاز الرحمٰن صاحب عرف عبید اللہ شاہ صاحب زاد اللہ مجدہم واجب ولازم است کہ بعد چندیں سال ہمت عالیہ اوشاں بایں کارِ خیر مصروف شد و تعریف زرکثیر ایں خزینۂ مخفی اسرار رموز فقر و توحید را بدامنہائے طالباں ذات واجب الوجود بریخت۔ بفحوائے شعر حضرت قریشی علیہ الرحمۃ ؎

داماں نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گل چیں بہار تو ز داماں گلہ دار

اسرار خفیہ فنا و بقا و رموز بستہ توحید و رضا دریں کتاب چنداں جمع آمدہ اند کہ چشمہائے بصیرت طالبان خدا از تنگی داماں نگاہ خود گلہ میدارند۔

آں کریم کارساز ایں کتاب مقبول کہ باعث اعلائے کلمۃ الفقر فخری گرداناد و طالباں صادق را بہ تعلیم فریدآں مستفیض کناد۔ ومصنف را بہ اعلیٰ علیین کہ مقام مقربان اصبت است۔ ایں نعمت غیر مترقبہ و مخزن علوم لدنیہ بدست طالباں حاصل شد در دنیا و آخرت بفیوض جدامجد خود

حضرت خواجہ موصوف مالامال گرداناد

دو آخر این کمترین چاکران دربار حضرت خواجہ عبد الهادی صاحب
قدس سرہ از خوانندگان این کتاب امیدوار دعائے خیر است کہ بعد
الفت پیری و نیاز و ارادت غلامی طبع این ملفوظات سفر چند مادہائے
تاریخ در آخر کتاب نوشتہ حکم واجب التعمیل برادر مکرم و محترم خود را تعمیل
نمودہ و در شیرازۂ ملفوظات جد بزرگ مولا و آقائے خود نظم و نثر خود را
عاقبت و وسیلۂ مغفرت دانستہ۔ و در ابتدائے این کتاب شریف
مبارک قصیدۂ در مدح و ثنا جد بزرگوار جناب خواجہ صاحب موصوف
دام اللہ فیوضہ علینا نوشتہ۔ خدائے قدوس و برتر این سگ درگاہ دوی
سوا از طوق غلامیتش محروم ندارد۔ والحمد للہ رب العلمین۔

مادہای سال تاریخ طبع مفتاح الخزاین۔ نثر کتاب روشن مطبوع گردید سنہ ۱۳۴۶
سر چشمہ فقیری واہو ایضاً

مخزن رموز طبع شد ۱۳۳۵ف۔ چشمہ فیوض خواجہ اجمیر ۱۹۲۷

حررہ و اخرجہ خادم الفقرا و الطلبا۔ ابو المحمود محمد اسرار الحق عفرلہ الصدیقی
القادری الحنفی الهادی۔ مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۲۷ء

قطعہ طبعزاد ذکی احمد عاقل امروہی برادر زادہ حافظ ممتاز الرحمن

مجھسے پوچھو تو جب چھپی یہ کتاب خلق کو نسخۂ غریب ملا
بزم عرفاں کے واسطے بخدا اے ذکی ساغر عجیب ملا ۱۹۲۷

قطعہ تاریخ طبع مفتاح الخزاین زبان اردو حسب فرمایش ۱۳۴۶

جناب برادر مکرم و محترم حضرت حافظ شاہ ممتاز الرحمن صاحب قبلہ زاد مجدہم۔ از نتیجۂ فکر نارسائے خاکسار ابو المحمود محمد اسرار الحق غفرلہ صدیقی قادری ہادوی التخلص بہ شوق

حمد اسکی ہی ذات کو ہے زیبا جو مالک خشکی و تری ہے
کس منہ سے ادا ہو شکر اوسکا جسنے یہ گھڑی خوشی کی دی ہے
یعنی یہ کتاب فقر و توحید سو سال کے بعد اب چھپی ہے
ملفوظ ہیں اسمیں کچھ سوانح کیا شستہ و صاف فارسی ہے
تفصیل منازل طریقت کس خوبی سے مختصر لکھی ہے
گویا یہ دوکان فقر کی ہے ہر چیز قرینہ سے رکھی ہے

تعلیم رہ فنا ہے ہر لفظ — اور اوسمیں بقا کی چاشنی ہے
ہر حرف فنا کا ایک ساغر — جسمیں مئے چشتیہ بھری ہے
جذب اور سلوک کے مضامیں — سمجھیگا وہ جس کو آگئی ہے
ملفوظ ہیں اونکے جن کے در سے — لاکھوں کو رہ خدا ملی ہے
سلطان طریقت و حقیقت — شاہنشہ ملک سرمدی ہے
وہ شمع حریم بزم عرفاں — ہر ملک میں جنکی روشنی ہے
وہ فقر کا سلسلہ ہے جاری — دھوم آپکی ہر جگہ مچی ہے
ہادی کی ہدایت ایسی پھیلی — ہر ملک میں فیض ہادوی ہے
فیض اونکا عجم سے تا عرب ہے — دنیا اوسی نور سے بھری ہے
یعنی کہ جناب عبدالہادی — جو چشمہ فیض صابری ہے
امروہہ میں نسب حسینت و بغداد — مولیٰ کے کرم سے آبھری ہے
چھٹی پشت سے نسل ہادوی کا — یہ درج خزینہ خفی ہے
قدرت سے اب ایسا وقت آیا — ہر کام کی ایک نہ اک گھڑی ہے
اس کو ہوئی اس طرف توجہ — جو زبدۂ نسل ہادوی ہے
ممتاز ہے اسم با مسمےٰ — حافظ ہے فقیر ہے سخی ہے

خوش لہجہ وخوش مزاج وخوش خو — پھر طبع میں رنگ عاشقی ہے

ہر وقت ہے صرف خیر کا کام — ہمت سے اونہیں کی یہ چھپی ہے

یہ صرف کثیر کون کرتا — توفیق اونھیں خدا نے دی ہے

اللہ کرے جزا میں اسکی — حاصل جو مقصد دلی ہے

فرمایا کہ شوق لکھدی تاریخ — تو خادم نسل ہادوی ہے

تعمیل ہے حکم و گر نہ — کیا مجکو شعور شاعری ہے

اور اس کے علاوہ دل میں مخفی — ہاں ایک خیال اور بھی ہے

ملفوظ ہیں جس ولی کے اسمیں — مولائے غلام بھی وہی ہے

ہمراہ کلام جد امجد — ہو طبع یہ نظم یہ خوشی ہے

ملفوظ کے ساتھ نظم احقر — بخشش کی سند یہی ملی ہے

اس فکر میں تھا غریق خادم — پورا ہو جو مقصد دلی ہے

ہاتف نے کہا کہ شوق لکھدے — گنجینہ فیض صابری ہے

۱۳۴۶

قطعہ تاریخ دیگر بزبان اردو

لائق شکر ہے زبان کسکی — بعد مدت کے یہ کتاب چھپی

بعد سو سال کے وہ وقت آیا — طالبوں کی دلی مراد ملی
بھائی ممتاز کی توجہ سے — کھل گیا تھا رازہائے حقی
شوق نے شوق سے لکھی تاریخ — ابر رحمت سے پاکتاب ولی
۱۳۴۲ ہجری

قطع تاریخ طبع کتاب مفتاح الخزاین حسب الارشاد جناب اخی المحترم و برادر معظم جناب حافظ شاہ ممتاز الرحمن صاحب قبلہ چشتی قادری مد فیوضہم۔ از نتیجہ فکر نارسائے خاکسار ابو الحمد محمد اسرار الحق صدیقی قادری ہادوی المتخلص بہ شوق

شکر حق بعد سالہائے دراز — طبع ملفوظ اتفاق افتاد
ایں نہ ملفوظ بلکہ دکان است — کہ جواہر دراں ز فقر نہاد
ہست ملفوظ آں وحید زماں — کہ پدید از پدر و خلق نور نژاد
خواجہ و قطب وقت و ہادی کل — از ازل آں ولی مادر زاد
مخزن فیض احمد و حیدر — نائب ذات پاک رب عباد

نام پاکش چو عبدہادی بود — از ازل منصبش بدہ ارشاد

بود مستہلک آنچناں وز ذات — کہ بد از قید دو جہاں آزاد

ہر کہ بر درگہش بیابد بار — از ملک آیدش مبارکباد

اول از شاہ تیم در تیم — یافتہ فیض چشت حسب مراد

باز آں شاہباز عرش مقام — طلبش را نبود چوں تعداد

بر در پاک شاہ عضد الدیں — بارادت سر نیاز نہاد

بعد تکمیل فیض جذب و سلوک — از جناب خضر رسید امداد

نسبت چشتیہ چو شد کامل — فیض روحی بیافت از بغداد

ایں مراتب چو گشت جملہ تمام — از عنایات خاص رب عباد

مظہر ذات ہادی مطلق — باعث خلق عالم ایجاد

یعنی آں سرور جمیع انام — صلوات خدا بر روحش باد

از کمال کرم مربی شد — کرد از حکم ایزدی ارشاد

عبد ہادی بردبہ بستی وکن — راہ باطن بطالباں ارشاد

زامر آں شاہ فقر و قربالہ — کرد تعلیم راہ رب عباد

چوں در فیض او بحکم حبیب — بہر تشنہ لباں راہ کشاد

صد ہزاراں اسیر نفس و خودی | از کرم ہائے او شدند آزاد
آنچناں بحر فیض قاری شد | کہ رسیدند تشنگاں بمراد
پرورش جبہ سا شدند بشعر | قطب ابدال قاسم و امداد
ہر یکے از فیوض یا نالبش | در رہ فقر شد جہاں استاد
بعض احوال و بعض ملفوظات | جمع کردہ یکے مرید سراد
نام نامی او است نزہت شاہ | داد اخلاص از عقیدت داد
دو صد و یکہزار بست و ہشت | سال تالیف اوست اے دل شاد
یکصد و سیدہ چو سال گذشت | گنج مخفی بماند در اجداد
جمع اسباب طبع او گردید | بعد مدت ز فضل رب عباد
یعنی از خاندان خواجۂ ما | بظہور آمداں یکے جواد
چونکہ ممتاز بود در اقران | پدریش نام او ہماں بنہاد
خواں تو ممتاز را بہ الرحمان | نام پاکش ترا بگردد یاد
کرد او راز لطف رب قدیر | فخر ایں خاندان پاک نژاد
از سخایش خجل بود حاتم | نام ہم از ہمتش بود زباد
صرف کردہ زر کثیر ز جیب | کرد [illegible] جداد

گفت تاریخ عیسوی اسرار　　چشمہ فیض خواجگاں آباد
۱۹۲۷ء

قطعہ تاریخ طبع

بشارت دیتے ہیں جن و ملک آج　　خوشی کے جمع ہیں سارے قرائن

چھپے ملفوظ خواجہ عبد ہادی　　پھرے ہیں طالباں فقر کے دن

لکھی اسرار نے تاریخ ہجری　　زہے یہ طبع مفتاح الخزاین